وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيرَةً تَأْخُذُونَهَا

تاریخ اسلام

جلد سوم

اس میں حضرت عمر فاروق رضؓ کے مفصل حالات درج ہیں

مصنّفہ

عبدالرحمٰن دہلوی

قیمت
چار روپے

فہرست مضامین تاریخ اسلام جلد سوم

۲۹۸۵۹
۱۹۰
۲۳۸۶
۷۰۵

چنانچہ وہ آج پوری ہوگئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شوئیل حاضر ہوا تھا حضور نے اسکو خبر دی حیرہ فتح ہو جائیگا اُسنے عرض کیا تو پھر مجھکو عبدالمسیح کی بیٹی کرامت دلائی جائے حضور نے فرمایا اچھا اگر ہم نے اسکو بزور شمشیر فتح کرلیا تو اس سے تمہاری شادی کردیجائیگی جب اہل حیرہ سے صلح کا وقت آیا تو حضرت خالدرضہ نے یہ شرط بھی پیش کی کہ کرامت شوئیل کے حوالہ کیجائے یہ سنکر اسکے گھر والوں میں صف ماتم بچھگئی اور انکو بہت شاق گذرا کرامت نے انکو تشفی دی اور کہا گھبراؤ مت یہ احمق شخص ہے میری عمر اسی سال کو پہنچ گئی ہے اسنے میرا بڑھاپا دیکھنے کے باوجود یہ خیال کیا ہے کہ میری جوانی لوٹ آئیگی اہل حیرہ نے کرامت حضرت خالدرضہ کے حوالہ کی اور حضرت خالدرضہ نے شوئیل کے حوالہ کی اسنے شوئیل سے کہا میں بڑھیا ہوں مجھکو لیکر کیا کروگے روپے لیکر مجھکو چھوڑدو۔ شوئیل نے کہا ایکہزار لونگا اسنے کہا مجھے منظور ہے ایکہزار درہم شوئیل کے حوالے کئے اور اپنی جان چھڑائی جب لوگوں نے سنا تو شوئیل سے کہا تم نے کم روپے لئے حیرہ فتح کرنے کے بعد حضرت خالدرضہ بن ولید نے آٹھ رکعتیں بطور شکرانہ ادا کیں دو رکعتیں ادا کرنے کے بعد سلام نہ پھیرتے بلکہ لگاتار سات رکعتیں پڑھتے رہے آٹھویں رکعت میں سلام پھیرا سلام پھیرکر فرمایا غزوۂ موتہ میں میرے ہاتھ سے نو تلواریں ٹوٹیں اہل فارس سے زیادہ مجھے کسی سخت قوم سے واسطہ نہیں پڑا اور ان میں بھی الیس کی قوم بہت سخت تھی۔

قیس فرماتے ہیں جب میں جریر کے ساتھ حیرہ میں حضرت خالدرضہ بن ولید کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے ایک تلوار لٹکائی ہوئی تھی گردن پر کپڑا بندھا ہوا تھا اکیلے نماز پڑھ رہے تھے (فتح کا شکرانہ ادا کر رہے تھے) سلام پھیرکر فرمایا موتہ کی لڑائی میں (یہ لڑائی حضور کے عہد میں عیسائیوں سے ہوئی تھی اور حضور نے اس سخت محنت کے بدلہ آپکو سیف اللہ (اللہ کی تلوار) کا خطاب مرحمت فرمایا تھا) میرے ہاتھ میں نو تلواریں ٹوٹی تھیں پھر میں نے ایک یمنی تلوار اپنے لئے مخصوص کرلی اور آجتک وہ میرے پاس ہے۔

عراق کے دہقان حضرت خالدرضہ کی جھوں کا انجام دیکھ رہے تھے کہ وہ اہل حیرہ کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہیں جب آپنے اُن سے صلح کرلی تو وہ ہر جانب سے حاضر خدمت ہوتے اور صلح کی درخواست پیش کی حضرت خالدرضہ نے بیس لاکھ روپے سالانہ جزیہ ادا کرنے پر صلح کرلی کسرای کا خراج اسکے علاوہ ہے حکومت ایران نے ہر شخص پر چار درہم

سالانہ مقرر کر رکھے تھے ۔ (ایک درہم چوالیس پائی کے قریب ہوتا ہے)

اسکے بعد حضرت خالدؓ حضرت ضرار بن ازور حضرت ضرار بن خطاب حضرت قعقاع بن عمرو حضرت مثنیٰ بن حارثہ حضرت عیینہ بن شماس کو سرحدات عراق میں متعین کیا اور انکو قرب وجوار کے علاقوں پر حملے جاری رکھنے کا حکم دیا یہ پانچواں افسر میدان عراق میں پھیل گئے دجلہ کے کنارہ تک

حضرت خالدؓ نے ملوک فارس کو یہ فرمان لکھا۔

اما بعد (خدا کی حمد وثناء کے بعد) اللہ کا شکر جسنے تمہارے نظام سلطنت کو درہم برہم کر دیا تمہارا مکر وفریب خاک میں ملا دیا تمہارا شیرازہ اتحاد منتشر کر دیا (پایہ تخت میں ارکان حکومت نے بادشاہ اور اسکے بیٹے کو قتل کر دیا اور بڑا ہنگامہ برپا ہوا اسیطرف اشارہ ہے) اگر ہم تمہارے ملک میں نہ آتے تو یہ فتنہ وفساد تمہارے لئے مصیبت بنجاتا۔ پس اب میں تمکو دعوت دیتا ہوں کہ اسلام قبول کرلو ہم تمکو چھوڑ دینگے اور تمہارا ملک خالی کر دینگے ورنہ (یعنی اگر تمنے ہماری اطاعت قبول نہ کی) تو تم کو ایسی قوم سے جو موت کو اسطرح دوست رکھتے ہیں جسطرح تم زندگی کو۔ ایسا انجام دیکھنا پڑیگا جو تم بُرا مانتے ہو حضرت خالدؓ نے سرحدی مقاموں کے ایرانی حکام کو لکھا۔

اما بعد۔ اللہ کا شکر جسنے تمہاری تیزی شان وشوکت مٹادی تم میں پھوٹ ڈالدی اسلام قبول کرلو سلامت رہو گے مجھسے معاہدہ صلح کو لو اور ہمیں جزیہ ادا کرو ورنہ میں تمہاری ہلاکت کیلئے ایک ایسی قوم لایا ہوں جو موت کو اسطرح دوست رکھتے ہیں جسطرح تم شراب پینے کو۔

دارالحکومت کے ہنگامہ سے ایرانی حکام درہم برہم ہو رہے تھے۔ حضرت خالدؓ نے سواد عراق کا خراج صرف پچاس دن میں وصول کرلیا ایک سال تک عراق میں مقیم رہے اور اسلامی مُہمات سرانجام دیتے رہے

عراق کی مہم شروع کرتے وقت حضرت ابوبکرؓ نے حضرت خالدؓ اور حضرت عیاض ؓکو جو اسوقت شام میں تھے لکھا تھا کہ اول الذکر عراق میں زیرین حصہ سے اور آخر الذکر عراق کے بالائی حصہ سے داخل ہوں اور جب تم دونوں حیرہ میں داخل ہو جاؤ گے تو پھر عقب سے مسلمانوں پر کسی طرف سے حملہ نہ ہو سکیگا انشاء اللہ تعالیٰ تم میں سے ایک حیرہ میں ٹھہر جائے اور دوسرا دشمن

پر حملے جاری رکھے اللہ سے مدد مانگو اُس سے ڈرو آخرت کو دنیا پر ترجیح دو یہ دونوں چیزیں تم کو حاصل ہو جائینگی صرف دنیا حاصل کرنا اپنا مقصد قرار نہ دو ورنہ دونوں چیزیں تم سے چھین لیجائینگی اللہ سے ڈرو اس طریقہ کے مطابق جو اُسنے بتایا ہے یعنی گناہوں سے بچنا جلدی توبہ کرنا گناہ کرنے پر اصرار نہ کرو توبہ میں تاخیر نہ کرو۔

حضرت خالدؓ نے ان ہدایات پر پورا عمل کیا سواد حیرہ (حیرہ کے زرعی میدان) کو ان افراد پر تقسیم کیا۔ جریرؓ بن عبداللہ حمیریؓ بشیرؓ بن خصاصیہ خالدؓ بن واشمہ ابن ذی عنق اطط۔ سویدؓ اور ضرارؓ اور ابلہ کے سواد کو ان افراد پر۔ سویدؓ بن مقرن جبکہ جبلی حصینؓ بن ابی حُرّ ربیعہؓ بن عسل۔

اور حیرہ میں حضرت قعقاعؓ بن عمروؓ کو اپنا نائب مقرر کیا اور خود حضرت عیاضؓ کیطرف روانہ ہوئے فلوجہ کے راستہ سے کربلا (کوفہ کے قریب مشہور میدان جہاں حضرت حسینؓ شہید ہوئے تھے) میں تشریف لائے اسکی سرحد پر حضرت عاصمؓ بن عمرو مقرر تھے حضرت خالدؓ کے مقدمۃ الجیش میں حضرت اقرعؓ بن حابس تھے کیونکہ حضرت مثنیٰ مدائن کی سرحد پر متعین تھے یہی لشکر اہل فارس پر حملے کرتے اور دجلہ کے کنارہ تک پہنچتے عبداللہ بن وثیمہ نے شکایت کی کہ کربلا میں مکھیاں بہت ستاتی ہیں حضرت خالدؓ نے فرمایا ذرا صبر کرو تاکہ میں سرحدوں کے انتظامات سے فارغ ہو جاؤں جنپر حضرت عیاضؓ کو مقرر کیا گیا ہے ان مقامات میں عرب کو آباد کردوں تاکہ مسلمانوں کے لشکر عقب کی طرف سے بالکل محفوظ ہو جائیں اور مدینہ سے عرب فوجیں آسانی سے ہمارے پاس پہنچتی رہیں حضرت خلیفہؓ نے ہمکو اسی کا حکم دیا ہے اور انکی رائے تمام امت کو دلیر و بہادر بناتی ہے۔

ذات العیون کا واقعہ

حضرت خالدؓ اپنی اسی تنظیم جیش کے ساتھ انبار کیطرف بڑھے۔ مقدمۃ الجیش میں حضرت اقرعؓ بن حابس مقرر تھے مسلمانوں کی آمد سُنکر کفار نے خندق کھود لی اور قلعہ میں محفوظ ہو گئے اور فصیل پر جھانکنے لگے اس لشکر کا افسر شیرزاد صاحب ساباط (مدائن میں ایک مشہور مقام) تھا۔ دفعۃً حضرت خالدؓ تشریف لائے خندق کا معائنہ کیا اپنے تیر اندازوں سے کہا یہ کافر فنون حرب سے ناواقف ہیں تم ان پر خوب تیر برسانا اور صرف انکی آنکھوں کو نشانہ بنانا دوسری جگہ تیر مت پھینکنا تیر انداز فوج نے ایکدفعہ تیر برسائے اور کافروں کی ایکہزار آنکھیں پھوڑ ڈالیں اس سبب سے اس لڑائی کا نام ذات العیون (آنکھوں والی لڑائی) پڑ گیا یہ دیکھکر شیرزاد نے ایسی شرائط پر صلح کی درخواست کی جو حضرت خالدؓ کو ناپسند تھیں آپنے اُسکے قاصد واپس کردئے اور خندق کی تنگ ترین حصہ پر کمزور اونٹوں کو ذبح کرائے

خندق کے اس حصہ کو پٹکر دیا اوپر سے فوج گذار دی اب خندق میں کافروں سے سخت مقابلہ ہوا بالآخر کفار کو شکست ہوئی اور شیرزاد نے اسپر صلح کرلی کہ مجھکو اپنے محفوظ مقام پر جانے دیا جائے اور میرے ساتھ میرا ایک سوار دستہ ہو جسکے ساتھ کوئی مال و متاع نہو گا حضرت خالدرضہ نے اسکو منظور کیا اور شیرزاد بہمن جاذویہ سے جاملا اور اُسکو پورا واقعہ سنایا ذات العیون کا واقعہ انبار میں پیش آیا۔

فتح عین التمر

حضرت خالدرضہ نے حضرت زبرقان بن بدر کو انبار پر اپنا نائب مقرر کرکے عین التمر کا رُخ کیا یہاں بہرام ایک ایرانی افسر ایرانیوں کا بہت بڑا لشکر لئے پڑا تھا اور ایک عربی افسر عقبہ جو کافر تھا۔ نمر۔ تغلب ایاد وغیرہ قبائل عرب کی فوجیں لئے پڑا تھا عقبہ نے بہرام سے کہا ہمکو خالد کے مقابلہ میں جانے دو کیونکہ ہم اپنے عرب بھائیوں سے لڑنے میں بڑے ماہر ہیں بہرام نے منظور کیا اور اپنا لشکر لیکر پیچھے چلا آیا عقبہ اپنی فوجیں لیکر آگے بڑھا عقبہ اپنی صفیں سیدھی کرا رہا تھا کہ حضرت خالدرضہ نے حملہ کرکے دفعتہً اسکو اپنی گود میں اٹھالیا اور اسکو زندہ گرفتار کرلیا باقی لشکر بغیر لڑائی کے شکست کھا گیا اور اکثر حصہ قید ہو گیا بہرام کو جب یہ خبر ملی تو قلعہ چھوڑ کر بھاگ گیا شکست خوردہ عربی فوجیں اس قلعہ میں پناہ گزیں ہو گئیں انہوں نے حضرت خالدرضہ سے امن کی درخواست کی آپ نے منظور نہ کیا فرمایا میرے حکم پر نیچے اُتر آؤ سب نیچے اُتر آئے اُن کے سامنے پہلے عقبہ کی گردن ماری پھر کل عربی کافر فوجوں کا قتل عام کردیا قلعہ کا کل مالِ غنیمت حاصل کیا اور اسکے تمام بال بچے قید کردئے گرجے کے اندر دروازہ بند کرکے چالیس لڑکے انجیل سیکھتے تھے اس دروازہ کو توڑ کر حضرت خالدرضہ اندر گھسے اور انکو مسلمانوں میں تقسیم کردیا بعض کے نام یہ ہیں سیرین ابو محمد۔ نصیر ابو موسیٰ حمران جو بعد میں حضرت عثمان رضہ کا غلام تھا اسکے بعد حضرت خالدرضہ نے فتح کی خبر اور خمس حضرت ابو بکر رضہ کے پاس بھیجا مسلمانوں سے یہ مشہور دو بزرگ شہید ہوئے حضرت عمیر رضہ بن رباب سہمی جو حبشہ کے مہاجرین میں سے تھے حضرت بشیر بن سعد حضرت نعمان رضہ کے والد ماجد۔

فتح دومۃ الجندل

جب حضرت خالدرضہ اس سے فارغ ہوئے تو حضرت عیاض رضہ کا خط آیا کہ عربی عیسائیوں نے دومۃ الجندل میں میرا محاصرہ کرلیا ہے ان عربی عیسائی قبائل کے نام یہ ہیں۔ بہرا۔ کلب۔ غسان۔ تنوخ ضجاعم حضرت خالدرضہ نے جواب دیا میں نے تمہارا رُخ کرلیا ہے دومۃ الجندل ایک ریاست تھی جسکے مالک یہ دو شخص تھے اکیدر بن

عبدالملک جودی بن ربیعہ۔ اکیدر نے کہا میں خالد سے کما حقہ واقف ہوں اُس سے کوئی پرندہ بھی بچکر نہیں جاسکتا کوئی شخص میدان جنگ میں اسپر غالب نہیں آسکتا کوئی بڑی سی بڑی فوج ہو چھوٹی سی چھوٹی فوج سب اُسکے مقابلہ میں شکست کھا جاتے ہیں میرا کہنا مانلو اور اُس سے صلح کرلو قوم نے انکار کیا یہ اُن سے علیحدہ ہوگیا اور باہر نکل آیا حضرت خالد رضؓ کو خبر ملی تو آپنے عاصم رضؓ بن عمرو کو اُسکے روکنے کے لئے بھیجا جب یہ پیش ہوا تو حضرت خالد رضؓ نے اسکو قتل کرادیا اُسکا سارا مال و متاع چھین لیا اب حضرت خالد رضؓ نے ایک طرف سے اور حضرت عیاض رضؓ نے دوسری طرف سے دومۃ الجندل کا محاصرہ کرلیا جودی نے ایک فوج حضرت خالد رضؓ کے اور دوسری فوج حضرت عیاض رضؓ کے مقابلہ کیلئے بھیجی دونوں طرف سے یہ فوجیں شکست کھاکر قلعہ میں واپس چلی آئیں اور دروازہ بند کرلیا بالآخر لشکر اسلام نے بزور شمشیر قلعہ فتح کرلیا اور دروازہ کھلوایا جودی کو قتل کیا اور کل ہتھیار بند سپاہی ٹھکانے لگائے گئے باقی کل بال بچے قید کرلئے گئے۔

دیگر واقعات

حضرت خالد رضؓ دومۃ الجندل میں تھے کہ عجمیوں نے موقعہ پاکر حیرہ پر حملہ کرنا چاہا عقبہ کے قتل سے جو قبائل عرب غصہ میں بھرے ہوئے تھے وہ بھی اُن کے ساتھ شامل ہوگئے دو ایرانی افسر انبار پہنچے اور پھر وہاں سے حصید و خنافس کا رُخ کیا۔ زبرقان نے انبار سے حضرت قعقاع کو لکھا قعقاع رضؓ نے دو لشکر بھیجے کہ کافروں کو ریف میں آنے سے روکیں پھر حضرت خالد رضؓ حیرہ میں تشریف لائے قعقاع نے حضرت خالد رضؓ کی آمد سے پہلے ابو لیلیٰ بن فدکی کے ساتھ دو ایرانی افسر روزبہ اور زرمہر کے مقابلہ میں نکل آئے زرمہر بغداد سے آیا تھا حضرت خالد رضؓ کو امرئ القیس کلبی کا خط ملا کہ ہذیل بن عمران مصیخ میں اور ربیعہ بن بجیر مثنی میں فوجیں لئے پڑے ہیں وہ مسلمانوں سے عقبہ کا بدلہ لینا چاہتے ہیں زرمہر اور روزبہ کی امداد میں نکلے ہیں یہ دیکھکر حضرت خالد رضؓ ان کی استیصال کیلئے نکلے۔

حضرت خالد رضؓ کی آمد سے پہلے قعقاع ابو لیلیٰ بن فدکی کے ساتھ حصید میں ان دونوں ایرانی افسروں کا مقابلہ کرنے کے لئے نکلے ایرانیوں کا بہت قتل عام ہوا یہ دونوں ایرانی افسر بھی مارے گئے اور مسلمانوں کو بہت مال غنیمت ملا۔ کافروں کی ہزیمت خوردہ فوجیں خنافس میں چلی گئیں یہاں ایک مشہور ایرانی افسر بہوذان موجود تھا ابو لیلیٰ ان کے تعاقب میں چلا اور یہ کافر شکست کھاکر مصیخ میں آگئے۔

حضرت خالد رضؓ نے حضرت قعقاع اور ابو لیلیٰ کو لکھا کہ تم دونوں مجھکو مُضَیَّح میں ملو حضرت خالد
حضرت عیاض کو حیرہ میں اپنا نائب مقرر کیا اور خود فوج لیکر مضیح کیطرف چل پڑے اونٹوں پر
سوار ہو گئے اور گھوڑے پہلو میں رکھ لئے پہلے خناب میں آئے پھر بردان میں پھر حنی میں اسکے
بعد یہ سب اسلامی لشکر مُضَیَّح میں جمع ہو گئے اور ہذیل پر تین طرف سے حملہ کیا وہ اپنی فوجوں کے
ساتھ سویا پڑا تھا۔ مسلمانوں کا شبخون مارنا تھا کہ تھوڑی دیر میں دشمن کی نعشوں سے ڈھیر
لگ گئے ہذیل تھوڑے سپاہیوں کے ساتھ بھاگ گیا ایسا معلوم ہوتا کہ بکریاں ذبح ہوئی
پڑی ہیں۔

ہذیل کے ساتھ دو مسلمان بھی تھے جو غلطی سے مسلمانوں کے ہاتھ سے شہید ہو گئے ایک کا
نام عبد العزیز بن ابی ارہم دوسرا کا نام لبید بن جریر تھا دونوں کے پاس حضرت ابو بکر رضؓ کی تصدیق
تھی کہ یہ دونوں مسلمان ہیں حضرت ابو بکر رضؓ نے بیت المال سے دونوں کی دیت ادا کر دی اور
انکی اولاد کو وصیت لکھ دی حضرت عمر رضؓ ان دو مسلمانوں کی شہادت اور مالک بن نویرہ کا قتل
حضرت خالد رضؓ کے ذمہ لگاتے تھے حضرت ابو بکر رضؓ نے حضرت خالد رضؓ کی مدافعت کرتے ہوئے جواب دیتے
ہوئے کہا کفار کے ملک میں رہنے والے مسلمانوں کا یہی حشر ہوتا ہے۔

شراب پینے کے بُرے نتائج

حضرت عدی رضؓ بن حاتم فرماتے ہیں جس وقت ہم مُضَیَّح کی فوجوں کو قتل کر کے فارغ ہوتے تو
حرقوص نامی ایک شخص اپنی اپنی بیوی اور لڑکوں کے درمیان بیٹھا ہوا ہے اور سامنے ایک
لگن شراب سے پُر ہے وہ آپس میں بیٹھے ہوئے کہہ رہے ہیں اس وقت اور شب کے آخری حصہ
میں یہ شراب کون پیئے گا حرقوص نے کہا خوب شراب پی لو یہ آخری شراب ہے اسکے بعد تمکو
شراب پینے کا موقعہ نہیں ملیگا کیونکہ خالد عین میں موجود ہے اور اسکا لشکر حصید میں اسکو ہماری
جمعیت کا پتہ لگ چکا ہے وہ ہمکو نہیں چھوڑیگا اسکے بعد اُسنے یہ اشعار پڑھے۔

الا یا اسقیانی قبل جیش ابی بکر　　　لعل منایانا قریب و لا ندری

ابو بکر کی فوج آنے سے پہلے مجھکو خوب شراب پلاؤ موتیں سر پر منڈلا رہی ہیں اسلامی فوجیں اسطرح آپہنچینگی
کہ ہمکو خبر بھی نہ ہوگی۔

الا یا اسقیانی بالزجاج و کررا　　　علینا کمیت اللون صافیۃ تجری

مجھکو شیشے کے آبخوروں میں شراب بھر کر پلاؤ دوبارہ صاف ستھری سُرخ رنگ کی شراب پلاؤ۔

الا فاشربوا من قبل قاصمة الظهر　　بعيد انتفاخ القوم بالعكر الداثر

عزیزو! ایسی تلواریں چمکنے سے پہلے جو پیٹھ کی ہڈیوں کو توڑ کر رکھدینگی اور جبکہ شکست خوردہ فوج کا دوبارہ حملہ کرنے سے دم پھول جائیگا، خوب شراب پی لو۔

وقبل منايانا المصيبة بالقدر　　لحين لعمري لا يزيد ولا يجري

ہماری تقدیر میں مرنا ہی لکھا ہے خدا کی قسم وہ وقت قریب آگیا ہے اور اسمیں کچھ دیر نہیں عزیزو! ایسا وقت آنے سے پہلے خوب شراب پی لو۔

اظن خيول المسلمين وخالدا　　ستطرقكم عند الصباح على البشر

سنو! خالد کی اسلامی فوجیں فجر کے وقت بشر کے　　مقام پر تمکو ضرور گھیرنے والی ہیں

اديني سلاحي يا أمية انني　　اخاف بيات القوم او مطلع الفجر

امیہ میرے ہتھیار مجھکو لادے اسلئے کہ مجھکو خطرہ ہے کہ آج ہی شبکو یا فجر کے وقت اسلامی فوج ہم پر شبخون مارنے والی ہے۔

حرقوص یہ شعر گانے میں مصروف تھا کہ ایک اسلامی سوار آیا اور اسکی گردن پر تلوار کی ایک ضرب لگائی اور اسکی گردن شراب کی لگن میں جا پڑی ہمنے اسکی لڑکیاں پکڑ لیں اور اسکے بیٹوں کو قتل کردیا۔

حضرت خالدرضؓ جب مُصَیَّخ کی مہم سے فارغ ہوگئے تو حضرت قعقاع وابولیلیٰ کو ہدایت کی کہ رصافہ کے شرقی جانب ثنی میں تم دونوں پہنچو تاکہ تین طرف سے ربیعہ بن بجیر تغلبی پر شبخون ماریں جسطرح ہمنے اہل مُصَیَّخ پر تین طرف سے شبخون مارا تھا، یہ ربیعہ ہذیل کا حامی ایرانی لشکر کی امداد کیلئے آیا تھا۔

حضرت خالدرضؓ مُصَیَّخ سے حوران میں آگئے پھر وہاں سے زُمَیل میں پھر حماۃ میں پھر زمیل میں پھر ثنی میں یہ سب اسلامی فوجیں جمع ہوگئیں اور تین طرف سے دشمن پر شبخون مارا اور خاطرخواہ کافروں کا قتل عام کیا ایک کافر بھی بھاگ نہ سکا لوٹ کا مال اور قیدیوں کو فوج میں تقسیم کیا اور خمس حضرت نعمان بن عوف کے ہاتھ دارالخلافہ بھجوایا حضرت علی رضؓ نے ان قیدیوں میں سے ربیعہ بن بجیر تغلبی کی بیٹی کو خرید لیا اس سے عمر و رقیہ پیدا ہوئے ہذیل مُصَیَّخ سے بھاگ کر عتاب بن اسید کے پاس بشر میں پناہ گزین ہوا یہاں کافروں کا لشکر عظیم تھا یہاں بھی اسلامی فوجوں نے تین طرف سے کافروں پر سخت شبخون مارا کافروں کا بہت ہی قتل عام ہوا اس سے پہلے اتنے

کافر نہیں مرے تھے حضرت خالدرض نے خمس صباح بن فلان منزلی کے ہاتھ دارالخلافہ بھیوا
قیدیوں میں ہذیل کی بیٹی ریحانہ بھی تھی اسکے بعد حضرت خالدرض نے بشر سے رضاب کیطرف
رُخ کیا یہاں ہلال بن عقبہ مع اپنی فوج کے موجود تھا جب انہوں نے حضرت خالدرض کی آمد سنی
تو ہلال کو چھوڑ کر بھاگ گئے۔

خراض میں ایک لاکھ عیسائیوں کا قتل عام

رضاب کے بعد حضرت خالدرض نے فراض کا رُخ کیا یہاں عراق شام اور جزیرہ کی
سرحدیں ملتی ہیں اس شہر میں حضرت خالدرض نے ماہِ رمضان پورا کیا اور فتوحات و غزوات
تنظیم کی گئی مسلمانوں کی آمد سے عیسائیوں کو بہت غصہ آیا انہوں نے ایرانی سرحدات سے
مزید امداد حاصل کی عربی قبائل تغلب ایاد۔ نمر بھی ان کے ساتھ شامل ہو گئے اسکے بعد انہوں
نے حضرت خالدرض کا رُخ کیا فرات درمیان میں حائل تھا عیسائیوں نے کہا یا تم دریا عبور کر کے
آؤ یا ہمکو عبور کرنے دو حضرت خالدرض نے کہا تم دریا عبور کر کے آؤ عیسائیوں نے کہا تم پرے
ہٹ جاؤ حضرت خالدرض نے فرمایا ہم پرے نہیں ہٹتے تم دریا کے زیرین حصہ سے عبور کرو
واقعہ نصف ذیقعدہ ۱۲ھ کو ہوا۔ عیسائیوں اور ایرانیوں نے آپسمیں کہا اپنے ملک کی حفاظت
کرو یہ شخص اپنے دین اسلام کی حفاظت کیلئے لڑتا ہے اور بڑا عقلمند اور اہل علم ہے جب تمام غیر
(عیسائی و مجوسی) دریا عبور کر چکے تو عیسائیوں نے آپسمیں کہا عیسائی فوجیں عربی قبائل سے جدا
ہو جائیں ایسا ہی ہوا اور سخت لڑائی شروع ہوئی حضرت خالدرض نے مسلمانوں کو حکمدیا
چاروں طرف سے ان پر ٹوٹ پڑو انکو سنبھلنے کا موقعہ نہ دو۔ سوار دستے تیر اندازوں کی مدد سے
عیسائیوں کے گروہ در گروہ جمع کر کے لاتے اور پھر انکا خوب قتل عام کرتے حتیٰ کہ میدان جنگ
اور تعاقب میں ایک لاکھ عیسائی قتل ہوئے لڑائی کے بعد دس یوم تک حضرت خالدرض فراض
میں مُقیم رہے پھر پچیس ۲۵ ذیقعدہ کو حیرہ لوٹنے کا حکمدیا عاصم بن عمرو کو فوج کا ہادی مقرر کیا
شجرہ بن اعز کو ساقہ میں مامور کیا اور خود یہ ظاہر کیا کہ وہ (حضرت خالدرض) ساقہ (فوج کے
پچھلے حصہ) میں موجو ہیں۔

حضرت خالدرض نے غائب ہو کر حج کیا

پچیس ذیقعدہ کو اپنے چند اصحاب کے ساتھ فوج سے چھپکر حج کو چلے گئے
خطرناک راستہ طے کر کے مکہ میں اور جزیرہ کے عجیب راستہ سے حیرہ میں واپس پہنچ گئے حتیٰ

ساقہ (جیش کے آخری حصہ) میں تجربہ کے ساتھ قدم رکھا۔ بہت دن تھوڑے سے دن فوج سے غائب رہے فوج کو انکے حج کا اُسی وقت علم ہوا جب انکو سر منڈے ہوئے دیکھا اور جن لوگوں کو آپنے باخبر کیا تھا ان لوگوں نے فوج کو خبر دی کہ حضرت خالدؓ حج کر کے آئے ہیں حضرت ابو بکرؓ کو بھی بعد میں علم ہوا اور حضرت خالدؓ پر ناراض ہوئے اور اسکی سزا یہ دی کہ انکو عراق سے بدل کر شام بھیجدیا حضرت خالدؓ کو حضرت ابو بکرؓ کا تازہ حکم یہ پہنچا۔

فوراً یرموک (شام کی مشہور وادی جو نہر اردن تک پھیلی ہوئی ہے اور بیت المقدس ودمشق کے درمیان نہر اُردن ہے جب حضرت خالدؓ یہاں پہنچے تو اسلامی لشکر مختلف اسلامی افسروں کے ماتحت انتشار کی حالت میں لڑ رہے تھے حضرت ابو عبیدہؓ فوج کے امیر حضرت یزیدؓ بن ابی سفیان دوسری فوج کے امیر حضرت شرجیلؓ بن حسنہ تیسری فوج کے امیر حضرت عمروؓ بن عاص چوتھی فوج کے امیر حضرت خالدؓ نے ان سبکو جمع کر کے کہا یہ لڑائی بہت خوفناک ہے اس میں اتحاد کر کے دشمن سے لڑنا چاہیئے باقاعدہ تنظیم و ترتیب کے ساتھ عیسائیوں کے مقابلہ میں جانا چاہیئے جس طریقہ سے تم لڑ رہے ہو اہیں مسلمانوں کا نقصان اور عیسائیوں کا بہت فائدہ ہے اس انتشار کو چھوڑ دو اور میری رائے مانو سب نے کہا آپ کی کیا رائے ہے فرمایا ایک ایک دن تمام فوجوں کا افسر صرف ایک ہونا چاہیئے دوسرے دن دوسرا افسر تیسرے دن تیسرا افسر آج کے دن مجھکو تمام فوجوں کا افسر بناؤ سب نے تاکید کرتے ہوئے کہا ہمیں منظور ہے اللہ کی شان اُسی روز حضرت خالدؓ کے ہاتھ لشکر اسلام کو فتح حاصل ہو گئی اور اُسی دم برید (ڈاک) حضرت ابو بکرؓ کی وفات اور حضرت عمرؓ کی خلافت اور حضرت خالدؓ کی معزولی اور انکی جگہ حضرت ابو عبیدہؓ بن جراح کی بحالی کی خبر لائی حضرت خالدؓ نے خط کو چھپا کر اپنے ترکش میں ڈالدیا اور خبر رساں کو منع کر دیا کہ کسیکو مت خبر کرو تاکہ مسلمانوں میں ضعف نمودار نہ ہو حتی کہ ہمکو فتح کامل حاصل ہو جائے اللہ تعالیٰ نے عیسائیوں کو شکست فاش دی اور ایک لاکھ سے زیادہ عیسائی مارے گئے اور اس فتح عظیم نے آنے والی عظیم الشان فتوحات کا دروازہ کھولدیا اسکے بعد حضرت خالدؓ حضرت ابو عبیدہؓ بن جراح امین الامتہ کے خیمہ میں داخل ہوئے اور امارت و قیادتِ عظمیٰ کی مبارکباد پیش کی حضرت قعقاعؓ بن عمرو عراق سے شام کیطرف حضرت خالدؓ کی کوچ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

بدأنا بجمع الصُفَّرين فلم ندع   لغسّان أنفاً فوق تلك المناخر

(ہم نے) عیسائیوں کے دو عظیم الشان جیش کے ساتھ اپنا کام شروع کیا پھر ہم نے غسان (عرب کا مشہور عیسائی قبیلہ)

صبیحة صاح الحارثان ومن به سوی نفر نجتذهم بالبوائر

اس صبح کو جب شام کے دو پہاڑ اور وہ لوگ جو اُن میں رہتے ہیں چیخ اُٹھے اور ہم اُن پر ہلاکت لا رہے تھے

وجبنا الی البصری وبصری مقیمة فالقت الینا بالحشا والمعاذر

اور ہم بصریٰ میں آئے اور پھر بصریٰ نے اپنا کلیجہ (عیسائی فوج) ہمارے سامنے ڈالدی

فضضنا بھا ابوابھا ثم قابلت بنا العیس فی الیرموک جمع العشائر

ہمنے اسکے دروازے توڑ دئے پھر یرموک میں بہترین اونٹوں کے قافلے اور بہت سے قبیلے ہمارے سامنے آئے)

(معجم البلدان صفحہ ۵۰۴ باب الیا مع الراء)

پھنچو آئندہ تم سے ایسی حرکت سرزد نہ ہو (یعنی میری اجازت کے بغیر فوج سے باہر نہ نکلو) تکبر غرور اور فخر کو اپنے دل میں مت گھسنے دو ورنہ ذلیل ہو جاؤ گے یہ مت خیال کرو کہ تمام کامیابیاں تمہارے عمل کا نتیجہ ہے بلکہ یہ سب خدا کا فضل اور احسان ہے۔

اسکے بعد حضرت خالد رض نے نواحی سواد اور بغداد کی منڈی پر اور قطربل وغیرہ پر چھاپا مارے

دیگر واقعات اسی سنہ ۱۲ھ میں حضرت عمر رض نے حضرت عاتکہ بنت زید رض سے نکاح کیا۔ اسی سنہ میں۔ ابو مرثد غنوی فوت ہو گئے اسی سنہ میں ابو العاص بن ربیع نے ذی الحجہ میں انتقال فرمایا اور حضرت زبیر رض کو وصیت لکھدی اور حضرت علی رض نے انکی صاحبزادی سے نکاح کیا۔ اسی سنہ میں حضرت عمر رض نے اپنا مشہور غلام اسلم خریدا۔ اسی سنہ میں حضرت ابو بکر رض نے حج کیا اور دار الخلافہ میں حضرت عثمان غنی رض کو اپنا جانشین مقرر فرمایا۔ بعض مورخ کہتے ہیں حضرت ابو بکر رض نے اپنی خلافت میں کوئی حج نہیں کیا سنہ ۱۲ھ میں حضرت عمر رض کو امیر حج بنا کر یہ رسم ادا کی

(ابن خلدون صفحات از ۸۰ تا ۸۳) (طبری صفحات از ۱۲ تا ۷ جلد ۴)

سنہ ۱۳ھ

جہاد شام کی طیاریاں جب حضرت ابو بکر رض حج سے فارغ ہو کر دار الخلافہ میں تشریف لائے تو عیسائیوں سے جہاد کرنے کے لئے شام کو اسلامی فوجیں بھیجیں۔ حضرت عمرو بن عاص کو فلسطین کیطرف بھیجا یہ ایلہ (ساحل بحر قلزم پر شام کے اول علاقہ اور حجاز کے آخری حصہ میں مشہور شہر تھا) کے راستہ سے روانہ ہوئے اُنکے

بعد حضرت یزیدؓ بن ابی سفیان، حضرت ابو عبیدہؓ بن جراح اور حضرت شرجبیلؓ بن حسنہ کو بھیجا۔ انکو حکم دیا شام کے بالائی حصہ سے بلقار (دمشق کے قریب) پہنچو خالد بن سعید کو بھی لشکر دیکر شام روانہ کیا یہ پہلا افسر ہے جو شام کو روانہ ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں خالد بن سعید یمن میں تھے حضورؐ کی وفات کے بعد جب مدینہ میں آئے تو دیباج کا ایک جبہ پہنے ہوئے تھے راستہ میں حضرت عمرؓ ملے لوگوں کو حکم دیا اسنے شیطان کا ریشمی جبہ پہن رکھا ہے اسکو پھاڑ دو۔ لوگوں نے اسکا جبہ پھاڑ دیا خالد بن سعید نے حضرت علیؓ سے کہا تم ابو بکر و عمر سے مغلوب ہو گئے اور سلطنت انکو حوالہ کر دی حضرت علیؓ نے جواب دیا یہ سلطنت نہیں ہے خلافت ہے جب حضرت ابو بکرؓ شام کیطرف اپنے افسر روانہ کرنے لگے تو خالد بن سعید کو بھی ایک جھنڈا دیا۔

حضرت عمرؓ نے کہا اسکے ایسے خیالات ہیں اسکو مسلمانوں کا افسر نہ بنائے حضرت ابو بکرؓ نے یہ مشورہ قبول نہ کیا اور خالد بن سعید کو فوج دیکر مقام تیمار میں بطور امدادی لشکر کے متعین کیا۔ اور حکم دیا قرب وجوار کے علاقہ سے مزید مسلمان بھرتی کرنا اور میرے دوسرے حکم آنے تک وہیں رہنا حسب الحکم حضرت خالدؓ بن سعید وہاں پہنچے اور ڈیرہ ڈالا اندبہت سے مسلمان جمع ہو گئے عیسائیوں کو بھی خبر ملی انہوں نے شام سے عیسائیوں کی عربی فوجیں جمع کرنا شروع کیں حضرت خالدؓ بن سعید نے حضرت ابو بکرؓ کو لکھا کہ بہرآر۔ کلب۔ سلیح۔ تنوخ۔ لخم۔ جذام اور غسان کے عربی عیسائی قبائل ہمارے مقابلہ میں جمع ہو گئے ہیں اور عیسائی سلطنت نے ان سبکو ہمارے مقابلہ میں . . . . لا کر کھڑا کر دیا ہے یہ سب فوجیں زیزار سے تین میل ورے کھڑی ہیں۔ حضرت ابو بکرؓ نے لکھا آگے بڑھو اور خدا سے مدد مانگو حضرت خالدؓ بن سعید آگے بڑھے جب قریب پہنچے تو عیسائی متفرق ہو گئے اور اپنی منزل خالی کر گئے حضرت خالدؓ بن سعید نے وہاں قبضہ کر لیا اور اس علاقہ کا اکثر حصہ مسلمان ہو گیا یہ مقام آبل (شام کا اول حصہ) زیزار (بلقار کی ایک مشہور بستی) اور قسطل (بلقار کے قریب حمص اور دمشق کے مابین) کے درمیان ہے اب عیسائیوں کا مشہور افسر باہان عظیم الشان لشکر لیکر مقابلہ میں آیا خدا نے اسکو شکست دی اسکا لشکر قتل ہو گیا حضرت خالدؓ بن سعید نے اسے حضرت ابو بکرؓ کو مطلع کیا اور مزید مدد مانگی۔

حضرت ابو بکرؓ کے پاس مکہ اور یمن کے مجاہدین جمع ہوئے ذوالکلاع نے اپنے مجاہدین پیش کئے حضرت عکرمہؓ بن ابی جہل تھامہ عمان بحرین اور ... کے مجاہدین جمع کر کے لائے۔

جتنے تحصیلدار صدقات وزکوٰۃ حاصل کرنے پر مقرر تھے ان سب کو حضرت ابوبکرؓ نے لکھا اپنی جگہ دوسروں کو مقرر کر کے مجاہدین جمع کر کے میرے پاس لاؤ سب نے اسکی تعمیل کی اور اس جیش کا نام جیش البدال رکھا گیا یہ سب فوجیں حضرت خالدؓ بن سعید کے پاس بھیجی گئیں اس وقت حضرت ابوبکرؓ نے جہاد شام کیلئے بہت سرگرمی دکھائی حضرت عمروؓ بن عاص والئے عمان کو لکھا۔ میرا خیال ہے کہ تم اس عہدہ کو چھوڑ کر اس سے بڑھکر ایک ضروری کام میں شامل ہو جاؤ جو تمہاری دنیا اور آخرت دونوں کیلئے مفید ہے حضرت عمروؓ بن عاص نے جواب میں لکھا میں اسلام کا ایک تیر ہوں اور آپ خدا کی طرف سے اس تیر کو نشانہ پر لگانے والے آپ جسطرح حکم دینگے میں تعمیل کیلئے حاضر ہوں۔ حضرت ولیدؓ بن عقبہ کو بھی ایسا ہی لکھا انہوں نے بھی حوصلہ افزا جواب دیا اور جہاد کیلئے اپنی بیقراری ظاہر کی۔

حضرت ولیدؓ قضاعہ کے نصف صدقات حاصل کرنے پر متعین تھے۔

حضرت ابوبکرؓ نے جب ان دونوں کو عمان و قضاعہ کی تحصیلداری کے عہدہ پر مقرر کیا تھا تو انکو روانہ کرتے وقت کچھ دور تک ان کے ساتھ گئے تھے اور یہ وصیت کی تھی۔

ہر حال میں ظاہر و پوشیدہ خدا سے ڈرو۔ اسلئے کہ

مَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّ جو خدا سے ڈرتا ہے اللہ اُسکے لئے باہر نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے
يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ اور اسکو وہاں سے رزق بہم پہنچاتا ہے جہاں سے اسکا خیال
وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وگمان بھی نہیں ہوتا۔ اور جو شخص خدا سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکی
وَيُعْظِمْ لَهٗ اَجْرًا برائیاں چھپا دیتا ہے اور اسکو بڑا اجر دیتا ہے۔

تقویٰ (خدا سے ڈرنا) ہی ایسی چیز ہے جس کے متعلق لوگ آپسمیں ایکدوسرے کو ہدایت دے سکتے ہیں تم اس وقت اللہ کے راستہ میں ہو اس منزل کو طے کرتے وقت کوئی افراط تفریط نہ کرو۔ غفلت میں نہ پڑو اور سستی و کاہلی نہ کرو جب یہ اپنے فرائض منصبی پر پہنچگئے تو لکھا تم اپنی جگہ کسی دوسرے کو مقرر کر کے میرے پاس پہنچو حضرت عمروؓ بن عاص نے عمرو بن فلان کو اور حضرت ولیدؓ نے امرء القیس کو اپنی جگہ مقرر کیا اور لوگوں کو جہاد میں شامل ہونے کی ترغیب دی بہت سے مسلمان طیار ہو گئے۔

حضرت ابوبکرؓ نے لوگوں میں جذبۂ جہاد بڑھانے کیلئے دار الخلافہ میں یہ زبردست خطبہ دیا۔ خدا کی حمد و ثنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کے بعد فرمایا۔

ہر شخص کیلئے ایک جامع امر ہے جو اسپر پہنچ جائے وہ اس کی نجات کیلئے کافی ہے جو شخص صرف خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے اسپر عمل کرے اللہ اسکو کافی ہے خوب سرگرمی دکھاؤ اور منزل طے کرتے وقت درمیانہ روش اختیار کرو۔ اسلئے کہ درمیانہ روش اختیار کرنے سے انسان اپنی منزل پر ضرور پہنچ جاتا ہے سنو جسکا ایمان نہیں اُسکا کوئی دین نہیں جسکا یقین نہیں اُسکا کوئی اجر نہیں جسکی کوئی نیت نہیں اسکا کوئی عمل نہیں۔ سنو! اللہ کی کتاب (قرآن مجید) میں لکھا ہوا ہے کہ جہاد کرنے سے ثواب ملتا ہے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ جہاد کو اپنا مخصوص حصہ بنالے۔ یہ بڑی کامیاب تجارت ہے یہ رسوائی و ذلت سے بچاتی ہے دنیا و آخرت دونوں جگہ اس سے کرامت حاصل ہوتی ہے۔

اسکے بعد حضرت ابو بکرؓ نے عمرو بن عاص کو ایک فوج دیکر فلسطین روانہ کیا اور بتادیا اس راستہ سے جانا ولید بن عقبہ کو اردن کیطرف بھیجا حضرت یزیدؓ بن ابی سفیان (امیر معاویہؓ کے بھائی) کو ایک لشکر دیکر جھنڈا دیا اس لشکر میں بڑے بڑے اہل مکہ مثلاً سہیل بن عمرو وغیرہ شامل تھے مکہ کے باہر کچھ دُور تک اس افسر (یزید) کے ساتھ گئے۔

حضرت ابو عبیدہؓ بن جراح کو ایک اور لشکر دیکر حمص بھیجا۔ حضرت ابو بکرؓ ان کے ساتھ پیدل چل رہے تھے اور ہدایتیں دے رہے تھے یہ سب امراء خوشی خوشی اپنے جہاد کو روانہ ہوئے ادھر رُومیوں کا مشہور افسر باہان لشکر عظیم لیکر دمشق کیطرف بڑھا خالد بن سعید ذوالکلاع عکرمہ اور ولید کے ساتھ مرج الصفر واقوصہ (مشہور وادی دمشق کے نواح میں) و دمشق کے پاس اُترے باہان نے راستہ میں خالد بن سعید کے بیٹے سعید کو پکڑ لیا اور اُسکے لشکریوں کے ساتھ اُس کو شہید کردیا جب خالدؓ بن سعید کو خبر پہنچی تو ایک سوار دستہ کے ساتھ بھاگ کھڑے ہوئے دیگر مسلمان بھی اپنے گھوڑوں پر بیٹھکر بھاگ گئے خالد بن سعید ذی مروہ تک ہزیمت کھائے گئے حضرت عکرمہؓ بن ابی جہل اپنی فوج کے ساتھ اپنی جگہ قائم رہے باہان کو پیچھے ہٹایا اور اسکو انکا تعاقب کرنے سے روکا۔ اور شام کے قریب جمع ہوگئے حضرت شرجیلؓ بن حسنہ حضرت خالدؓ بن ولید کے پاس سے حضرت ابو بکرؓ کے پاس پہنچے حضرت ابو بکرؓ نے انکو خالد بن سعید کی جگہ مقرر کیا اور الوداع کہنے کے لئے کچھ دور تک اُن کے ساتھ گئے راستہ میں ہدایات دیتے رہے حضرت شرجیلؓ خالدؓ بن سعید کے پاس آگئے اور اُنکی فوج اپنے قبضہ میں کرلی۔ اسکے بعد حضرت ابو بکرؓ نے دوسرا لشکر طیار کرکے امیر معاویہؓ کو دیکر ان کے بھائی حضرت یزیدؓ

کے پاس بھیجا۔ انہوں نے راستہ میں خالدرضؓ بن سعید کی بقیہ شکست خوردہ فوج کو بھی اپنے ساتھ کرلیا۔ اب حضرت ابوبکر رضؓ نے خالد رضؓ بن سعید کو بالکل معزول کردیا اور مدینہ میں داخل ہونے کی اجازت مرحمت فرمائی جب خالد رضؓ نے اپنے عذرات پیش کئے تو حضرت ابوبکر نے فرمایا تم بزدل ہو میدانِ جنگ سے بھاگ جاتے ہو۔

عیسائیوں کی دو لاکھ اور چالیس ہزار فوج

جب ہرقل شاہِ قسطنطنیہ کو مسلمانوں کے اجتماعات کی خبر ملی تو وہ عظیم الشان لشکر لیکر حمص میں آیا۔ لشکروں کو ترتیب دی اور صفوف جنگ مقرر کیں اور اپنے بھائی تذارق کو نوّے ہزار سپاہی دیکر حضرت عمروؓ بن عاص کے مقابلہ میں بھیجا۔ یہ لشکرِ عظیم فلسطین کے بالائی حصہ ثنیۃ جلق میں اترا۔ دوسرے افسر جرجہ کو حضرت یزیدرضؓ بن ابی سفیان کے مقابلہ میں تیسرے افسر دراقص کو حضرت ابوعبیدہ رضؓ بن جراح کے مقابلہ میں بھیجا۔ عیسائیوں کی اس کثرت سے مسلمان ڈر گئے مسلمانوں کی کل فوج صرف ستائیس ہزار تھی سب امراء اسلام کی فوج اکیس ہزار اور حضرت عکرمہ بن ابی جہل کی فوج چھ ہزار یہ سب میزان ستائیس ہزار ہوئی سب مسلمان بہت پریشان تھے حضرت عمرو بن عاص سے مراسلت شروع کی انہوں نے جواب دیا میری رائے یہ ہے کہ ہم سب ایک جگہ جمع ہو جائیں جب مسلمان ایک جگہ جمع ہوں تو پھر قلتِ تعداد کیوجہ سے انکو شکست نہیں ہوتی ہم سب کو یرموک میں جمع ہوجانا چاہیئے اسکے بعد مسلمان افسروں نے حضرت ابوبکر رضؓ سے خط و کتابت شروع کی انہوں نے بھی حضرت عمروؓ بن عاص جیسی رائے دی حکم دیا تم سب ایک لشکر بن جاؤ اور متحد ہوکر عیسائیوں کی مدافعت کرو اس لیئے کہ تم خدا کے مددگار ہو۔ اور جو شخص خدا کا مددگار ہوتا ہے خدا اُسکی ضرور مدد کرتا ہے۔ اور کافروں کو شکست دیتا ہے مسلمانوں کو قلتِ تعداد کیوجہ سے شکست نہیں ہوتی اگر مسلمانوں کا لشکر دس ہزار ہو تو صرف قلتِ تعداد کیوجہ سے انکو شکست نہ ہوگی اگر گنہگار ہوں گے تو شکست ہو گی تو بس اے مسلمانو! گناہوں سے بچو اور یرموک میں جمع ہوجاؤ اور متحد ہوکر دشمن کا مقابلہ کرو۔

ہرقل کو جب یہ خبر ملی تو اُسنے اپنے فوجی افسروں کو حکم دیا کسی وسیع میدان میں مسلمانوں کے مقابلہ کیلیئے جمع ہو جاؤ تمام لشکر کا افسر تذارق ہو مقدمۃ الجیش میں جرجہ دونوں بازؤں پر باہان و دراقص مقرر ہوں اور میدان جنگ کا نگہبان قیقار ہو اور تمکو معلوم ہونا چاہیئے کہ فتح

تمہاری ہوگی کیونکہ باہان مزید امداد لیکر تمہارے پیچھے آرہا ہے عیسائیوں نے اس حکم کی تعمیل کی اور سب لشکر قوصہ یرموک کے کنارے جمع ہو گئے اور وادی کو اپنی خندق بنائی باہان کا ارادہ تھا کہ عیسائیوں کو فوقیت دلاکر مسلمانوں پر اچانک ٹوٹ پڑے مسلمان اپنی جگہ سے منتقل ہو کر عیسائیوں کے مقابلہ میں اُن کے راستہ پر جمع ہو گئے عیسائیوں کا راستہ یہی تھا حضرت عمرو رضؓ بن عاص نے فرمایا مسلمانو! مبارک ہو بخدا مینے عیسائیوں کا محاصرہ کر لیا اور محصور بن کامیاب نہیں ہوتے تم اُنکے مقابلہ میں انکا راستہ روک کر کھڑے ہو جاؤ صفر ۱۳ھ سے ربیع الاول تک عیسائیوں کا قافیہ تنگ ہوگیا مسلمانوں نے حضرت ابوبکرؓ کو مطلع کیا اور مدد مانگی حضرت ابوبکرؓ نے حضرت خالدؓ بن ولید کو لکھا عراق سے فوراً روانہ ہو جاؤ جب حضرت خالدؓ بن ولید تشریف لائے تو باہان کو بہت سرگرمی دکھاتے ہوئے دیکھا عیسائیوں میں بڑا جوش وخروش نمایاں تھا پادری اور راہب انکو ابھار رہے تھے اور مسلمانوں کے خلاف لڑنے کیلئے ابھار رہے تھے حضرت خالدؓ نے باہان کو سنبھالا اسکو شکست ہوئی اور عیسائیوں کے قدم اُکھڑ گئے اور خندق میں جا گھسے حضرت خالدؓ کی آمد سے مسلمانوں کو بہت خوشی ہوئی عیسائیوں کی تعداد دو لاکھ چالیس ہزار تھی اسی ہزار سپاہیوں نے اپنے پیروں میں زنجیر ڈال رکھی تھی کہ وہ ہر طرح موت کیلئے طیار ہیں میدانِ جنگ سے بھاگنے کا نام نہیں لینگے اسی ہزار سوار دستے تھے مسلمان صرف ستائیس ہزار تھے اب حضرت خالدؓ نو ہزار سپاہیوں کے ساتھ آگئے پس مسلمانوں کی کل میزان چھتیس ہزار تھی حضرت ابوبکرؓ جمادی الاولیٰ میں بیمار ہوئے اور جمادی الاخریٰ کے نصف میں فتح یرموک سے دس روز پہلے انتقال فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

یرموک کی خونریز جنگ

حضرت خالدؓ کی حیرت انگیز تنظیم جیش

حضرت ابوبکرؓ نے شام کو امراء جیش بھیجتے وقت ہر امیر کا علاقہ مقرر کر دیا تھا حضرت ابو عبیدہؓ بن جراح امین الامۃ کو حمص حضرت یزیدؓ بن ابی سفیان (حضرت امیر معاویہ کے حقیقی بھائی) کو دمشق حضرت شرجیلؓ بن حسنہ کو اردن حضرت عمروؓ بن عاص اور حضرت علقمہؓ بن مجزز کو فلسطین جب یہ دونوں مؤخر الذکر فلسطین کی مہم سے فارغ

ہو گئے تو حضرت علقمہ رضؓ نے مصر کا رخ کیا جب یہ سب امراء شام کی حدود میں داخل ہوئے۔ تو ہر امیر کو عیسائیوں کی بیشمار فوجوں سے واسطہ پڑا سب امراء اسلام نے مشورہ کر کے یہ فیصلہ کیا کہ ہم سب کو یکجا جمع ہو کر متحدہ طاقت سے عیسائیوں کا مقابلہ کرنا چاہیئے اور دشمن کی تمام فوجوں کو ہمارے مقابلہ میں لانے کے لئے مجبور کرنا چاہیئے

ان چاروں امراء اسلام کی فوج سترہ ہزار تھی حضرت سعید رضؓ بن خالد کی شکست خوردہ تین ہزار اسکے علاوہ تھی یہ فوج حضرت امیر معاویہ رضؓ اور شرجیلؓ بن حسنہ میں تقسیم کر دی گئی اور دس ہزار امدادی فوج حضرت خالد رضؓ بن ولید عراق سے لائے تھے حضرت عکرمہ رضؓ بن ابی جہل کی چھ ہزار فوج الگ تھی جو بطور امدادی لشکر کے مقرر کیگئی تھی ان سب فوجوں کی تعداد چھیالیس ہزار ہوئی حضرت خالد رضؓ بن ولید کی آمد سے پہلے یہ فوج علیحدہ علیحدہ دشمن سے لڑ رہی تھی حضرت ابو عبیدہ رضؓ بن جراح کی فوج یرموک میں حضرت عمروؓ بن عاص کے قریب تھیں اور حضرت شرجیل رضؓ کی فوج حضرت یزید رضؓ کی فوج کے پڑوس میں یہ دونوں فوجیں حضرت حضرت ابو عبیدہ رضؓ بن جراح اور حضرت شرجیلؓ بن حسنہ کے ساتھ ملکر نماز نہیں پڑھتے تھے حضرت خالد رضؓ تشریف لائے اور لشکر اسلام کو اس انتشار میں دیکھا مقابلہ میں باہان جیسا تجربہ کار اور آزمودہ عیسائی افسر تھا پادری اور راہب بڑے جوش و خروش کے ساتھ عیسائیوں کو لڑنے کیلئے ترغیب دے رہے تھے اور متحدہ طاقت سے مسلمانوں کے مقابلہ میں نکلے جمادی الاخرہ میں جب مسلمانوں نے اسکو محسوس کیا تو حضرت خالد رضؓ بن ولید نے لشکر اسلام کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا۔

خدا کی حمد و ثناء کے بعد میں آپ صاحبان سے عرض کرتا ہوں حسب معمول دوسرے ایام کیطرح یہ بھی ایکدن ہے آج کے روز ہمیں کوئی فخر اور سرکشی نہیں کرنا چاہیئے خلوص دل سے جہاد کرنا چاہیئے اپنا عمل دکھا کر خدا کو راضی کرو۔ کیونکہ آج کے دن کے بعد ایسے اور کوئی ایام آئینگے۔ میری نصیحت یہ ہے کہ متفرق منتشر اور جدا ہو کر دشمن کا مقابلہ نہیں کرنا چاہیئے میدان جنگ میں انتشار اور اختلاف مسلمانوں کیلئے جائز نہیں اگر دشمن کو ہمارے انتشار کا علم ہو گیا تو وہ ہمارے اتحاد میں مشکلات ڈالیگا میں بڑی محبت کے ساتھ تنظیم و ترتیب جیش کیلئے ایک رائے پیش کرتا ہوں سبنے بالاتفاق کہا آپکی کیا رائے ہے حضرت خالد رضؓ نے فرمایا حضرت ابو بکر رضؓ نے ہمکو اسلئے بھیجا ہے کہ جہاد کیلئے سہولتیں مہیا کریں گے اگر انکو ہماری اس

جدائی وافتراق کا علم ہو جائے تو وہ فوراً ہمکو ایک مرکز پر جمع ہونے کا حکم دیں جیش کی جو حالت آج ہے اس سے مسلمانوں کا نقصان ہے اور دشمن کا فائدہ خدا کا واسطہ دیکر مؤدبانہ التماس کرتا ہوں کہ ایک شخص کو اپنا امیر بناؤ اسکی تابعداری کرنے میں تمہاری عزۃ میں کمی نہیں آئے گی دیکھو وہ سامنے دشمن ہر طرح طیار ہو کر آیا ہے اگر آج ہمنے انکو خندق میں دھکیل دیا تو ہمیشہ انکو پسپا کرتے رہینگے اور اگر خدانخواستہ انہوں نے آج ہمکو شکست دے دی تو پھر ہماری کامیابی نہ ہوگی۔ آؤ ہم ملکر امارتِ جیش اور سپہ سالاری کو تقسیم کرلیں ایکدن ایک افسر تمام جیش کا امیر دوسرے دن دوسرا افسر تیسرے دن تیسرا افسر حتی کہ اسیطرح باری باری سے امارت کو تقسیم کرلیں آج کا دن مجھکو جیش کا قائدِ اعظم تسلیم کرو سب مسلمانوں نے بالاتفاق اس رائے کو مانا اور آپکو امیر جیش بنایا۔ عیسائی بے نظیر اور حیرت انگیز تنظیم جیش کے ساتھ آگے بڑھے، فوجی ماہرین نے ایسی عظیم الشان تنظیم پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی ادھر حضرت خالدرضؓ نے بھی اپنے جیش کو ایسی ترتیب دی جو آجتک تمام عرب نے ایسی تنظیم نہیں دیکھی تھی لشکر کو چھتیس ۳۶ حصوں میں تقسیم کیا قلب جیش میں حضرت ابو عبیدہؓ بن جراح کو مقرر کیا۔ میمنہ حضرت عمروؓ بن عاص اور حضرت شرجبیلؓ بن حسنہ کے حوالہ کیا۔ میسرہ پر حضرت یزیدؓ بن ابی سفیان کو متعین کیا۔ اہل عراق کی فوج حضرت قعقاعؓ بن عمرو کے ماتحت کی ہر کیف بڑی لمبی تنظیم تھی اور بڑے بڑے صحابہ کرام اور سرکردہ اور تجربہ کار افراد قریش اسمیں شامل تھے امیر معاویہ کے والد حضرت ابوسفیان بن حرب نے بہت آزمائشیں اٹھائیں اور آنکھ ضائع ہوگئی حضرت عکرمہ بن ابی جہل اور اُنکے صاحبزادے عمرو رضؓ شہید ہوگئے حضرت خالدؓ بن سعید مرج الصفر کی لڑائی میں شہید ہوگئے۔

غزوۂ بدر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی سنت تھی کہ میدان جنگ میں جہاد شروع کرتے وقت سورۂ انفال پڑھی جاتی تھی اس لڑائی میں حضرت مقدادرضؓ سورۂ انفال پڑھ رہے تھے

یرموک میں ایکہزار صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین شہید ہوئے ایک سو تقریباً بدری تھے حضرت ابوسفیانؓ (امیر معاویہ رضؓ کے والد ماجد) لڑائی شروع ہونے سے پہلے ہر فوج کے سامنے کھڑے ہو کر ارشاد فرماتے۔

مسلمانو! اللہ کا واسطہ دیکر تم سے عرض کرتا ہوں آج تم اصل عرب اور اسلام کے مددگار ہو ہمارے مقابل عیسائیت کے نمائندے اور کفر و شرک کے مددگار ہیں۔ باللہ

آج کا دن تیرے ایام میں سے ایکدن ہے۔ یا اللہ آج اپنے خالص بندے مسلمانوں کی امداد کر ایک شخص نے حضرت خالد رضؓ سے عرض کیا۔ عیسائی بہت زیادہ ہیں اور مسلمان بہت کم حضرت خالد رضؓ نے جوابدیا عیسائی بہت کم ہیں اور مسلمان بہت زیادہ۔ لشکر کی کثرت و قلت انجام پر موقوف ہے جسکو فتح و نصرت حاصل ہو اسکی تعداد زیادہ شمار کیجاتی ہے اور جسکو ہزیمت ہو وہ کم تعداد شمار کیا جاتا ہے۔ گنتی اور شمار کوئی چیز نہیں میرے نزدیک توجیہ کوئی چیز نہیں اور عیسائی تعداد میں بہت ہی کم ہیں حضرت خالد رضؓ کے گھوڑے کی رفتار بہت اعلیٰ تھی حضرت خالد رضؓ نے حضرت عکرمہ رضؓ اور حضرت قعقاع رضؓ کو حملہ کرنے کا حکم دیا لڑائی شروع ہو گئی اور فوجیں آپسمیں ملگئیں فریقین کے گھوڑے ایکدوسرے پر حملہ کرنے لگے۔ دفعتہً دار الخلافہ سے ایک سوار ڈاک لیکر آیا لوگوں نے اُس سے پوچھا کیا بات ہے اُسنے کہا اچھی خبر لایا ہوں حالانکہ وہ حضرت ابو بکر رضؓ کی وفات اور حضرت خالد رضؓ کی معزولی اور حضرت ابو عبیدہ رضؓ کی تقرری کی خبر لایا تھا لشکریوں نے اسکو حضرت خالد رضؓ کے پاس پہنچادیا حضرت خالد رضؓ نے وفاۃ کی خبر چھپادی اور اسکو منع کردیا کہ کسیکو مت خبر کرنا اور خط لیکر اپنے ترکش میں ڈالدیا حضرت خالد رضؓ کو اندیشہ تھا کہ اگر وفات کی اور میری معزولی کی خبر اُڑگئی تو اسلامی جیش کے قدم اکھڑ جائینگے اور فوج میں انتشار پھیلجائے گا۔ یہ سوار (خبر لانے والا) محبیہ بن زنیم حضرت خالد رضؓ کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔

ایک عیسائی افسر میدان جنگ میں مسلمان ہوتا ہے

عیسائی صفوں سے جرجہ نامی ایک افسر نمودار ہوا اور حضرت خالد رضؓ سے ملنے کی خواہش ظاہر کی حضرت خالد رضؓ آگے بڑھے اور حضرت ابو عبیدہ رضؓ کو اپنی جگہ کھڑا رہنے کا حکم دیا میدان جنگ کے وسط میں دونوں کے گھوڑے ملگئے دونوں نے ایکدوسرے کو امن دیا اور حملہ نہ کرنے کی ضمانت دی جرجہ نے حضرت خالد رضؓ سے عرض کیا میں آپ سے چند سوال کرتا ہوں صحیح جوابات دینا جھوٹ نہ بولنا اور دھوکہ نہ دینا اسلئے کہ دھوکہ دینا شریف آدمی کا کام نہیں۔

خدا کا واسطہ دیکر پوچھتا ہوں کیا خدا نے تمہارے نبی پر آسمان سے کوئی تلوار اتاری تھی اور وہ تمکو دی گئی جس قوم سے تم مقابلہ کرتے ہو۔ اسکو شکست ہوتی ہے حضرت

خالدؓ نے فرمایا نہیں اُسنے کہا پھر تمہارا نام سیف اللہ (اللہ کی تلوار) کیوں ہے فرمایا۔ اللہ عزوجل نے ہماری ہدایت کیلئے ایک نبی بھیجا صلی اللہ علیہ وسلم انہوں نے ہمکو دعوت اسلام دی ہمنے نفرت کا اظہار کیا اور دُور بھاگے اور پھر ہماری قوم کے بعض افراد نے آپ کی تصدیق کی اور تابعداری کی اور بعض نے تکذیب کی اور دُوری اختیار کی پہلے میں بھی اُن افراد میں شامل تھا جو آپ سے دُور بھاگتے تھے اور آپکو جھٹلاتے تھے اور آپ سے جنگ پھر اللہ نے ہمارے دل پھیر دیئے اور ہمکو ہدایت دی اور ہمنے آپ کی تابعداری قبول کر لی۔ حضورؐ نے مجھسے فرمایا تو اللہ کی تلوار ہے جسکو خدا نے کفار پر یہ نام کیا ہے یہ فرما کر میرے لئے خدا سے مدد کی دعا مانگی (کہ ہر جگہ مجھکو کامیابی حاصل ہو) اُس روز سے میرا نام سیف اللہ پڑ گیا سنو میں دوسرے مسلمانوں کی نسبت کافروں کے حق میں بہت ہی سخت ہوں جرجہ نے جواب دیا آپنے صحیح فرمایا جرجہ نے کہا پھر آپ مجھکو کس چیز کی دعوت دیتے ہیں فرمایا دل و جان سے اس بات کا اقرار کرو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ (خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسکا بندہ اور رسول ہے) یہ بھی تصدیق کرو کہ اسلام خدا کا بھیجا ہوا ہے جرجہ نے کہا اگر کوئی شخص یہ نہ مانے فرمایا جزیہ ادا کرے ہم دشمن سے اُسکو بچائینگے جرجہ نے کہا اگر جزیہ بھی نہ دے فرمایا پھر اُس سے ہمارا اعلانِ جنگ ہے ہم اُس سے لڑینگے جرجہ نے کہا اگر کوئی شخص مسلمان ہو جائے تو پھر اسکا کیا درجہ ہے فرمایا وہ ہمارا مسلمان بھائی ہے ہمارے ساتھ مساوی حقوق رکھتا ہے اس بارے میں ہماری قوم کا ہر شریف و وضیع اول اور آخر برابر ہیں۔ ایک کو دوسرے پر کوئی فوقیت حاصل نہیں۔ جرجہ نے کہا اگر کوئی آج مسلمان ہو جائے تو اسکو تمہارے برابر ثواب حاصل ہوگا فرمایا ہاں بلکہ ہم سے زیادہ جرجہ نے کہا کسطرح وہ تمہارے برابر ہو سکتا ہے حالانکہ تم اُس سے پہلے مسلمان ہوئے ہو فرمایا ہمنے اُس وقت اسلام قبول کیا جبکہ خود نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ تھے آسمان سے وحی نازل ہوتی تھی وہ ہمکو یہ آسمانی احکام سناتے اور ہمکو معجزے دکھاتے پس جس شخص نے اپنی آنکھوں سے یہ حقائق دیکھے اسکا فرض تھا مسلمان ہونا اور تمنے ہمارے نبی کو نہیں دیکھا جو عجائب ہمنے اپنے کانوں سے سنے تم نے نہیں سنے اور نہ کیا پس تم میں سے جو شخص آج خلوص نیت سے مسلمان ہو وہ ہم سے افضل ہوگا جرجہ نے کہا آپنے سچ فرمایا اور میرے سوالات کے صحیح جوابات دئیے حق سے میری تسلی ہو گئی یہ کہکر اپنی ڈھال پھینکدی اور حضرت خالدؓ کے ساتھ ہو لیا کہا مجھکو دین

اسلام سکھائیے حضرت خالدرض ابکو اپنے خیمہ میں لیگئے پھر ایک مشک پانی سے اُسکو غسل دیا پھر دو رکعتیں پڑھائیں یہ دیکھکر عیسائیوں نے مسلمانوں پر حملہ کردیا ایسا سخت حملہ کہ مسلمانوں کے قدم اپنی جگہ سے اُکھڑ گئے صرف حضرت عکرمہ رض اور حارث رض بن ہشام اپنی جگہ ثابت قدم رہے حضرت خالدرض اور جرجہ دونوں اپنے اپنے گھوڑوں پر سوار ہوئے اور عیسائی مسلمانوں میں گھسے ہوئے تھے حضرت خالدرض نے مسلمانوں کو للکارا مسلمانوں نے پلٹ کر عیسائیوں پر حملہ کیا اور عیسائی اپنی جگہ پسپا ہوگئے حضرت خالدرض نے اپنی ہجوم کیا اور تلواروں سے مارنا شروع کیا حضرت خالدرض اور جرجہ نے صبح سے شام تک سخت لڑائی کی جرجہ شہید ہوگیا اُسنے اپنی زندگی میں صرف وہی دو رکعتیں پڑھیں جو اسلام قبول کرتے وقت حضرت خالدرض نے پڑھائی تھیں مسلمانوں نے میدان جنگ میں ظہر و عصر کی نماز اشارہ سے پڑھی عیسائیوں کو شکست ہوئی حتیٰ کہ حضرت خالدرض اُن کے سوار دستے اور پیدل فوج کے درمیان حائل ہوگئے دشمنوں کے سوار دستے صحرا کیطرف بھاگ کھڑے ہوئے اور پیدل فوجوں کو میدان جنگ میں چھوڑ دیا مسلمانوں نے اپنی نماز میں تاخیر کی اور فتح کے بعد ادا کی جب مسلمانوں نے عیسائی سوار دستوں کو بھاگتے دیکھا تو انکو بھاگنے کی کھلی اجازت دیدی اور حضرت خالدرض نے پیادہ پا فوج کے ساتھ ان کی طرف رخ کیا اُن میں رخنے ڈالدیے گویا ایک دیوار گرپڑی عیسائی پیچھے کیطرف بھاگے اور خندق میں گرپڑے اسکے بعد عیسائیوں نے واقوصہ کا رخ کیا حتیٰ کہ جو سپاہ زنجیروں میں جکڑی ہوئی تھی وہ بھی گری ایک سپاہی کے گرنے سے دس سپاہی گرپڑے باقی کمزور پڑجاتے واقوصہ میں ایک لاکھ اور بیس ہزار عیسائی مارے گئے۔ اسی ہزار زنجیر دار سپاہی اور چالیس ہزار غیر زنجیر دار سپاہی یہ تعداد ان مقتولین کے علاوہ ہے جو سواروں اور پیدل سپاہیوں میں سے میدانِ جنگ میں مارے گئے مسلمانوں کو بہت مالِ غنیمت حاصل ہوا حتیٰ کہ ایک سوار کا حصہ ایکہزار اور پانچسو روپے تھے نیقار اور دیگر اشرافِ روم اپنے زریں لباسوں کے ساتھ بیٹھے اور آپس میں کہا ہمکو کوئی خوشی کا دن دیکھنا نصیب نہ ہوگا لہذا ہم کوئی بُرا دن بھی دیکھنا نہیں چاہتے اسواسطے ہمکو مسلمانوں کے سامنے مرجانا چاہیئے۔

حضرت خالدرض نے یہ رات تذارق (عیسائیوں کے ایک مشہور افسر) کے خیمہ میں گذاری کیونکہ جب وہ خندق میں داخل ہوا تو حضرت خالدرض نے اس کا احاطہ کرلیا اور صبح تک ڈٹے رہے۔

بڑے بڑے صحابہ کرام کا جوش جہاد

حضرت عکرمہ رضؓ بن ابی جہل نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہر میدان جنگ میں مقابلہ کیا ہے تو کیا میں کافروں کے سامنے سے راہ فرار اختیار کر دوں گا ہرگز نہیں۔ پھر بلند آواز سے فرمایا کون میرے ہاتھ پر مرنے کی بیعت کرتا ہے حارث رضؓ بن ہشام اور ضرار رضؓ بن ازور سرکردہ چار سو مسلمانوں کے ساتھ میدان جنگ میں کافروں کے ہاتھ سے مر جانے کی بیعت کی اس جانباز سوار دستہ نے حضرت خالد رضؓ کے خیمہ کے سامنے عیسائیوں سے سخت مقابلہ کیا حتیٰ کہ چند افراد کے سوا سب شہید ہو گئے بچنے والوں میں حضرت ضرار رضؓ بھی شامل ہیں حضرت عکرمہ رضؓ اور انکے صاحبزادے حضرت عمرو رضؓ بن عکرمہ سخت زخمی ہو گئے حضرت خالد رضؓ ان کے پاس تشریف لائے اپنی ایک ران پر حضرت عکرمہ رضؓ کا سر مبارک رکھا اور دوسری ٹانگ پر حضرت عمرو رضؓ بن عکرمہ کا سر مبارک تھا ان دونوں باپ بیٹوں کے منہ سے پسینہ پونچھتے اور انکے حلق میں پانی ڈالتے زبان سے فرمایا ابن حنتمہ کا یہ خیال غلط نکلا کہ ہم شہید نہیں ہونگے۔

خواتین اسلام میدان جنگ میں

حضرت عُبادۃ رضؓ بن صامت (مشہور صحابی) فرماتے ہیں میں بھی یرموک کی جنگ میں شامل تھا مستورات اور خواتین نے بھی میدان جنگ میں جا کر عیسائیوں سے جنگ کی حضرت ابوسفیان کی صاحبزادی حضرت جویریہ رضؓ (امیر معاویہ رضؓ کی ہمشیرہ) اپنے سوار دستہ کے سامنے جہاد کر رہی تھیں اُن کے والد ماجد حضرت ابوسفیان رضؓ کی آنکھ پھوٹ گئی حضرت ابوحثمہ رضؓ نے انکی آنکھ سے تیر نکالا۔

یرموک کی جنگ میں تین ہزار مسلمان شہید ہوئے حضرت عکرمہ رضؓ اور انکے صاحبزادے حضرت عمرو رضؓ بھی ان میں شامل ہیں۔

حضرت خالد رضؓ کا حوصلہ

جب حضرت خالد رضؓ بن ولید عراق سے شام کی حدود میں داخل ہوئے تو ایک عربی عیسائی سامنے آیا اور کہا دو لاکھ سے زیادہ رومی جمع ہو رہے ہیں تمہارے لئے موقعہ ہے کہ اپنے محافظ دستہ کے ساتھ یہاں سے بھاگ جاؤ حضرت خالد رضؓ نے فرمایا تو عیسائیوں سے مجھے ڈراتا ہے اللہ کی قسم عیسائی میری نظر میں بہت ہی کمزور ہیں۔

حضرت خالد رضؓ کی اطاعت

حضرت خالد رضؓ بن ولید نے فرمایا آج حضرت ابوبکر رضؓ فوت ہو گئے وہ مجھکو حضرت عمر رضؓ سے زیادہ پسند تھے

اللہ کا ہزار شکر کہ اُسنے آج حضرت عمرؓ کو تختِ خلافت پر بٹھایا پہلے مجھکو اُن سے نفرت تھی لیکن آج خدا نے میرے دل میں اُن کی محبت ڈالدی۔ اور وہ آج سے میرے محبوب نظر ہیں

ایک عجیب منظر حضرت خالدؓ بن سعید کی ہزیمت سے پہلے ہرقل شاہ روم نے بیت المقدس کا حج کیا جب وہ دہاں مقیم تھا تو اسکو خبر ملی کہ مسلمان قریب آگئے اُسنے اپنے ارکان حکومت اور فوجی افسروں کو بلاکر کہا میری رائے ہے کہ تم مسلمانوں سے جنگ نہ کرو اُن سے صلح کر لو۔ اگر تم انکو شام کی نصف برآمد دیدو تو یہ بہتر ہے کہ وہ تم پر غالب آئیں اور یہ تمام زرخیز معدنیات اُنکے ہاتھ میں چلی جائیں یہ سُنکر اُسکے بھائی اور اسکے داماد اور دیگر امرا حکومت نے نفرت کا اظہار کیا جب اُسنے دیکھا کہ یہ فوجی ارکان اور امرا حکومت اسکا مشورہ نہیں مانتے تو اُسنے اپنے بھائی کو میدان جنگ میں بھیجا اور مختلف جیش مسلمانوں کے مقابلہ میں روانہ کئے جب مسلمان جمع ہوگئے تو اُسنے عیسائیوں کو حکمدیا ایک مضبوط مقام پر سب لشکر جمع ہو جائیں واقوصہ کو جیوش کا مرکز قرار دیا گیا اور ہرقل خود حمص میں رہا جب اسکو خبر ملی کہ خالد سُوی پر پہنچگیا اور اس پر غلبہ حاصل کرنے کے بعد بُصرای کا قصد کیا اور اسکو بھی فتح کر لیا تو اُسنے اپنے حاضرین اجلاس سے کہا میں نے تمکو منع کیا تھا کہ اُنسے نہ لڑو کیونکہ تم انکا مقابلہ نہیں کر سکتے اُنکا دین بڑا مضبوط ہے یہ اُس کی حفاظت میں لڑتے ہیں کوئی قوم انکے مقابلہ میں نہیں کھڑی رہ سکتی امراء نے جواب دیا ہمکو بزدل نہ کرو اور عیسائیت کی حفاظت کیلئے تو م بڑھاؤ۔

جب یرموک میں مسلمانوں کی فوج جمع ہوگئی تو مسلمانوں نے عیسائیوں سے کہا ہم تمہارے قائدِ اعظم سے بات کرنا چاہتے ہیں اور اسکی ملاقات کے خواہشمند ہیں۔ عیسائیوں نے اجازت دی حضرت ابو عبیدہؓ حضرت یزیدؓ بن ابی سفیان حضرت حارثؓ بن ہشام حضرت ضرارؓ بن ازور اور حضرت ابو جندلؓ بن سہیل آگے بڑھے اس وقت ہرقل کے بھائی کے ساتھ میدانِ جنگ میں تیس بڑے خیمے اور تیس چھوٹے خیمے تھے یہ سب دیباج اور ریشم کے تھے جب یہ ان کے قریب پہنچے تو ان خیموں میں داخل ہونے سے انکار کر دیا فرمایا ہم ریشم کے خیموں میں داخل نہیں ہوں گے تم باہر نکل آؤ ہرقل کا بھائی زریں فرش پر باہر نکلا ہرقل کو یہ خبر پہنچی تو اسنے کہا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ یہ مسلمان بڑے اولوالعزم ہیں یہ پہلی ذلت ہے جو عیسائیوں کو حاصل ہوئی ہے اب شام عیسائیوں کا نہیں رہیگا

عیسائی ہلاک ہو جائینگے۔
اس ملاقات سے کوئی فائدہ برآمد نہ ہوا حضرت ابو عبیدہ رض اپنے ساتھیوں کے ساتھ واپس تشریف لے آئے اور طرفین سے طیاریاں شروع ہو گئیں حتی کہ لڑائی ہو پڑی۔

واقوصہ میں شکست کا سبب

واقوصہ میں عیسائیوں کی شکست کا سبب یہ ہے کہ حضرت خالد رض نے اپنے طوفانی دستہ کے ساتھ عیسائیوں پر حملہ کیا اور انکا قتل عام شروع کیا عیسائی بھاگے اور بڑی طرح منتشر ہوئے حتی کہ ایک بہت اونچی جگہ پہنچے جسکے نیچے گھاٹیاں تھیں رات کا وقت تھا عیسائی وہاں گرنے شروع ہوئے حتی کہ فوج کے پچھلے حصہ کو معلوم نہ تھا کہ فوج کدھر جا رہی ہے بھیڑ چال۔ حتی کہ اسی ہزار عیسائی اس میں فنا ہو گئے حضرت قعقاع رض بن عمرو اس واقعہ کیطرف اشارہ کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں۔

الم ترنا علی الیرموک فزنا　　کما فزنا بایام العراق

کیا تمنے ہمکو یرموک میں نہیں دیکھا ہم وہاں اسیطرح کامیاب ہوئے جسطرح عراق کی لڑائیوں میں کامیاب ہوئے تھے۔

قتلنا الروم حتی ما تساوی　　علی الیرموک مفروق الوراق

ہمنے رومیوں کو قتل کیا حتی کہ یرموک میں عیسائی افسروں کے بڑے بڑے خیمے درہم برہم ہو گئے۔

فضضنا جمعهم کما استحالوا　　علی الواقوصة البتر الرقاق

ہمنے انکی جمعیت کو توڑا جبکہ انہوں نے واقوصہ میں زرخیز علاقہ کے بہترین ٹکڑوں پر منتقل ہونا چاہا۔

غداة تهافتوا فیها فصاروا　　الی امر تعضل بالذواق

اُس صبح کو جبکہ وہ سب کے سب اس میں گر گئے حتی کہ ان کا انجام ایک مشکل امر پر ہوا۔

دمشق کیطرف

جب حضرت خالد رض کی ماتحتی سب امرائے لشکر نے قبول فرمائی تو اس روز اللہ تعالی نے عیسائیوں کو شکست فاحش دی اُن کے بڑے بڑے افسر بھاگے اور سرکردہ اشخاص مارے گئے حذالنے ہرقل کے بھائی کو بھی ٹھکانے لگایا تذارق پکڑا گیا حمص تک جہاں ہرقل مقیم تھا شکست کا اثر نمودار ہوا۔ ہرقل حمص سے چل پڑا اسپر اپنا نائب مقرر کیا جیسا کہ دمشق پر اُسنے اپنا نائب مقرر کیا تھا۔ مسلمانوں نے عیسائیوں کا عام تعاقب شروع کیا جب جیش کی امارت و قیادت حضرت ابو عبیدہ رض کو حاصل ہوئی تو آپ نے فوج کو کوچ کرنیکا حکم دیا حتی کہ مرج الصفر میں لشکر اسلام نے ڈیرے ڈالے

حضرت ابو امامہ رضہ بیان فرماتے ہیں میرے ماتحت ایک ہراول دستہ فوج الصفوف سے بھیجا گیا میرے ساتھ دہ سوار تھے حتیٰ کہ میں غوطہ (دمشق کا زرخیز و شاداب علاقہ اس علاقہ کا احاطہ دائرہ اٹھارہ میل پھیلا ہوا ہے۔ چاروں طرف بلند پہاڑوں سے گھرا ہوا ہے جنہیں سے چشمیں اور نہریں چلتی ہیں جو باغات کو سیراب کرتی ہیں) میں داخل ہوا مینے اسکے باغات اور مکانات کا چکر لگایا میرے ایک ساتھی نے کہا جہاں تک آپ کو آنے کا حکم تھا آپ آ پہنچ گئے مہربانی کرکے اب واپس ہو لیے اور ہمکو ہلاکت میں نہ ڈالئے مینے کہا تم یہاں صبح تک ٹھہرے رہو حتیٰ کہ میں کوئی خبر لاؤں۔ میں سیدھا چلا گیا حتیٰ کہ شہر کے دروازہ پر پہنچا دروازہ کے باہر میدان میں کوئی متنفس نظر نہ آیا میں گھوڑے سے اترا میں نے اسپر توبرہ چڑھا پھر لیٹ کر سو گیا میری آنکھ اسوقت کھلی جبکہ شہر کا دروازہ کھولنے کے لئے کنجیوں سے حرکت کی۔ میں کھڑا ہوا نماز صبح ادا کی میں اپنے گھوڑے پر سوار ہوا مینے پہرے دار پر حملہ کیا اسکو قتل کر دیا پھر میں واپس لوٹا وہ میرے تعاقب میں نکلے۔ لیکن وہ مجھسے دور رہتے انکو لاحق تھا کہ شاید میرے ساتھی کسی کمینگاہ میں چھپے ہوئے ہوں میں اپنے اس ساتھی کے پاس پہنچ گیا جسکو مینے یہاں کھڑے رہنے کا حکم دیا تھا۔ جب انہوں نے میرا ساتھی دیکھا تو بھاگ گئے کیونکہ انکو یقین ہو گیا کہ یہاں میرے ساتھی کمینگاہ میں چھپے ہوئے ہیں۔ پس میں اور میرا ساتھی اپنے دوسرے ساتھیوں کے پاس آ گئے پھر ہم اپنے مسلمان لشکر میں پہنچ گئے۔ اب حضرت ابو عبیدہ رضہ نے حرکت کا ارادہ نہ کیا جبتک حضرت خالد رضہ کی رائے انکو معلوم نہ ہو جائے۔ پھر حضرت خالد رضہ بن ولید بھی تشریف لے آئے اور فوج کو آگے بڑھنے کا حکم دیا کہ دمشق کا محاصرہ کیا اور یرموک میں حضرت بشیر بن کعب کو اپنا نائب مقرر کرکے ایک دستہ کے ساتھ متعین کیا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضہ کی وفات

حضرت ابوبکر رضہ نے حضرت خالد رضہ بن ولید کو تازہ حکم بھیجا کہ تم اپنی آدھی فوج حضرت مثنیٰ رضہ کے حوالہ کرکے شام کا رخ کرو جب حضرت خالد رضہ کو یہ ہدایت پہنچی تو فرمایا میری یہ تبدیلی حضرت عمر رضہ کی ایماء سے عمل میں آئی ہے وہ نہیں چاہتے کہ عراق میرے ہاتھ فتح ہو۔

حضرت خالد رضؓ نے حضرت رافع بن عمر طائی کو راستہ کا رہنما مقرر کیا انہوں نے فرمایا راستہ خطرناک ہے یہ نہیں طے ہو سکتا حضرت خالد رضؓ نے فرمایا اسی راستہ سے چلنا ہے خلیفۃ المسلمین کا حکم ماننا ہے بالآخر حضرت خالد رضؓ کے لشکر نے بڑی مشکل سے اس خوفناک جنگل کو طے کیا راستہ میں کہیں بھی پانی کا نام و نشان تک نہ تھا حضرت رافع رضؓ اس راستہ کے خوب ماہر تھے بالآخر اپنی رہنمائی میں لشکرِ اسلام کو منزلِ مقصود پر لیجانے میں کامیاب ہو گئے۔

مسلمانوں کے اعلیٰ اخلاق ہرقل جب قسطنطنیہ گیا تھا تو شام کی تمام عیسائی فوجیں قیقلار نامی ایک افسر کے ماتحت کر دی تھیں اُس نے ایک عیسائی عربی کو حکم دیا تم مسلمانوں کے لشکر میں ایک رات اور ایک دن گذارو پھر مجھکو انکے حالات سے مطلع کرو۔ حسب الحکم وہ نامعلوم شخصیت میں لشکرِ اسلام میں آیا اور حالات معلوم کرکے واپس پلٹا قیقلار نے پوچھا کیا خبر لائے اُسنے جوابدیا۔

باللیل رُھبان وبالنہار فُرسان یہ مسلمان رات کو خدا کی عبادت کرتے ہیں دن کو گھوڑے ولو سرق ابن ملکھم قطعوا ایدہ پر سوار ہو کر جہاد کرتے ہیں اگر انکا شہزادہ چوری کرے ولو زنی رجم لاقامۃ الحق بینھم تو اُسکا ہاتھ کاٹتے ہیں۔ اور اگر وہ زنا کرے تو اسکو سنگسار کرتے ہیں (پتھروں سے مارتے ہیں) تاکہ قانونِ حق کی حُرمت قائم رہے۔

قیقلار نے کہا اگر تمہارا یہ بیان سچا ہے تو ان کے مقابلہ میں فوج لیجانے کی نسبت مرجانا اچھا ہے خدا سے میری استدعا یہی ہے کہ مجھکو ان کے مقابلہ میں نہ بھیجے اسکے بعد طرفین کی فوجیں میدان جنگ میں پہنچیں اور سخت حملہ شروع ہوا جب اُسنے مسلمانوں کا سخت مقابلہ دیکھا تو عیسائیوں نے کہا میری آنکھوں پر پٹی باندھ دو انہوں نے کہا کیوں کہا اسلئے کہ آج غم کا دن ہے مجھے ایسا روزِ بد دیکھنا نصیب نہیں ہوا۔ مسلمانوں نے اسکی گردن اڑا دی یہ لڑائی اجنادین میں ۱۳ھ جمادی الاولیٰ کی ستائیسویں تاریخ کو ہوئی اور اسی ماہ کے بائیسویں یا تیئسویں تاریخ کو حضرت ابوبکر رضؓ نے انتقال فرمایا۔

دوسری روایت میں ہے حضرت ابوبکر رضؓ نے ترسیٹھ ۶۳ سال کی عمر میں جمادی الاخرہ کی بائیسویں تاریخ کو وفات پائی۔

سببِ وفات آپ کی وفات کا سبب یہ ہے کہ ایک یہودی نے آپکے کھانے میں

زہر ملا دیا تھا حارث بن کلدہ بھی اس کھانے میں شامل تھا کھانا کھاتے وقت اُسنے اپنا ہاتھ روک لیا اور حضرت ابوبکر رض سے کہا آپنے زہر ملا ہوا کھانا تناول کیا ہے اس سے ایک سال بعد آپنے وفات پائی صرف پندرہ روز بیمار پڑے۔ مسلمانوں نے عرض کیا آپ طبیب (حکیم) کو بُلائیں فرمایا طبیب نے مجھے دیکھ لیا ہے مسلمانوں نے عرض کیا پھر اُس نے کیا کہا فرمایا اُسنے جوابدیا ہے کہ میں جو چاہوں کرتا ہوں۔

اسی روز حضرت عتاب رض بن اسید نے مکہ میں انتقال فرمایا ان دونوں کو زہر دیا گیا تھا۔ حضرت عبدالرحمن رض بن ابی بکر رض فرماتے ہیں جمادی الآخرہ تئیسویں تاریخ کو دوشنبہ کے روز آپ کا مرض وفات شروع ہوا اس روز آپنے غسل کیا سردی کا دن تھا پندرہ روز تک آپکو بخار رہا آپ مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کیلئے نہیں جاسکتے تھے آپنے حضرت عمر رض کو حکم دے رکھا تھا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑہائیں مسلمان ہر روز آپکی عیادت (مزاج پُرسی) کے لئے تشریف لاتے آپ روز بروز کمزور ہوتے گئے آپ اسوقت اُس مکان میں تشریف فرما تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کیلئے مخصوص فرمایا تھا جو آج حضرت عثمان رض بن عفان کے مکان کے بالمقابل واقع ہے حضرت عثمان غنی رض ہر وقت آپکے پاس رہتے آپنے سہ شنبہ کی شام کو بائیسویں تاریخ جمادی الآخرہ ۱۳ھ میں انتقال فرمایا آپنے صرف دو سال تین مہینے اور دس دن خلافت سنبھالی۔ ابو معشر فرماتے ہیں آپنے چار روز کم دو سال اور چار مہینے خلافت کی اور تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی اسپر تمام روایتوں کا اتفاق ہے اور آپنے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر پائی آپکی پیدائش واقعۂ فیل سے تین سال بعد ہوئی۔

حضرت امیر معاویہ رض فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر رض نے تریسٹھ سال کی عمر میں انتقال فرمایا اور حضرت عمر رض تریسٹھ سال کی عمر میں شہید ہوئے
(طبری صفحات از ۴۷ تا ۴۹ جلد ۴)

وفات کی تفصیل

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضرت ابوبکر نے مغرب اور عشاء کے درمیان انتقال فرمایا حضرت اسماء رض بنت عمیس فرماتی ہیں حضرت ابوبکر رض نے اپنی زندگی میں مجھے فرمایا تھا تم مجھکو غسل میت دینا میں نے عرض کیا میں اکیلی اسکی طاقت نہیں رکھتی فرمایا میرا بیٹا عبدالرحمن تمہارا ہاتھ بٹائے گا وہ پانی

ڈالیگا حضرت ابو بکر رضہ نے وصیت کی تھی کہ انکی اہلیہ حضرت اسمار رضہ انکا غسل بیت دین اگر
وہ اس سے عاجز ہوں تو انکا بیٹا محمدؐ مدد دے ابن سعد فرماتے ہیں یہ روایت ٹھیک نہیں
کیونکہ محمد رضہ کی عمر اس وقت صرف تین سال تھی حضرت ابو بکر صدیق رضہ نے اپنی صاحبزادی حضرت
عائشہ رضہ سے دریافت فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کفن کیا تھا حضرت عائشہ رضہ نے جواب دیا
تین کپڑے حضرت صدیق رضہ نے فرمایا مجھکو میرے مرنے کے بعد میرے انہی دونوں کپڑوں
کو دھوڈالنا اور تیسرا کپڑا بازار سے خرید لینا حضرت عائشہ رضہ نے جوابدیا ابا جان ہم میں اتنی
استطاعت ہے کہ ہم آپکو نئے کپڑوں کا کفن دیں حضرت صدیق رضہ نے فرمایا بیٹی زندہ انسان
کو نئے کپڑے پہننے کا حق ہے ہم مرنے کے پیچھے نئے کپڑے پہنکر کیا کرینگے سورج غروب ہونے
کے بعد عشار کے قریب حضرت صدیق رضہ کا دم نکلا اور اسی سہ شنبہ کی رات کو دفن ہوئے حضرت
صدیق رضہ کا جنازہ اسی چارپائی پر رکھا گیا جسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جنازہ رکھا گیا
تھا آپ کی قبر میں حضرت عمر رضہ حضرت عثمان رضہ حضرت طلحہ رضہ حضرت عبد الرحمٰن بن ابی بکر رضہ
اُترے اور آپکا جنازہ رکھا حضرت عبد اللہ بن عمر رضہ نے بھی قبر میں اُترنے کا ارادہ کیا حضرت
عمر رضہ نے منع کر دیا. فرمایا میں کافی ہوں حضرت صدیق رضہ نے حضرت عائشہ رضہ کو وصیت کی
تھی کہ مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلو میں دفن کیا جائے جب آپ فوت ہوئے تو قبر
کھودی گئی اور آپکا سر مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں بازوؤں میں رکھا گیا
اور آپکی لحد حضورؐ کی لحد سے ملادی گئی جب حضرت عمر رضہ شہید ہوئے تو آپکا (حضرت عمر رضہ کا)
سر مبارک حضرت صدیق رضہ کی کمر کے قریب رکھا گیا قاسم بن محمدؒ فرماتے ہیں میں حضرت عائشہ رضہ
کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کیا اماں جان مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کے دونوں
صاحبین کی قبر دکھایئے انہوں نے حجرہ کھولا تین قبریں نکلیں نہ زیادہ بلند تھیں اور نہ بالکل
زمین سے ملی ہوئیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر سب سے آگے تھی حضرت صدیق رضہ کی
حضورؐ کے سر کے نیچے اور حضرت فاروق کا سر مبارک حضورؐ کے قدموں میں تھا حضرت
صدیق رضہ کی قبر بعینہٖ حضورؐ کی قبر کی مانند بنائی گئی اسپر پانی بھی چھڑکا گیا حضرت عائشہ رضہ اور
دیگر خواتین اسلام نے قبر پر کھڑے ہو کر نوحہ کرنا (رونا پیٹنا) شروع کیا حضرت عمر رضہ نے
دروازہ پر کھڑے ہو کر انکو نوحہ کرنے سے منع کیا عورتوں نے انکار کیا حضرت عمر رضہ نے ہشام رضہ
بن ولید کو حکمدیا اُم فروہ حضرت صدیق رضہ کی ہمشیرہ کو باہر نکالکر لاؤ حضرت عائشہ رضہ نے

جب یہ حکم سنا تو فرمایا میں تمکو اپنے گھر میں نہ گھسنے دونگی حضرت عمر رضہ نے ہشام سے کہا جاؤ میرا کہنا مانو اور انکو زبردستی نکالکر لاؤ ہشام اندر گئے اور اُمّ فروہ کو باہر نکالکر لائے حضرت عمر رضہ نے انکو درّے مارے یہ دیکھکر دیگر نوحہ کرنے والی عورتیں منتشر ہوگئیں۔

حضرت صدیق رضہ کی وفات پر یہ شعر کہے گئے۔

وکلّ ذی ابلٍ موروث	وکُلّ ذی سلبٍ مسلوبٌ
اونٹوں والے کی وراثت لیجاتی ہے	ہر مردے کے کپڑے اتارے جاتے ہیں
وکل ذی غیبۃٍ یؤوبُ	وغائبُ الموتِ لا یؤوبُ
جو شخص گھر سے غائب ہوجائے لوٹ آتا ہے	لیکن مرنے والا نہیں لوٹتا

حضرت صدیق رضہ کی زبان پر آخری کلمہ یہ تھا

تَوَفَّنِیْ مُسْلِماً وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ یا اللہ مجھکو حالتِ مسلمانی میں مار اور مجھکو نیک لوگوں میں ملا۔

آپکا حلیہ حضرت عائشہ رضہ نے فرمایا حضرت ابوبکر صدیق رضہ کا حلیہ یہ تھا سفید رنگ دُبلے تپلے ہلکے رخساروں والے کم اندار کمر۔ تہ بند ٹھہر نہیں سکتی تھی نیچے کرکے تہبند باندھتے تھے۔ چہرے پر رگیں نمایاں تھیں۔ آنکھیں دھنسی ہوئیں۔ کشادہ پیشانی ابوزید کی روایت میں حلیہ اس طرح درج ہے۔ سفید رنگ زردی ملی ہوئی۔ خوبصورت قدوقامت دُبلے پتلے کم اندار کمر چہرے کی رگیں کشادہ آنکھیں دھنسی ہوئی داڑھی میں مہندی لگانے حضرت صدیق رضہ کی وفات کے وقت آپ کے والد ماجد حضرت ابو قحافہ رضہ مکہ میں زندہ تھے جب انکو خبر ملی تو فرمایا مجھکو بڑی مصیبت پہنچی۔

حسب نسب حضرت ابوبکر صدیق رضہ کا اصل نام حضرت عبداللہ ہے آپکو عتیق اس واسطے کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے فرمایا تھا اَنْتَ عتیق من النّار (تم عتیق ہو یعنی دوزخ سے آزاد) حضرت عائشہ رضہ سے سوال کیا گیا حضرت ابوبکر رضہ کا نام عتیق کیوں رکھا گیا فرمایا ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپکی طرف دیکھا فرمایا ھٰذَا عَتِیْقُ اللّٰہِ مِنَ النَّارِ (یہ خدا کا عتیق ہے جسکو خدا نے دوزخ سے آزاد کیا ہے) حضرت صدیق رضہ کے والد ماجد کا نام عثمان اور کنیت ابو قحافہ ہے پس یہ شجرہ نسب ہوا ابوبکر عبداللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرّہ بن کعب بن لوی بن

غالب بن فہر بن مالک آپکی والدہ ماجدہ کا نام ام الخیر بنت صخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ - آپکی والدہ ماجدہ ام الخیر کا نام سلمیٰ ہے حضرت ابو بکر رضؓ کے دو بھائی اور تھے ان تینوں کے نام یہ ہیں عتیق - معتق - عتیق -

آپکی بیویاں

حضرت ابو بکر رضؓ نے زمانۂ جاہلیت میں قتیلہ نامی ایک عورت سے شادی کی اسکا شجرۂ نسب یہ ہے - قتیلہ بنت عبد العزیٰ بن عبد بن اسعد بن جابر بن مالک بن حبل بن عامر بن لوی اس سے حضرت عبد اللہ اور اسمار پیدا ہوئی (عبد اللہ بیٹے کا نام اور اسمار بیٹی کا نام) زمانۂ جاہلیت میں ایک اور عورت مسماۃ ام رُوماں سے بھی شادی کی اسکا شجرۂ نسب یہ ہے - اُم رومان بنت عامر بن عمیرہ بن ذہل بن دُھمان بن حارث بن غنم بن مالک بن کنانہ اس سے حضرت عبد الرحمٰن اور حضرت عائشہ رضؓ پیدا ہوئیں زمانۂ جاہلیت کی عورتوں سے یہ چار اولاد تھی زمانۂ اسلام میں آپنے حضرت اسمار رضؓ بنت عُمیس سے شادی کی یہ پہلے حضور صؐ کے چچا زاد بھائی جعفر بن ابی طالب کے نکاح میں تھیں (پھر بیوہ ہو گئیں کیونکہ حضرت جعفر رضؓ غزوۂ موتہ میں شہید ہو گئے تھے) حضرت اسمار رضؓ کا شجرۂ نسب یہ ہے اسمار بنت عُمیس بن معد بن تیم بن حارث بن کعب بن مالک بن قحافہ بن عامر بن ربیعہ بن عامر بن مالک بن نسر بن وہب اللہ بن شہران بن عفرس بن حلف بن افتل اس سے محمد رضؓ پیدا ہوئے زمانۂ اسلام میں آپنے ایک اور خاتون مسماۃ حبیبہ سے شادی کی انکا شجرۂ نسب یہ ہے حبیبہ بنت خارجہ بن زید بن ابی زہیر جو حارث بن خزرج کے خاندان سے ہیں -

جب حضرت ابو بکر رضؓ نے انتقال فرمایا تو یہ حاملہ تھیں وفات کے بعد انکے بطن سے ایک لڑکی پیدا ہوئی جسکا نام ام کلثوم رکھا گیا -

قُضاۃ عُمّال اور کاتبین کے نام

حضرت ابو بکر رضؓ جب مسند خلافت پر بیٹھے ہیں تو حضرت ابو عبیدہ رضؓ آپکے وزیر مال مقرر ہوئے یعنی محکمۂ جزیہ آپ کے ماتحت تھا حضرت عمر رضؓ کو قاضی مقرر کیا ایک سال انکی عدالت میں کوئی مقدمہ نہیں آیا صرف ایک سال تک حضرت عمر رضؓ کا یہ عہدہ رہا آپ کے کاتب (محررین اور منشی) حضرت زیدؓ بن ثابت - حضرت عثمان بن عفان تھے -

شمار	نام عامل	کس علاقہ پر	کیفیت
۱	عتاب بن اسید	مکہ معظمہ	

۲	عثمان بن ابی العاص	طائف
۳	مہاجر بن ابی امیہ	صنعار (یمن)
۴	زیاد بن لبید	حضرموت
۵	یعلیٰ بن امیہ	خولان
۶	ابو موسیٰ اشعری	زبید و امع
۷	معاذ بن جبل	جُنَد
۸	علار بن حضرمی	بحرین

فوجی افسر

شمار	نام افسر	کس علاقہ پر	کیفیت
۱	جریر بن عبداللہ	نجران	
۲	عبداللہ بن ثور	جُرُش	
۳	عیاض بن غنم فہری	دومۃ الجندل	
۴	ابو عبیدہ	شام	
۵	شرجبیل بن حسنہ	؍؍	
۶	یزید بن ابی سفیان	؍؍	
۷	عمرو بن عاص	؍؍	
۸	خالد بن ولید	؍؍	یہ چاروں افسر حضرت خالد رضؓ بن ولید کے ماتحت

اخلاق بڑے سخی، بڑے نرم دل اور انساب عرب کے عالم۔
آپ کی انگوٹھی کا نقش یہ تھا نعم القادر اللہ (سب سے اچھا قادر اللہ ہے)
آپ کے والد حضرت ابو قحافہ رضؓ آپ کی وفات کے بعد صرف چھ مہینے زندہ رہ سکے حضرت
ابو قحافہ رضؓ نے سلسہ ھ میں ۹۷ ستانوے سال کی عمر میں مکہ معظمہ میں وفات پائی۔

وصیت نامہ

حضرت ابو بکر صدیق رضؓ نے اپنے مرض وفات میں اپنے بعد خلافت کی تولیت حضرت

عمر رضؓ بن خطاب کے حق میں لکھدی۔ تولیت لکھتے وقت حضرت عبدالرحمٰن رضؓ بن عوف کو طلب کیا فرمایا عمر کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے حضرت عبدالرحمٰن رضؓ بن عوف نے عرض کیا بہترین شخص ہے اور اسکے متعلق آپکی رائے صائب ہے لیکن اس میں سختی ہے حضرت ابوبکر رضؓ نے فرمایا وہ اسلئے سخت ہے کہ مجھکو نرم دل پاتا ہے جب خلافت کا بوجھ اسپر پڑیگا تو خود بخود نرم دل ہو جائے گا اور اسکی سختی کا اکثر حصہ ختم ہو جائیگا تمنے دیکھا کہ جب میں کسی پر سختی کا اظہار کرتا ہوں تو وہ نرمی اختیار کرتا ہے اور جب میں کسی سے نرمی کرتا ہوں تو وہ سخت ہو جاتا ہے تم کسی سے اسکا ذکر نہ کرنا اسکے بعد حضرت عثمان رضؓ بن عفان کو طلب کیا ان سے کہا عمر کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے حضرت عثمان رضؓ نے عرض کیا اللہ گواہ ہے کہ اسکا باطن ظاہر سے اچھا ہے ہم میں اس جیسا بہترین شخص نہیں حضرت ابوبکر رضؓ نے فرمایا تم کسی سے اسکا ذکر نہ کرنا۔ جاؤ۔

حضرت ابوبکر رضؓ نے اپنے نہاں خانہ سے سر مبارک نکالا حضرت اسماء رضؓ بنت عمیس نے آنکو پکڑ رکھا تھا آپنے مسلمانوں سے خطاب کیا جسکو میں تمہارا خلیفہ بناؤں تم اسکو پسند کروگے مینے اپنی طرف سے بہترین رائے ظاہر کرنے کی کوئی کسر اٹھا نہ رکھی اور نہ مینے اپنا کوئی رشتہ دار تمہارا بادشاہ مقرر کیا ہے میں عمر رضؓ بن خطاب کو تمہارا والی اور خلیفہ مقرر کرتا ہوں تم اسکا حکم ماننا اور اسکی اطاعت کرنا سب مسلمانوں نے بالاتفاق کہا ہمیں منظور ہے ہم حضرت عمر رضؓ کی ضرور اطاعت کرینگے۔

حضرت ابوبکر رضؓ نے حضرت عثمان رضؓ کو خلوت میں بلایا اور کہا لکھو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان ہے
هذا ما عهد ابوبکر بن ابی قحافة الی	یہ ابوبکر کا وصیت نامہ ہے مسلمانوں کے نام
المسلمین اما بعد قد استخلفت علیکم	مینے عمر رضؓ بن خطاب کو تمہارا والی مقرر کیا ہے مینے
عمر بن الخطاب ولم آلکم خیرًا	تمہارے ساتھ بھلائی کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی

حضرت ابوبکر رضؓ نے حضرت عثمان رضؓ سے پوچھا مجھے سناؤ تمنے کیا لکھا ہے حضرت عثمان رضؓ نے سنایا تو حضرت ابوبکر رضؓ نے اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا۔

حضرت عبدالرحمٰن رضؓ بن عوف نے حضرت ابوبکر رضؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا الحمد للہ آج آپ اچھے معلوم ہوتے ہیں حضرت ابوبکر رضؓ نے فرمایا کیا تم مجھکو اچھا دیکھتے ہو عرض کیا جی ہاں حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے فرمایا مینے اپنے نزدیک بہترین شخص کو تمہارا والی مقرر کیا ہے

تم میں سے ہر شخص متمنی تھا کہ وہ بادشاہ مقرر ہو تم دیکھ رہے ہو کہ دنیا مسلمانوں کیطرف بڑھتی آرہی ہے حتی کہ تمنے ریشم کے پردے لٹکائے اور دیباج کے بستر ے بنائے اور صوف کے کپڑوں پر سونے سے تمکو درد اٹھتا ہے جیسا کہ تم کانٹوں پر سونے سے تکلیف اُٹھاتے ہو خدا کی قسم بغیر کسی جرم کے تمہاری گردن اُڑا دیجائے تو بہتر ہے بہ نسبت اسکے کہ تم دنیا کے عیش میں غرق ہو جاؤ سب سے پہلے کل تم گمراہ ہو گے (یعنی دنیا کے عیش میں مصروف ہو جاؤ گے) اور لوگوں کو دائیں بائیں چلنے سے روکو گے۔

حضرت ابو بکر رضہ کی وفات کے بعد مسلمانوں کے درمیان حضرت عمر رضہ بیٹھے ہوئے تھے آپ کے ہاتھ میں درخت کی ایک شاخ تھی آپکے پاس حضرت ابو بکر رضہ کا آزاد کردہ غلام شدید تھا جسکے ہاتھ میں حضرت ابو بکر رضہ کا وہ صحیفہ تھا جسمیں حضرت عمر رضہ کو مسلمانوں کا خلیفہ مقرر کیا گیا حضرت عمر مسلمانوں سے کہہ رہے تھے حضرت ابو بکر رضہ کا حکم مانو اور انکی اطاعت بجالاؤ کیونکہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے مسلمانوں کی بہتری کیلئے کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی۔

حضرت صدیق رضہ خلیفہ ہونے سے پہلے تاجر تھے اور مقام سُنُح میں رہتے تھے پھر مدینہ میں منتقل ہو گئے۔

حضرت عائشہ رضہ فرماتی ہیں میرے والد ماجد اپنی زوجہ حبیبہ بنت خارجہ کے پاس مقام سُنُح میں رہتے تھے آپنے کھجور کی ٹہنیوں اور پتوں کا ایک حجرہ بنا رکھا تھا اس میں رہتے تھے خلیفہ ہونے کے بعد چھ ماہ تک سُنُح میں رہے ہر روز وہاں سے کبھی پیدل آتے اور کبھی گھوڑے پر بدن پر صرف ایک پھٹی ہوئی چادر ہوتی اور ایک تہبند بندھی ہوئی اسی حالت میں مدینہ آتے اور فرض نمازوں میں شامل ہوتے نماز عشاء پڑھکر پھر سُنُح چلے جاتے جب جماعت میں شامل نہ ہو سکتے وہ نماز حضرت عمر رضہ پڑھاتے جمعہ کے روز یہ معمول ہوتا کہ تقریبًا گیارہ بجے تک آپنے سر اور داڑھی پر مہندی لگاتے پھر نماز جمعہ سے کسیقدر پہلے مدینہ میں آتے اور جمعہ پڑھاتے ذریعہ معاش تجارت تھا ہر روز بازار میں جاکر خرید و فروخت کرتے آپ کے پاس بکریوں کا ایک ریوڑ بھی تھا بسا اوقات بستی کے لوگوں کیلئے بکریاں دوہتے جب آپ خلیفہ مقرر ہو گئے تو بستی کی ایک لونڈی نے کہا اب ہماری بکریاں کون دوہیگا حضرت ابو بکر رضہ نے سن لیا فرمایا میں دوہونگا۔ میرا خیال ہے کہ بارِ خلافت اُٹھانے سے میرے پہلے معمول میں فرق نہیں آئیگا خلافت کے بعد چھ ماہ تک آپکا یہی معمول رہا پھر آپنے اپنے معمول پر نظر ثانی کی فرمایا دوکام

نہیں ہو سکتے تجارت بھی کروں اور خلافت کا کام بھی۔ صرف ایک کام اچھی طرح ہو سکتا ہے۔ میرے اہل و عیال کیلئے بھی کچھ خرچ چاہیئے یہ کہکر آپنے تجارت کا مشغلہ چھوڑ دیا اور بیت المال سے صرف اتنا خرچ لیا کہ آپکے گھر والوں کو کافی ہو سکے۔ مسلمانوں کیلئے آپکے لئے بیت المال سے ایک سال کیلئے چھ ہزار درہم مقرر ہوگئے (ایک درہم ۴۴ پائی کے قریب ہوتا ہے) جب آپکی وفات قریب ہوئی تو حکم دیا بیت المال کا جتنا مال ہمارے پاس ہے سب بیت المال میں واپس کردو میں بیت المال کا کچھ مال لینا نہیں چاہتا میں اپنے فلاں مکان میں رہنا چاہتا ہوں اسکے بعد یہ اشیاء حضرت عمر رضہ کے حوالہ کیگئیں۔ چند چکیاں۔ ایک غلام۔ ایک چادر جسکی قیمت تقریبًا پانچ درہم تھی حضرت عمر رضہ نے فرمایا آپکے بعد اب میں تکلیف اٹھاؤں گا۔

حضرت ابو بکر صدیق رضہ نے حکمدیا اندازہ لگاؤ کہ جب سے مینے خلافت سنبھالی ہے بیت المال کا کتنا مال خرچ کیا ہے اندازہ لگایا گیا کہ تقریبًا آٹھ ہزار درہم (ایک درہم ۴۴ پائی کے قریب ہوتا ہے) خرچ کئے ہیں آپنے حکمدیا یہ سب خرچ میرے مال سے ادا کرو۔

حضرت طلحہ رضہ بن عبید اللہ حضرت ابو بکر رضہ کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کیا آپنے عمر کو مسلمانوں کا خلیفہ مقرر کیا ہے حالانکہ وہ بہت سخت ہے آپ اسکی سختی سے واقف ہیں اب مسلمانوں کا کیا حشر ہوگا کہ عمر جیسا متشدد والی انکو ملا ہے اور آپ خدا کو کیا جواب دینگے کہ وہ آپ سے سوال کرے گا کہ تمنے اپنی رعیت سے کیا سلوک کیا حضرت ابو بکر رضہ لیٹے ہوئے تھے حکمدیا مجھے بٹھاؤ۔ لوگوں نے بٹھایا۔ حضرت طلحہ رضہ سے خطاب کیا کیا تم مجھکو خدا سے ڈراتے ہو جب خدا مجھسے سوال کرے گا تو میں جواب دونگا کہ میں نے تیری مخلوق پر تیری مخلوق کے بہترین شخص کو والی مقرر کیا ہے۔

حضرت عمر رضہ نے آپکے جنازہ کی نماز پڑھائی اور اسی شب کو آپکو دفنا دیا گیا صبح اٹھکر حضرت عمر رضہ نے پہلا یہ کام کیا کہ منبر پر کھڑے ہوکے مسلمانوں سے کہا میں چند کلمات کہتا ہوں تم انپر آمین کہنا تمام عرب اس اونٹ کیطرح ہیں جسکی ناک میں نکیل پڑی ہوئی ہے اور وہ اپنے کھینچنے والے کے پیچھے بغیر کسی پس و پیش کے چلا جاتا ہے اب کھینچنے والے کو چاہیئے کہ وہ دیکھے اپنے اونٹ کو کسطرف کھینچکر لیجارہا ہے رب کعبہ کی قسم میں مسلمانوں کو صحیح راستہ پر لے جاؤں گا۔

حضرت عمر رضہ کا پہلا کارنامہ

حضرت عمر فاروق رضہ نے سب سے پہلے یہ فرمان لکھا ابو عبیدہ رضہ

بن جراح کے نام میں تمکو خالد رضہ بن ولید کے لشکر پر قائد اعظم مقرر کرتا ہوں اور خالد رضہ کو معزول کرتا ہوں خدا سے ڈرو کیونکہ وہی باقی رہیگا اور سب چیز فنا ہو جائیگی خدا ہی نے ہمکو گمراہی سے نکالکر ہدایت میں ڈالا تم مسلمان لشکریوں کے حقوق ادا کرو صرف غنیمت کے خاطر مسلمانوں کو دشمن کیطرف مت دھکیلو ایسی منزل میں لشکر نہ اُتارو جہاں سے نکلنے کا راستہ نہ ہو مسلمانوں کی قلیل تعداد کو دشمن کی کثیر تعداد کے مقابلہ میں مت بھیجو۔ جان بوجھکر مسلمانوں کو ہلاکت کے گڑھے میں نہ ڈالو خدا نے مجھکو تمہارے ساتھ آزمایا ہے اور تمکو میرے ساتھ پس اپنی آنکھ دنیا سے پھیر لو۔ اور اپنا دل وہاں سے ہٹالو۔ ورنہ تم اسیطرح ہلاک ہو جاؤ گے جسطرح تم سے پہلے گذشتہ قومیں ہلاک ہو گئی تھیں تم اُنکے عبرتناک انجام سے باخبر ہو۔

سب سے پہلے یہ سرکاری وفد حضرت ابو بکر رضہ کی وفات کی خبر شام میں لایا۔ حضرت شداد بن اوس انصاری محمیہ رضہ بن جزئی بر قاء اس وقت مسلمان یاقوصہ میں عیسائیوں سے برسرپیکار تھے انہوں نے خبر چھپالی حتیٰ کہ مسلمان عیسائیوں پر ظفریاب ہو جائیں یہ رجب کا واقعہ ہے انہوں نے حضرت ابو عبیدہ رضہ کو باخبر کیا ہے کہ حضرت ابو بکر رضہ وفات پا گئے ہیں اور شام کی لڑائیوں کا افسر انکو مقرر کیا گیا ہے اور حضرت خالد رضہ بن ولید کو معزول کیا جاتا ہے۔

(طبری صفحات از ۷۴ تا ۷۸ جلد ۴)

خلافت راشدہ

حضرت سفینہ رضہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا خلافت (اَنتہ اسلامیہ کے مطابق حکومت) (صرف) تیس ۳۰ سال رہیگی اسکے بعد یہ خلافت ملکت و سلطنت بنجائے

(صحاح ستہ)

حضرت ابو عبیدہ رضہ بن جراح سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارے دین اسلام کی ابتدا نبوۃ و رحمت سے ہوئی ہے (یعنی شروع سلطنت احکام اسلام ا خدا کی رحمت کے ساتھ ہوگی) اسکے بعد (یعنی میرے بعد) خلافتِ راشدہ و رحمت ہو جائے گی ا بعد (یعنی خلفاء راشدین حضرت صدیق رضہ حضرت عمر رضہ حضرت عثمان رضہ حضرت علی رضہ کے بعد) ع طرز کی سلطنت اور زبردستی حاصل کی ہوئی حکومت بنجائیگی۔

حضرت جابر رضہ بن سمرہ سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ دینِ اسلام غا

رہیگا اور جو شخص (کافر) انسے (لڑنے کا) قصد کرے گا مغلوب ہوگا ان میں بارہ[12] خلیفے ہوں گے یہ سب قریش سے ہوں گے۔ (صحیحین وغیرہما)

صحیح مسلم کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں بارہ خلیفہ کے زمانہ میں اسلام بہت غالب رہیگا ابوداؤد کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں بارہ خلیفہ کے زمانہ میں اسلام قائم رہیگا ان بارہ خلیفوں کے جھنڈے کے نیچے سب مسلمان اتفاق سے جمع ہو جائیں گے۔

قاضی عیاض رح فرماتے ہیں ان احادیث سے مراد یہ ہے کہ اس عہد میں اسلام کی شوکت وقوت قائم رہیگی اور مسلمانوں کے سب کام اتفاق و یک جہتی سے قائم رہینگے خلافت راشدہ اور بنو امیہ کے عہد میں اسلام کو بہت عروج حاصل ہوا اور چاروں طرف سلطنت اسلامیہ پھیلگی۔ حتی کہ ولید بن یزید کے زمانہ میں اضطراب اٹھا اور فتنے پھیلے دولت عباسیہ قائم ہوئی اور انہوں نے بنو امیہ کا کلیتہً استیصال کر دیا۔

حضرت شیخ الاسلام ابن حجر صحیح بخاری کی شرح میں فرماتے ہیں ان احادیث کی تشریح میں قاضی عیاض کا بیان بہت خوب ہے بعض احادیث صحیحہ سے اسکی تاکید ہوتی ہے فرمایا اجماع سے مراد یہ ہے کہ اس زمانہ میں کل مسلمان ان خلیفوں کی بیعت برضا و خوشی قبول کرلینگے اور خلوص سے اطاعت بجالائینگے حضرت ابوبکر رض حضرت عمر رض حضرت عثمان رض حضرت علی رض کے عہد تک کام خوب چلتا رہا۔ حتی کہ صفین کی لڑائی میں دو حَکَم مقرر ہوئے اُس روز سے حضرت امیر معاویہ رض کو خلیفہ کا خطاب دیا گیا اسکے بعد حضرت حسن رض کے عہد میں مسلمانوں نے بالاتفاق حضرت امیر معاویہ کی بیعت قبول کرلی پھر حضرت امیر معاویہ رض کی وفات کے بعد اُن کے صاحبزادے یزید کے عہد میں مسلمانوں نے بالاتفاق اسکی حکومت کو تسلیم کر لیا حضرت حسین رض کی سلطنت قائم نہو سکی بلکہ وہ شہید کر دیئے گئے یزید کے مرنے کے بعد پھر اختلاف رونما ہوا اور مسلمانوں میں خانہ جنگی شروع ہوئی حتی کہ حضرت عبداللہ رض بن زبیر رض کی شہادت کے بعد عبدالملک بن مروان کی بیعت کل مسلمانوں نے بالاتفاق قبول کرلی۔ اسکے بعد عبدالملک کی چار اولاد ولید۔ سلیمان۔ یزید اور ہشام کی خلافت کو بھی مسلمانوں نے بالاتفاق قبول کیا سلیمان اور یزید کے درمیان حضرت عمر رض بن عبدالعزیز ہوئے خلفاء راشدین کے بعد یہ سات خلیفہ ہوئے بارہواں خلیفہ ولید بن یزید بن عبدالملک ہے جب اسکا چچا ہشام مرگیا تو مسلمانوں نے بالاتفاق اسکی بیعت قبول کرلی۔ وہ تقریباً چار سال تک خلیفہ رہا۔ اسکے بعد انتشار ہوا اور اسکو قتل کر دیا گیا اُس وقت سے مسلمانوں میں پھوٹ پیدا ہوئی فتنے

اُٹھنے اور حالات بدلنے لگے اُسکے بعد مسلمانوں نے بحیثیت مجموعی کسی خلیفہ کی اطاعت قبول نہ کی اسلئے کہ یزید بن ولید جسنے اپنے چچازاد ولید بن یزید پر خروج کیا تھا۔ کی سلطنت زیادہ دیر تک قائم نہ رہی بلکہ اسکے مرنے سے پہلے اُسکے باپ کے چچازاد بھائی نے مروان بن محمد بن مروان نے اسکے خلاف علم بغاوت کھڑا کیا جب یزید مرگیا تو اُسکا بھائی ابراہیم والئے سلطنت بنا یہ مروان نے اسکو قتل کردیا۔ پھر مروان پر بنو عباس نے خروج کیا حتیٰ کہ مروان قتل کیا گیا پھر عباسی سلطنت کا پہلا خلیفہ سفاح بنا اسکی سلطنت بھی لمبے عرصہ تک نہ رہی کیونکہ بغاوت کرنے والے بہت تھے پھر اسکا بھائی منصور خلیفہ بنا اسکی مدت سلطنت لمبی ہوئی لیکن مغرب اقصیٰ کل علاقہ اسکے ہاتھ سے جاتا رہا۔ کیونکہ مروانی تمام اندلس پر غالب آگئے۔ مروانیوں کو بھی اندلس میں خلیفہ تسلیم کیا گیا اسکے بعد مسلمانوں میں افراط تفریط شروع ہوئی اور خلافت کا صرف نام رہگیا حالانکہ عبدالملک بن مروان کے خاندان کے عہد میں تمام روئے زمین پر مشرق مغرب شمال اور جنوب میں انکی خلافت کا ڈنکا بجتا تھا اور بلا شبہ اُن کے نام سے خطبے دئے جاتے تھے ہر چھوٹی سی چھوٹی امارۃ بھی خلافت کا احترام بجا لاتی تھی افراط تفریط کی حد ہوگئی کہ پانچویں صدی میں اندلس کے اندر چھ نفوس گذرے سب کے سب خلیفہ ہونے کا دعویٰ کرتے تھے حالانکہ مصر میں عبیدی اور بغداد میں عباسی خلافت کے دعویٰ دار تھے اسکے علاوہ اطراف ملک میں علوی اور خارجی بھی خلافت کا دعویٰ کرتے تھے۔

اس بیان کے بعد معلوم ہوا کہ حضورؐ نے فرمایا تھا کہ اسکے بعد ہرج اور چاروں طرف قتل عام شروع ہوجائے گا اس سے مراد یہی زمانہ ہے فتنوں کے خروج کا۔

بعض علماء فرماتے ہیں بارہ خلیفوں سے مراد یہ ہے کہ جمیع مدۃ اسلام میں قیامت تک صحیح معنوں میں صرف بارہ خلیفے ہوں گے جو شرع اسلام کے مطابق اپنی سلطنت چلائینگے اسکی تائید وہ حدیث کرتی ہے جو مسدد نے اپنی سند کبیر میں درج کی ہے کہ حضرت ابی خالدؓ سے مروی ہے اس امت کی ہلاکت سے پہلے ان میں بارہ خلیفے ہوں گے جو سب کے سب ہدایت اسلام اور دین حق کے مطابق حکومت کرینگے ان میں دو خلیفے اہل بیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوں گے اس بیان کے مطابق ہرج یعنی قتل عام سے مُراد قیامت کا قرب اور خروج دجال کا زمانہ ہے اس بیان کے مطابق بارہ خلیفوں کی فہرست یہ ہے چار خلفاء راشدین پھر حضرت حسنؓ حضرت امیر معاویہؓ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ یہ آٹھ ان میں مہدی عباسی کو بھی ملادو کیونکہ وہ بھی اپنے عہد میں بنو امیہ کے عمر بن عبدالعزیز کے مطابق تھا اسکے بعد طاہر عباسی کو بھی ملادو

کیونکہ وہ بھی بڑا عادل اور نیکدل خلیفہ تھا یہ سب دنیا سے رخصت ہوئے باقی دور ہے جن میں ایک مہدی ہے جو حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان سے ہے اور جسکا انتظار مسلمان بڑی شدت سے کر رہے ہیں۔ (تاریخ الخلفاء صفحات از ۵ تا ۶)

(ہمارے زمانہ میں ترکوں کی خلافت بھی ختم ہوگئی جنہوں نے بڑی شان و شوکت سے عیسائی سلطنتوں کو دبا رکھا تھا از مصنف)

خلافتِ عباسیہ

حضرت ابوہریرہ رضہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضہ سے ارشاد فرمایا تمہارے خاندان میں نبوۃ و مملکت ہوگی (حضرت عباس رضہ حضور ﷺ کے چچا ہیں) ترمذی میں حضرت عبداللہ بن عباس رضہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضہ سے کہا تم اور تمہارا صاحبزادہ کل میرے پاس آؤ تاکہ میں تمہارے حق میں ایسی دعا مانگوں جو تمکو اور تمہاری اولاد کو فائدہ دے حسب الحکم ہم دوسرے روز علی الصباح حضور ﷺ کی خدمت حاضر ہوئے آپنے ہمکو کمبل پہنایا پھر فرمایا۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَلِوَلَدِهٖ مَغْفِرَةً	یا اللہ عباس اور اس کے لڑکے کو بخشدے یہ بخشش
ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً لَا تُغَادِرُ ذَنْبًا	ایسی وسیع ہو جوان کے ظاہر و باطن پر غالب آجائے اور
اَللّٰهُمَّ احْفَظْهُ فِیْ وَلَدِہٖ	انکا کوئی گناہ نہ چھوڑے یا اللہ عباس کی اولاد میں سلطنت محفوظ رکھ

رزین العبوری نے آخر میں یہ الفاظ بھی بڑھائے ہیں۔

وَاجْعَلِ الْخِلَافَةَ بَاقِیَةً فِیْ عَقِبِهٖ	اور خلافت کو ان میں باقی رکھ۔

حضرت ابن عباس رضہ کی والدہ ماجدہ ام فضل بیان کرتی ہیں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گذری حضور ﷺ نے فرمایا تمکو ایک لڑکے کا حمل ہے جب یہ پیدا ہو تو میرے پاس لانا جب میںنے بچہ جنا تو میں اسکو حضور ﷺ کی خدمت میں لائی آپنے اُسکے داہنے کان میں اذان دی پھر بائیں کان میں اذان دی اور اسکو اپنا تھوک (لُعاب) پلایا اور اسکا نام عبداللہ رکھا پھر فرمایا اسکو لیجاؤ یہ خلیفوں کا باپ ہے میںنے اپنے خاوند حضرت عباس رضہ کو اسکی خبر دی وہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسکا ذکر کیا حضور ﷺ نے فرمایا بے شک وہ خلیفوں کا باپ ہے حتی کہ سفاح اور مہدی اسی سے ہوں گے حتی کہ اسکی اولاد سے وہ شخص پیدا ہوگا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام

کو نماز پڑھائے گا۔

حضرت عائشہ رضہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا عنقریب بنی عباس کو ایک جھنڈا حاصل ہوگا جبتک یہ شرع اسلام کے مطابق چلتے رہینگے۔ یہ جھنڈا انکے ہاتھ سے نہیں چھینا جائے گا۔ حضرت ابن عباس رضہ نے حضرت امیر معاویہ رضہ سے فرمایا اگر تمہاری سلطنت ایکدن ہوگی تو ہماری دو دن اور اگر تمہاری سلطنت ایکماہ ہوگی تو ہماری دو ماہ اگر تمہاری حکومت ایک برس ہوگی تو ہماری دو برس۔ (تاریخ الخلفا صفحہ ۶-۷-۸)

حضورؐ کی وہ چادر جو مقتدر عباسی کے زمانہ تک رہی

حضرت کعبؓ بن زہیر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اپنا وہ مشہور قصیدہ سنایا جسکی ابتدا یہ ہے بانت سعاد تو حضورؐ نے انکو اپنی چادر مرحمت فرمائی حضرت امیر معاویہ رضہ نے اپنے عہد خلافت میں حضرت کعبؓ کو لکھا حضورؐ کی یہ چادر میرے ہاتھ فروخت کردو اور اسکی قیمت دس ہزار درہم لے لو (ایک درہم ۴ ۴ پائی کے قریب ہوتا ہے) حضرت کعبؓ نے انکار کیا۔ حضرت کعبؓ وفات پاگئے تو حضرت امیر معاویہ رضہ نے انکی اولاد کو بیس ہزار درہم دئے اور چادر اُسنے خریدلی۔ یہ چادر جسکو تمام خلیفہ زیب تن کرتے رہے بنو امیہ سے منتقل ہوکر بنو عباس میں آگئی۔

امام ذہبی اپنی تاریخ میں فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک میں جب اہل ایلہ کو امان لکھکر دیا تو اسکے ساتھ انکو اپنی چادر بھی عطا فرمائی جسکو سفاح عباسی نے تین سو دینار میں خرید لیا۔ حضرت امیر معاویہ رضہ نے جس چادر کو خریدا تھا وہ دولت بنی امیہ کے زوال کے وقت گم ہوگئی تھی۔

حضرت عروہ رضہ بن زبیر سے مروی ہے جس چادر کو پہنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفود کا استقبال کرتے تھے حضرمی تھی اسکا طول چار ذراع عرض دو ذراع اور ایک بالشت تھا وہ خلیفوں کے پاس رہی بالکل کہنہ اور پرانی ہوگئی خلفا اسکو کپڑوں میں لپیٹ کر اضحیٰ و فطر کی عیدوں میں زیب تن کرتے تھے یہ چادر ہر خلیفہ کے پاس وراثت میں آتی یہ اسکو جلوسوں میں پہنکر اپنے کندھوں پر رکھتے جب مقتدر عباسی قتل ہوا تو اُسوقت یہ چادر اُسکے بدن کے خون سے آلود ہوگئی تھی فتنۂ تاتار میں گم ہوگئی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ہ

عجیب و غریب باتیں

ابن جوزی رح بیان کرتے ہیں صولی کا قول کہ ہر چھٹا خلیفہ مخلوع ہوتا ہے (لوگ اسکو تخت سے اتار دیتے ہیں) سنو! نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت صدیق رض حضرت فاروق رض حضرت عثمان رض حضرت علی رض حضرت حسن رض برضا و خوشی خلافت سے دست بردار ہو گئے اور حضرت امیر معاویہ رض سے بیعت کر لی۔

حضرت امیر معاویہ رض یزید بن معاویہ رض معاویہ بن یزید۔ مروان۔ عبدالملک بن مروان عبداللہ بن زبیر شہید ہو گئے

ولید۔ سلیمان۔ عمر بن عبدالعزیز۔ یزید۔ ہشام۔ ولید کو تخت سے اتارا گیا اسکے بعد بنو امیہ کی سلطنت درہم برہم ہو گئی۔

سفاح عباسی۔ منصور۔ مہدی۔ ہادی۔ ہارون رشید۔ امین کو قتل کر دیا گیا۔

مامون۔ معتصم۔ واثق۔ متوکل۔ منتصر۔ مستعین کو تخت سے اتارا گیا

معتز۔ مہتدی۔ معتمد۔ معتضد۔ مکتفی۔ مقتدر کو دو دفعہ تخت سے اتارا گیا پھر قتل کر دیا گیا۔

قاہر۔ راضی۔ متقی۔ مستکفی۔ مطیع۔ طائع کو تخت سے اتار دیا گیا۔

قادر۔ قائم۔ مقتدی۔ مستظہر۔ مسترشد۔ راشد کو تخت سے اتار دیا گیا۔

ہمارا قول ہے کہ ہر چھٹا بادشاہ ضرور معزول ہوتا ہے اور اگر اس دوران میں مثلاً دوسرا یا تیسرا بادشاہ معزول ہو جائے تو اس سے ہم پر حرف نہیں آتا کیونکہ ہمارا دعویٰ ہے کہ ہر چھٹا بادشاہ ضرور معزول ہوتا ہے حساب لگا لو ہمارا یہ دعویٰ بالکل صحیح ہے۔

فتنۂ تاتار کے بعد خلافت مصر میں منتقل ہو گئی اسکا پہلا خلیفہ حاکم۔ مستکفی۔ واثق۔ حاکم معتضد۔ متوکل کو تخت سے اتار دیا گیا۔

معتصم۔ اسکو پندرہ دن کے بعد اتار دیا گیا پھر متوکل کو بحال کیا گیا پھر اتارا گیا پھر واثق کو خلیفہ بنایا گیا پھر معتصم کو خلیفہ بنایا گیا پھر اسکو اتارا گیا اور متوکل کو بحال کیا گیا پھر مستعین کو خلیفہ بنایا گیا پھر معتضد کو پھر مستکفی کو پھر قائم کو اتار دیا گیا۔

آخری خلیفہ عباسی مستنجد ہے یہ اکیاونواں خلیفہ ہے۔

عباسیوں کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ ابتداء۔ اوسط اور خاتمہ ہیں۔ ابتداء منصور اوسط مامون

اور خاتمہ معتضد ہے۔

سفاح۔ مہدی امین کے علاوہ کل خلفار عباس لونڈیوں کے بطن سے ہیں۔
ہاشمیوں کے بطن سے صرف تین خلیفہ بنے ہیں۔ حضرت علی مرتضیٰ رض حضرت حسن رض۔ امین عباسی
علی کے نام سے صرف دو خلیفہ بنے ہیں حضرت علی مرتضیٰ رض علی مکتفی۔

حضرت ابوبکر صدیق رض پہلا خلیفہ ہیں جو اپنے والد ماجد کی زندگی میں تخت پر بیٹھے اور انہی کی زندگی میں وفات پائی۔ حضرت صدیق رض کے مخصوص کارنامے یہ ہیں سب سے پہلے بیت المال بنایا۔ قرآن مجید جمع کیا۔ اور اسکا نام مصحف رکھا۔

سب سے پہلے امیر المؤمنین کا خطاب حضرت عمر رض کو ملا انکے مخصوص کارنامے یہ ہیں ہاتھ میں دُرّہ لیا۔ ہجرۃ کی تاریخ بنائی۔ نماز تراویح کا اجرا کیا۔ دیوان بنایا (دفتر محاسبہ (حساب) عدا

حضرت عثمان غنی رض کے مخصوص کارنامے یہ ہیں شاہی جاگیر بنائی۔ نماز جمعہ میں دوسری اذان کا اجرا کیا۔ مؤذن کی تنخواہیں مقرر کیں۔ محتسب (خلاف شرع کام کرنے والوں کو درّے لگانیوالا) مقرر کیا۔ انکے عہد میں خطبہ کے دوران میں شور اٹھا۔

حضرت امیر معاویہ رض کے مخصوص کارنامے یہ ہیں۔ اپنی زندگی میں ولیعہد مقرر کیا۔ خادم خصی کئے حضرت عبداللہ ابن زبیر رض پہلے خلیفہ ہیں جنکے سامنے بادشاہوں کے سر کاٹ کر پیش کئے گئے۔

سب سے پہلے عبدالملک بن مروان نے سکہ پر اپنا نام کھدوایا۔
ولید بن عبدالملک نے حکم جاری کیا کہ میرا نام لیکر مت پکارو۔
عباسی خلفار نے سب سے پہلے اپنے لئے القاب جاری کئے۔
سب سے پہلے سفاح کے عہد میں بغاوت رونما ہوئی۔
سب سے پہلے منصور نے منجمین کا درجہ بڑھایا اور انکے احکام جاری کئے اور اسی نے عربوں کو ہٹاکر غیر عرب پہرے دار مقرر کئے مہدی نے کتابیں تصنیف کرنیکا حکم دیا۔
ہادی نے اپنے جلوس میں تلواریں اور نیزے لیکر چلنے کا حکم دیا۔
ہارون الرشید نے سب سے پہلے میدان میں صوالج کھیلا۔
امین نے سب سے پہلے خلیفۃ المسلمین کا لقب اختیار کیا۔
معتصم نے سب سے پہلے ترکوں کو دیوان میں مقرر کیا۔

متوکل نے سب سے پہلے اہل ذمہ (جزیہ ادا کرنیوالوں) کا لباس بدلنے کا حکم دیا۔
متوکل کے عہد میں ترکوں نے بادشاہوں کو تخت سے اتارنے اور قتل کرنے کا سلسلہ جاری کیا
مستعین نے سب سے پہلے آستین ڈھانکنے اور ٹوپیاں چھوٹا کرنے کا حکم جاری کیا۔
معتز نے سب سے پہلے سونے کا سنہری لباس پہنکر جلوس نکالا۔
سب سے پہلے معتمد کے حقوق غصب کیے گئے۔
مقتدر پہلا بادشاہ ہے جو بچپن میں تخت پر بیٹھا
راضی نے سب سے پہلے محکمۂ فوج اور مالی میں اصلاحات جاری کیں خود شعر کہے آخری بادشاہ جسنے خود خطبہ دیا اور ہمیشہ نماز پڑھائی ہمنشینوں کے ساتھ مصاحبت اختیار کی۔ آخری بادشاہ جسکے تمام امور خلافت اولیٰ (حضرت عمرؓ) کے مطابق چل رہے تھے۔

امام ذہبی فرماتے ہیں علوی فاطمی سلطنتیں دراصل مجوسی اور یہودی سلطنتیں تھیں انکو اسلام سے دور کا واسطہ بھی نہ تھا۔

ابن ساعی کہتے ہیں خلیفہ ظاہر (عباسی) کی بیعت میرے سامنے ہوئی ظاہر ایک خیمہ کے اندر سفید کپڑے پہنے ہوئے بیٹھا تھا اُسکے کندھے پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر پڑی تھی۔ وزیر اسکے سامنے منبر پر کھڑا تھا اور استاد دار اسکے نیچے وہ لوگوں سے بیعت لے رہا تھا بیعت کے الفاظ یہ تھے سیدنا و مولانا امام ابو نصر محمد ظاہر بامر اللہ کی بیعت کرتے ہیں جسکی طاعت بجانا تمام مخلوق پر فرض ہے کتاب اللہ اور سنت نبوی کے مطابق اور یہ کہ امیر المومنین کو اجتہاد کرنے کا حق حاصل ہے اور اسکے سوا کوئی خلیفہ نہیں۔ (تاریخ الخلفاء صفحہ ۹-۱۰)

حضرت صدیق رضؓ کے مختصر حالات

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ، والد کا نام ابو قحافہ عثمان۔ صحیح یہ ہے کہ عتیق آپکا لقب ہے نہ کہ نام۔ آپکو عتیق اسواسطے کہتے ہیں کہ آپ دوزخ سے آزاد ہیں بعض علماء کہتے ہیں اسلئے کہ آپ خوبصورت اور جمیل تھے تمام امت نے آپکو صدیق (مبالغہ کا صیغہ صداقت سے یعنی بہت ہی تصدیق کرنیوالا) کا نام دیا ہے۔ کیونکہ انہوں نے سب سے پہلے حضورؐ کی رسالت تسلیم کرنے میں سبقت کی اور ہمیشہ سچ بولتے رہے آپ سے کبھی کوئی شنیع حرکت سرزد نہیں ہوئی۔ اسلام میں آپکو اعلیٰ درجہ حاصل ہے۔ مثلاً حضورؐ کا معراج کفار نے آپ سے کہا تمہارا ساتھی کہتا کہ میں نے

رات کو آسمانوں کی سیر کی حضرت صدیق رضؓ نے فرمایا سچ کہتے ہیں حضورؐ کے ساتھ ہجرت کی حضورؐ کی خدمت کرنے کے لئے اپنے بال بچوں کو چھوڑ دیا۔ غار میں حضورؐ کے ساتھ رہے اور تمام راستہ میں رفاقت اختیار کی بدر اور حدیبیہ میں اپنا عزم صحیح ظاہر کیا جبکہ بہت سے مسلمان پیچھے رہ گئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا خدا نے اپنے ایک بندے کو دنیا میں رہنے یا آخرت کی طرف بڑھنے کا اختیار دیا ہے یہ سنکر حضرت صدیق رضؓ رو پڑے کہ حضورؐ کا آخری وقت آگیا ہے جس دن حضورؐ نے وفات پائی آپ ثابت قدم رہے مسلمانوں کو تسلی دی۔ سلطنت اسلامیہ کو مضبوط کرنے کے لئے سقیفہ میں لوگوں سے بیعت لی۔ حضرت اسامہ رضؓ بن زید رضؓ کے لشکر کو شام کی طرف بلا پس و پیش روانہ کیا حالانکہ اس وقت دار الخلافہ مدینہ میں اضطراب پھیلا ہوا تھا اور چاروں طرف سے متوحش خبریں آرہی تھیں۔ پھر سب سے بڑا اہم کام حضرت عمر رضؓ جیسے جلیل القدر ہستی کو اپنی زندگی میں مسلمانوں کا والی مقرر کیا اسکے علاوہ حضرت صدیق رضؓ کے بیشمار فضائل و مناقب ہیں۔

(یہاں تک یہ بیان امام نووی کا ہے)

آپکو عتیق اسواسطے کہتے ہیں کہ بھلائی کے کام میں سب سے آگے رہتے تھے بعض علماء فرماتے ہیں آپکو عتیق اسواسطے کہتے ہیں آپکا شجرۂ نسب بالکل صاف اور بے عیب ہے بعض علماء فرماتے ہیں پہلے آپکا نام عتیق تھا پھر عبد اللہ رکھا گیا۔ حضرت عائشہ رضؓ سے آپکے نام کے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا نام عبد اللہ ہے لیکن لوگ عتیق کہتے ہیں فرمایا حضرت ابو قحافہ رضؓ کے تین بیٹے تھے عتیق۔ معتق۔ معیتق۔

موسٰی نے کہا میں نے اپنے بیٹے طلحہ سے پوچھا حضرت ابو بکر رضؓ کو عتیق کیوں کہتے ہیں اسنے جواب دیا انکی والدہ ماجدہ کا کوئی بیٹا زندہ نہیں رہتا تھا سب مرجاتے تھے جب یہ پیدا ہوئے تو انکو بیت اللہ کے سامنے پیش فرمایا۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا عَتِيْقُكَ مِنَ الْمَوْتِ فَهَبْهُ لِيْ۔ یا اللہ یہ موت سے آزاد ہے یہ مجھے عطا فرما

حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں آپکے رشتہ داروں نے آپکا نام عبد اللہ رکھا لیکن عتیق مشہور ہوگیا۔ دوسری روایت میں ہے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکا نام عتیق رکھا۔

حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں ایک روز میں اپنے مکان میں بیٹھی ہوئی تھی اور صحن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام تشریف فرما تھے میں پردے کے پیچھے تھی کہ دفعۃً حضرت ابو بکر رضؓ تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ایسے شخص کو دیکھنا

چاہتا ہے جو دوزخ سے عتیق (آزاد) ہے وہ ابوبکر کو دیکھ لے گھر والوں نے آپکا نام عبداللہ رکھا تھا لیکن عتیق مشہور ہو گیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے ایک روز حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے حضور نے فرمایا ابوبکر خدا نے تمکو دوزخ سے آزاد کیا ہے اُس روز سے آپکا نام عتیق مشہور ہو گیا۔ لیکن آپکا نام صدیق (بہت سچ بولنے والا) کیوں مشہور ہوا اسکی وجہ یہ ہے کہ آپ زمانہ جاہلیت میں اس لقب سے مشہور تھے کیونکہ مشہور تھا کہ آپ سچ بولتے ہیں بعض اصحاب کہتے ہیں آپکا نام صدیق اس واسطے پڑا کہ آپ حضور کی تصدیق کرنے کے لئے سب سے پہلے سبقت کرتے جس شبکو معراج ہوا اُسی صبح سے آپکا نام صدیق پڑ گیا۔ مشرکین آپکے پاس آئے کہا تمہارا ساتھی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہتا ہے کہ شبکو اُس نے راتوں رات بیت المقدس کا سفر کیا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضور ایسا فرماتے ہیں انہوں نے کہا ہاں حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تصدیق کرتا ہوں کہ وہ بالکل سچ کہتے ہیں پس اس وجہ سے آپکا نام صدیق پڑ گیا۔

حضرت ابو وہب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب معراج سے مقام ذی طوی میں پہنچے تو حضرت جبریل سے فرمایا میری قوم اسکی تصدیق نہیں کرے گی حضرت جبریل نے جواب دیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تمہاری تصدیق کریں گے اور وہ صدیق ہے۔

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا گیا یا امیر المؤمنین ہمکو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے متعلق خبر دیجئے فرمایا یہ وہ شخص ہے جسکا نام خدا نے حضرت جبریل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ صدیق رکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں وہ ہمکو نماز پڑھاتے حضور نے ہمارا دینی پیشوا انکو پسند کیا پس ہم نے اپنی دنیا (حکومت) کیلئے بھی انکو پسند کیا۔

حضرت ابو یحییٰ فرماتے ہیں میں شمار نہیں کر سکتا کہ میں نے کتنی دفعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زبان سے خطبہ کے دوران میں یہ سنا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے ذریعہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام صدیق رکھا۔

حضرت حکم بن سعد فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قسم کھا کر کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے آسمان سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام صدیق اُتارا۔

ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد پہاڑ سے کہا ٹھہر جا اس وقت تیری پشت ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت سے دو سال اور کئی ماہ پیچھے حضرت ابوبکرؓ پیدا ہوئے کیونکہ جب حضورؐ نے انتقال فرمایا تو آپ کی عمر تریسٹھ سال تھی۔ حضرت ابوبکرؓ کی ولادت مکہ میں ہوئی صرف تجارت کیلئے وہاں سے باہر جاتے اپنی قوم میں بڑے مالدار تھے اور مروّت احسان کے لحاظ سے کامل اس وصف میں کمال درجہ حاصل کیا تھا جیسا کہ ابن دغنہ نے انسے کہا تم رشتہ داروں سے نیک سلوک کرتے ہو سچ بولتے ہو محتاجوں کو مالی امداد دیتے ہو مصیبت زدہ کا ہاتھ پکڑتے ہو مہمان کی خدمت بجالاتے ہو امام نووی فرماتے ہیں جاہلیت میں آپ قریش کے سرکردہ اشخاص میں سے تھے قوم انسے مشورہ لیتی تھی اور انکے محبوب نظر تھے اور انکے معاملات کو اچھی طرح جانتے تھے جب اسلام کا زمانہ آیا تو سب کاموں سے پہلے اسلام کو مقدم سمجھا نہایت خلوص دل سے اسلام میں داخل ہوئے۔

معروف بن خربوذ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکرؓ قریش کے معزز افراد سے گیارہویں شخص تھے جنہیں زمانۂ جاہلیت اور اسلام دونوں کو ناز ہے قتل اور دیتوں کے معاملات آپکے حوالہ ہوتے تھے یہ اسلیئے کہ قریش کا کوئی مستقل بادشاہ نہیں تھا جو سب کاموں کو سرانجام دیتا بلکہ انتظامی صورت یہ تھی کہ ہر قبیلہ کے سرکردہ شخص کے متعلق امور عامہ کا ایک محکمہ سپرد تھا بنو ہاشم کے ذمہ حاجیوں کو پانی پلانا اور وفود کا استقبال کرنا تھا۔ بنو عبدالدار کے پاس محکمۂ حجابت لواء اور ندوہ تھا یعنی بیت اللہ میں داخل ہونے کیلیئے ان سے درخواست کیجاتی تھی جب قریش کسی دشمن کے خلاف جھنڈا کھڑا کرتے تو بنو عبدالدار اسکو بلند کرتے جب کسی قوم سے کوئی معاہدہ کیا جاتا یا اسکے معاہدہ کو توڑا جاتا تو ندوہ میں جمع ہو کر یہ کام سرانجام دیا جاتا اور وہیں سے اسکا نفاذ ہوتا۔ اور یہ دارالندوہ بنو عبدالدار کی حویلی میں تھا۔

حضرت ابوبکرؓ جاہلیت میں سب سے زیادہ رحمدل اور درگذر کرنیوالے تھے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں بخدا حضرت ابوبکرؓ نے زمانۂ جاہلیت و اسلام دونوں زمانوں میں کبھی شعر نہ کہا انہوں نے اور حضرت عثمان غنیؓ نے جاہلیت ہی میں شراب پینا ترک کر دیا تھا۔ ابو نعیم نے سند جید سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے زمانۂ جاہلیت میں اپنے نفس پر شراب پینا حرام کر لیا تھا حضرت ابو العالیہؓ سے مروی ہے صحابۂ کرام کے ایک کھلے مجمع میں حضرت ابوبکرؓ سے سوال کیا گیا آپنے زمانۂ جاہلیت میں شراب پی تھی آپنے فرمایا اعوذ باللہ (یعنی مینے کبھی شراب نہیں پی) عرض کیا گیا کیوں فرمایا اپنی آبرو بچانے اور اپنی مروّت کی حفاظت کیلیئے اسلئے کہ جو شخص شراب پیتا ہے

اسکی آبرو اور مروت جاتی رہتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی آپ نے فرمایا ابو بکر نے سچ کہا۔ ابو بکر نے سچ کہا (دو دفعہ)

ابن سعد میں ہے ایک شخص نے حضرت عائشہ رضہ سے سوال کیا مجھکو حضرت ابو بکر رضہ کا حلیہ بتلائیے فرمایا سفید رنگ دبلے پتلے۔ رخسار ہلکے۔ لچکدار کمر۔ آزار بند ٹھہرتی نہ تھی۔ اسلئے نیچے باندھتے تھے۔ چہرے کی رگیں نمایاں۔ آنکھیں دھنسی ہوئی۔ کشادہ پیشانی۔ دوسری روایت میں حضرت عائشہ رضہ فرماتی ہیں داڑھی اور سر کے بالوں میں مہندی اور وسمہ لگاتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے تو کوئی صحابی اسوقت سفید بال نہیں رکھتا تھا صرف حضرت صدیق رضہ کے سفید بال تھے آپ نے مہندی اور وسمہ لگانا شروع کیا۔

ترمذی وابن حبان میں حضرت ابو سعید خدری رضہ سے مروی ہے حضرت ابو بکر رضہ نے لوگوں سے فرمایا کیا میں خلافت کا سب سے زیادہ حقدار نہیں کیا میں سب سے پہلے مسلمان نہیں ہوا کیا مجھ میں یہ وصف نہیں کیا مجھ میں یہ وصف نہیں ہے؟

حضرت علی مرتضیٰ رضہ فرماتے ہیں مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابو بکر رضہ مسلمان ہوئے حضرت زید رضہ بن ارقم سے مروی ہے سب سے پہلے حضرت ابو بکر رضہ نے حضور کے ساتھ نماز پڑھی شعبی فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضہ سے سوال کیا سب سے پہلے کون مسلمان ہوا فرمایا حضرت ابو بکر صدیق رضہ کیا تم نے حضرت حسان رضہ کے یہ شعر نہیں سنے۔

اذا تذ کرت شجوا من اخی ثقة جب تم میرے بھائی کا تذکرہ کرو

فاذکر اخاك ابا بکر بما فعلا تو اپنے بھائی حضرت ابو بکر رضہ کو بھی یاد کرو کہ انہوں نے کیسے کیسے مبارک کام

خیر البریة اتقاها واعدلها سر انجام دئیے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کل مخلوق بار سب سے زیادہ

الا النبی واوفاها بما حملا متقی سب سے زیادہ انصاف والے اور سب سے زیادہ وفادار اس معاملہ میں جسکو

والثانی التالی المحمود مشهده اٹھاتے غار میں حضور کے رفیق جنکے اوصاف حمیدہ بیان کئے جاتے ہیں

واول الناس منهم صدق الرسلا ہیں اور پہلا شخص جس نے رسولوں کی تصدیق کی۔

حضرت سائب رضہ فرماتے ہیں میں نے حضرت میمون رضہ سے سوال کیا آپکے نزدیک حضرت علی رضہ افضل ہیں یا حضرت ابو بکر رضہ وعمر رضہ یہ کلام سنکر وہ کپکپانے لگے انپر رعشہ طاری ہو گیا حتی کہ انکا عصا گر پڑا فرمایا میرا خیال نہیں تھا کہ مجھکو ایسے زمانہ میں بھی رہنا پڑے گا جسمیں لوگ حضرت علی رضہ کو حضرت ابو بکر رضہ وحضرت عمر رضہ سے فضیلت دیں گے ان دو بزرگ ہستیوں (حضرت صدیق رضہ و

فاروق رضا) کے متعلق کیا دریافت کرتے ہو یہ دونوں اسلام کی چوٹی سمجھتے ہیں نے عرض کیا
پہلے حضرت ابو بکر رض مسلمان ہوئے یا حضرت علی رض فرمایا حضرت ابو بکر رض تو اسی وقت مسلمان
ہو گئے تھے جبکہ حضور ص شام کے راستہ میں بحیرا راہب سے ملے تھے اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے
میں شامل تھے یہ سب واقعات حضرت علی رض کی ولادت سے پہلے رونما ہوئے سب سے پہلے
حضرت ابو بکر رض ہی مسلمان ہوئے بلکہ بعض علماء نے دعویٰ کیا ہے کہ اس پر تمام امت کا اجماع
ہے اور واقعہ یہ ہے کہ مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابو بکر رض مسلمان ہوئے بچوں میں حضرت
اور عورتوں میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ یہی عقیدہ ہے حضرت امام ابو حنیفہ رح کا۔

ورقہ بن نوفل نے حضرت ابو بکر رض سے فرمایا میرے بھتیجے ہم اہل علم سے ہیں یاد رکھو
یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ شخص ہے جو نبی بننے والا ہے حضرت ابو بکر رض فرماتے ہیں جب حضور
کی بعثت ہوئی اور آپ نے نبوت کا دعویٰ کیا تو میں مسلمان ہو گیا اور آپ کی تصدیق کی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کسی کے سامنے میں نے دعوت اسلام پیش
اُسنے کچھ نہ کچھ ضرور تردد کیا ایک ابو بکر رض ہی ایسا شخص ہے جس نے کچھ تردد نہیں کیا جب
میں نے اُسکے سامنے اسلام پیش کیا یہ بلا پس و پیش فی الفور مسلمان ہو گئے امام بیہقی فرماتے
یہ اسلئے کہ حضرت ابو بکر رض دلائل نبوت جانتے تھے اور حضور ص کی رسالت سے پہلے آثار
سننے تھے جب حضور ص نے نبوت کا دعویٰ کیا یہ مسلمانی قبول کرنے میں سبقت کر گئے۔

کم سنی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگل میں بکریاں چرانے جاتے تو یہ ندا سنتے
محمد! جب حضور یہ آواز سنتے تو پیچھے دوڑتے واپس آکر حضرت ابو بکر رض سے اسکا ذکر کیا
کیونکہ زمانۂ جاہلیت میں یہ حضور ص کے دوست تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جب میں کسی کے سامنے اسلام پیش کرتا تو
وہ قبول کرنے سے انکار کرتا اور مجھ سے حجت بازی شروع کرتا صرف ابو بکر ایسا شخص ہے
جسنے مجھ سے کچھ حجت بازی نہ کی اور نہ اپنا کوئی عذر پیش کیا بلا پس و پیش مسلمان ہو گیا اور
اسپر استقامت رکھی۔

صحیح بخاری میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے ساتھی ابو بکر
کو چھوڑ دو میں نے سب لوگوں سے کہا کہ میں خدا کا رسول ہوں تم سب نے جواب دیا تو جھوٹا
ہوتا ہے لیکن ابو بکر رض نے میری تصدیق کی اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ سچے ہیں

علماء فرماتے ہیں حضرت ابو بکر رضہ جب سے مسلمان ہوئے حضور ؐ کی وفات تک سفر میں اور حضر میں کبھی بھی آپ سے جدا نہ رہے صرف ان ایام میں غائب رہے جبکہ حضور ؐ نے آپکو حج اور کسی لڑائی کیلئے باہر بھیجا۔ تمام شاہدات میں آپ کے ساتھ ہجرت کی۔ اللہ اور اُسکے رسول کو راضی کرنے کے لئے اپنی عورت اور بال بچے چھوڑ دیئے غار میں حضور ؐ کے رفیق تھے۔

خود اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے

ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ حضرت ابو بکر رضہ غار میں حضور ؐ کے ساتھی تھے جبکہ حضور ؐ اپنے صدیق لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا کافروں کے قدم دیکھکر) اُلٹے زمارہے تھے کچھ غم نہ کرو اللہ ہمارا ساتھی ہے

ہمیشہ حضور ؐ کی مدد کرتے رہے۔ مشاہدات میں آپ کے فضائل ہیں احد اور حنین کی لڑائی میں مسلمان بھاگ گئے تھے لیکن آپ ثابت قدم رہے

بدر کے روز فرشتے آپسیں خوشیاں منارہے تھے کہ دیکھو صدیق رضہ چھپر میں حضور ؐ کو تسکین دے رہے ہیں۔

حضرت علی مرتضیٰ رضہ فرماتے ہیں بدر کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے اور حضرت صدیق رضہ سے فرمایا تمہارے ایک کے ساتھ حضرت جبریل ؑ ہیں اور دوسرے کے ساتھ حضرت میکائیل ؑ ہیں۔

بدر کی لڑائی میں حضرت ابو بکر رضہ کے صاحبزادے عبدالرحمٰن کافروں کے ساتھ تھے۔ جب یہ مسلمان ہوگئے تو اپنے والد ماجد سے عرض کیا ابا جان بدر کے روز آپ میری زد میں تھے لیکن میںنے مُنہ پھیر لیا اور آپکو قتل نہ کیا۔ حضرت ابو بکر رضہ نے فرمایا لیکن اگر میں تمکو دیکھ لیتا تو تمکو ضرور قتل کر دیتا۔

حضرت ابو بکر رضہ تمام صحابہ کرام میں سب سے زیادہ بہادر دلیر اور شجاع تھے حضرت علی مرتضیٰ رضہ نے لوگوں سے دریافت کیا مجھے بتاؤ سب سے زیادہ بہادر کون ہے لوگوں نے جوابدیا آپ ہیں فرمایا بیشک میں نے میدانِ جنگ میں جس سے مقابلہ کیا اسکو موت کے گھاٹ اُتارا لیکن تم مجھے۔ بتاؤ مسلمانوں میں سب سے زیادہ بہادر کون ہے سب نے جوابدیا ہمیں معلوم نہیں حضرت علی رضہ نے فرمایا حضرت ابو بکر رضہ سب مسلمانوں سے زیادہ شجاع دلیر اور بہادر تھے جب بدر کی لڑائی بدلی تو ہمنے حضور ؐ کے لئے ایک چھپر کھڑا کیا تاکہ کوئی کافر آپ پر حملہ نہ کرسکے خدا کی قسم اُس بعد ہم میں سے کوئی آگے نہ بڑھ سکا صرف حضرت ابو بکر رضہ تھے جو تلوار سونت کر حضور ؐ کے سر پر کھڑے

ہو گئے تاکہ اگر کوئی کافر قریب آئے تو اُسکی گردن اُڑا دیں ہیں حضرت صدیق رضؓ سب سے زیادہ بہادر ہیں

حضرت علی علیہ السلام نے مزید فرمایا میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ایک روز قریش کے کافر حضورؐ سے لپٹ گئے ایک حضورؐ کو دبا رہے ہے دوسرا آپکو مکّے مار رہا ہے کافر حضور کو زد و کوب کر رہے ہیں اور زبان سے کہتے جا رہے ہیں تو ہی وہ شخص ہے جس نے ہمارے بہت سے معبودوں کو صرف ایک معبود بنا دیا (یعنی تمام بتوں کو چھوڑ کر صرف خدا کی پوجا کرو) اللہ کی قسم کوئی مسلمان آپ کو چھڑانے کیلئے آگے نہ بڑھا صرف حضرت ابوبکر رضؓ آگے بڑھے اور کافروں کو مارنا شروع کیا ایک کافر کو مارتے گھونسے رسید کرتے دوسرے کو لات مارتے اسطرح حضورؐ کو چھڑایا اور زبان سے ارشاد فرماتے کم بختو ایسے شخص کو قتل کر رہے ہو جو یہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے یہ نظارہ بیان کرتے وقت حضرت علی رضؓ کے کندھے پر سے چادر گر پڑی تھی حضرت علی رضؓ نے چادر اُٹھائی اور رونے لگے۔ اتنا روئے کہ آپ کی آنسوؤں سے داڑھی تر ہو گئی پھر فرمایا میں تمکو خدا کا واسطہ دیکر پوچھتا ہوں کہ جس شخص نے حضرت موسیٰ ؑ کو کافروں سے چھڑایا تھا وہ افضل ہے یا یہ قوم نے کوئی جواب نہ دیا حضرت علی رضؓ نے فرمایا تم مجھکو جواب نہیں دیتے اللہ کی قسم اس نازک وقت میں ابوبکر رضؓ کی ایک ساعت حضرت موسیٰ ؑ کو چھڑانے والے کی ہزار ساعتوں سے بہتر ہے کیونکہ وہ درپردہ مسلمان تھا اسکو اپنا اسلام ظاہر کرنے کی جرأت نہ ہوتی تھی لیکن حضرت ابوبکر رضؓ علانیہ مسلمان تھے

صحیح بخاری میں ہے حضرت عروہ رضؓ بن مسعود فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ رضؓ بن عمرو بن عاص سے پوچھا کوئی ایسا واقعہ سنائیے جسمیں کافروں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت ہی اذیت پہنچائی ہو فرمایا میرا چشم دید واقعہ ہے کہ عقبہ بن ابی معیط (مشہور کافر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا حضورؐ اسوقت نماز میں مصروف تھے اُس نے اپنی چادر حضورؐ کی گردن میں ڈالی اور زور سے اسکو اپنی طرف کھینچا حضرت ابوبکر رضؓ تشریف لائے اور اسکو پرے دھکیلا فرمایا۔

أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ کیا تم ایسے شخص کو قتل کر رہے ہو جسکا قصور صرف یہ ہے وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے حالانکہ یہ شخص تمہارے رب کی طرف سے

حضرت ابوبکر رضؓ فرماتے ہیں اُحد کی لڑائی میں سب مسلمان بھاگ گئے ہیں پہلا شخص ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف پلٹا۔

نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ابتدا رسالت میں جب مسلمان اڑتیس ۳۸ ہو گئے تو حضرت ابو بکرؓ نے حضور سے اصرار کیا اب ہمیں علانیہ طور پر اسلام کا ڈنکا بجانا چاہیئے اور اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کرنا چاہیئے حضورؐ نے جواب دیا ابو بکر ابھی ہم تھوڑے ہیں لیکن حضرت ابو بکرؓ برابر اصرار کرتے رہے حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈنکے کی چوٹ سے مسلمانی کا اظہار کیا اور سب مسلمانوں کے ساتھ بیت اللہ میں نماز پڑھنے نکلے سب مسلمان متفرق ہو گئے اور ہر مسلمان اپنے رشتہ داروں کے پاس چلا گیا حضرت ابو بکرؓ نے کھڑے ہو کر اسلام کا وعظ کرنا شروع کیا پھر کیا تھا سارے مشرک آپ پر پل پڑے اور آپکو اور کل مسلمانوں کو جو مسجد میں تھے مارنا شروع کیا اور خانہ خدا میں مسلمانوں کو بہت ہی زدوکوب کیا۔

حضرت ابو بکرؓ تمام صحابہ کرام میں سب سے زیادہ سخی تھے راہ خدا میں بہت مال خرچ کرتے تھے خود اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّىٰ ط — اور ہم عنقریب دوزخ سے اُس بڑے پرہیزگار (ابو بکر) کو بچائینگے جو دیتا ہے اپنا مال دل پاک کرنے کو۔

ابن جوزی رح فرماتے ہیں تمام اُمت کا اجماع ہے کہ یہ آیت صرف حضرت ابو بکرؓ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنا فائدہ میں نے ابو بکرؓ کے مال سے اٹھایا ہے اتنا نفع کسی مسلمان کے مال سے نہیں اُٹھایا یہ سنکر حضرت ابو بکرؓ رونے لگے عرض کیا حضورؐ میں اور میرا مال سب آپکے لئے وقف ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حضرت ابو بکرؓ کے مال میں اسطرح تصرف کرتے تھے جسطرح کوئی شخص اپنے مال میں تصرف کرتا ہے۔

جس روز حضرت ابو بکرؓ مسلمان ہوئے تھے تو آپکے پاس چالیس ہزار دینار تھے یہ سب مال آپ نے حضورؐ پر خرچ کر دیا جب حضرت ابو بکرؓ مسلمان ہوئے تو آپکے پاس چالیس ہزار درہم تھے جب مدینہ میں ہجرت کر گئے تو صرف پانچہزار درہم تھے یہ سب مال غریب مسلمانوں کو چھڑانے و اسلام کی مدد کرنے میں خرچ ہوتا تھا۔

حضرت ابو بکرؓ نے سات مسلمان چھڑائے جو سب کافروں کے ہاتھ سخت عذاب میں مبتلا تھے

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں میں ایکروز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا حضرت ابو بکر صدیقؓ بھی وہاں تشریف فرما تھے ایک عبا پہنے ہوئے تھے جسکا گریبان سینہ پر ایک تنکے سے اٹکا ہوا تھا حضرت جبرئیلؑ تشریف لائے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے پاس ابو بکر بیٹھے ہیں۔

جنہوں نے اپنے عبا کا گریبان ایک تنکے سے اٹکا رکھا ہے حضورؐ نے جواب دیا اے جبریلؑ
ابوبکرؓ نے فتح مکہ سے پہلے اپنا کل مال مجھپر خرچ کر دیا حضرت جبریلؑ نے کہا انسے کہئے کہ
اللہ تعالیٰ آپکو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کیا تم اس حالت میں مجھسے راضی ہو یا ناراض حضرت
ابوبکرؓ نے عرض کیا کیا میں اپنے رب سے ناراض ہو سکتا ہوں میں اپنے رب سے راضی ہوں میں
اپنے رب سے راضی ہوں میں اپنے رب سے راضی ہوں۔ یہ حدیث ابن عساکر میں ہے اور اسکی
سند بہت ہی کمزور ہے۔

حضرت عمر فاروقؓ فرماتے ہیں ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو جہاد کی طیاری
کیلئے چندہ دینے کا حکم دیا اس روز میرے پاس بہت مال تھا میں نے کہا آج میں حضرت ابوبکرؓ
سے بڑھ جاؤں گا اگر میں کامیاب ہو سکا میں اپنا آدھا مال حضورؐ کی خدمت لایا حضورؐ نے مجھے
دریافت کیا اپنے گھر والوں کیلئے کیا چھوڑا میں نے عرض کیا نصف مال حضرت ابوبکرؓ اپنا کل مال
اٹھا لائے حضورؐ نے فرمایا ابوبکر اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا عرض اللہ اور اسکا نام میں نے
میں کسی کام میں بھی حضرت ابوبکرؓ سے نہیں بڑھ سکتا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہمنے ہر مسلمان کے احسانات کا معاوضہ ادا کر دیا
لیکن ابوبکرؓ کے احسانات کا معاوضہ ادا کرنے سے ہم قاصر ہیں خداتعالیٰ قیامت کے روز اُن کا
معاوضہ پورا کرے گا۔

حضرت ابوبکرؓ اپنے والد ماجد ابو قحافہ کو حضورؐ کی خدمت میں لائے حضورؐ نے فرمایا
رسیدہ عمر ہیں تمنے انکو کیوں تکلیف دی میں خود انکے پاس چلا جاتا حضرت صدیقؓ نے
عرض کیا انکا فرض ہے کہ یہ آپکی خدمت میں حاضر ہوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ابوبکرؓ کے ہمپر بہت احسانات ہیں اتنے احسان
کسی مسلمان کے نہیں اُسنے اپنی جان سے اور مال سے میری خدمت کی میرے نکاح میں اپنی
بیٹی دی

حضرت ابوبکرؓ تمام صحابۂ کرام میں سب سے زیادہ عالم تھے اور سب سے زیادہ پرہیزگار امام
کتاب تہذیب میں فرماتے ہیں ہمارے اصحاب نے آپکے علم کے متعلق اس حدیث سے استدلال
حاصل کیا ہے حضورؐ کی وفات کے بعد جب قبائل عرب نے زکوٰۃ دینا بند کر دیا تو حضرت
ابوبکرؓ نے فرمایا

وَاللهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَاللهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عِقَالًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهٖ ط

جو شخص نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق ڈالتا ہے اللہ کی قسم میں اُس سے جہاد کرونگا اگر اُن کے مال سے زکوٰۃ میں ایک عقال (وہ رسی جس سے اونٹ کے گھٹنے باندھتے ہیں) نکلتی ہے اور یہ اسکو حضورؐ کے زمانہ میں ادا کرتے تھے اور اب یہ سمجھے ادا کرنے سے انکار کرینگے

تو میں اسکے حاصل کرنے کیلئے بھی ان سے جہاد کردں گا۔

شیخ ابو اسحٰق وغیرہ علماء نے اس سے استدلال کیاہے کہ حضرت ابو بکرؓ سب صحابۂ کرام میں سب سے زیادہ عالم دین تھے کیونکہ ارتداد کے مسئلہ کو سب سمجھنے سے قاصر رہے صرف حضرت ابو بکرؓ کی صائب رائے نے اسکو حل کیا پھر صحابۂ کرام کو معلوم ہوا کہ فی الواقع حضرت صدیقؓ حق پر ہیں پھر سب نے انکی تائید کی۔

حضرت ابن عمرؓ سے سوال کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں کون فتویٰ دیتا تھا فرمایا حضرت ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ صحیحین میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندہ کو دنیا میں رہنے یا خدا کے پاس آنے کا اختیار دیا ہے اس بندہ نے خدا کے پاس جانا منظور کیا یہ سنکر حضرت ابو بکرؓ رو پڑے عرض کیا ہمارے ماں باپ آپ پر قربان سب مسلمانوں میں صرف حضرت ابو بکرؓ ہی سمجھ سکے کہ اب حضورؐ کی وفات ہونے والی ہے اور یہ ارشاد اسکی خبر ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ابو بکرؓ کے سب سے زیادہ مجھ پر احسانات ہیں اگر میں خدا کے سوا کسی کو دوست بناتا تو ابو بکر کو اپنا دوست بناتا لیکن اخوتِ اسلام اس سے بڑھکر ہے مسجد میں سب مکانات کی کھڑکیاں بند کردی جائیں صرف ابو بکرؓ کے مکان کی کھڑکی رہنے دو۔

(یہاں تک امام نووی کا بیان ہے)

ابن کثیر بیان فرماتے ہیں حضرت صدیقؓ تمام صحابۂ کرام میں قرآن مجید کے بڑے عالم تھے اسلئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں انکو نماز میں امام بنایا تھا حضورؐ نے ان کے متعلق ارشاد فرمایا۔

يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللهِ — قوم کا امام وہ بنے جو سب سے زیادہ کتاب اللہ کو سمجھتا ہے

ترمذی میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قوم کو اختیار نہیں کہ اگر ان میں ابو بکر موجود ہو تو وہ کسی دوسرے کو امام بنائیں۔ اسکے علاوہ حضرت صدیق

حدیث و سنت کے بھی بڑے عالم تھے جیسا کہ کئی اہم مسائل حل کرنے میں صحابہ کرام نے آپ سے رجوع کیا۔ حضرت صدیق رض انکو یہ مسائل حل کرنے میں حضورؐ کی حدیث سناتے اور عین موقعہ پر ان احادیث کا ذکر فرماتے اور ایسا کسطرح نہ ہو کیونکہ یہ ہمیشہ حضورؐ کے دامن کیساتھ وابستہ رہے تھے شروع نبوت سے وفات تک اسکے علاوہ حضرت صدیق رض تمام مسلمانوں میں سب سے زیادہ پرہیزگار اور عقلمند تھے آپ سے مستند حدیثیں بہت کم مروی ہیں کیونکہ آپکی مدت خلافت تھوڑی ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جلد ہی فوت ہوگئے ورنہ اگر آپ کافی عرصہ تک زندہ رہتے تو بہت احادیث کا ذکر فرماتے اور کل محدث آپکی کل احادیث نقل کرتے۔

ابوالقاسم بغوی فرماتے ہیں حضرت صدیق رض کا قاعدہ تھا کہ جب کوئی اہم مسئلہ پیش آتا تو یہ کتاب اللہ میں غور کرتے اگر اسمیں مل جائے تو اسی کے مطابق فیصلہ کرتے اور اگر یہ مسئلہ قرآن مجید میں نہ ملتا اور احادیث و سنت رسول میں اسکا ذکر ہوتا تو اسکے مطابق فیصلہ صادر فرماتے اگر حدیث میں یہ مسئلہ نہ ملتا تو باہر نکلکر مسلمانوں سے دریافت فرماتے کہ مجھکو یہ مسئلہ درپیش ہے کیا تم میں سے کسی کو علم ہے کہ حضورؐ نے اسکے متعلق کیا فیصلہ کیا تھا۔ بسا اوقات بہت سے ایسے صحابہ کرام آپکے سامنے حاضر ہوتے جو اس مسئلہ کے متعلق حضورؐ کے ارشادات ذکر کرتے یہ سنکر حضرت ابوبکر رض فرماتے الحمد ہماری قوم میں ایسے افراد ہیں جنہوں نے ہمارے نبی کی احادیث یاد کر رکھی ہیں۔

اگر حدیث یا سنت رسول اللہ میں یہ مسئلہ نہ ملتا تو مسلمانوں کے سرکردہ اشخاص اور بہترین افراد جمع کرتے اور ان سے مشورہ کرتے اگر وہ کسی امر پر متفق ہو جاتے تو اسکے مطابق فیصلہ کر دیتے حضرت عمر رض بھی ایسا ہی کرتے تھے اگر حضرت عمرؓ کو مابہ النزاع مسئلہ قرآن و حدیث میں نہ ملتا تو تفتیش کرتے کہ حضرت ابوبکر رض نے اپنے عہد میں اسکے متعلق کوئی فیصلہ لکھا ہے اگر حضرت صدیق رض کا فیصلہ مل جاتا تو اسکے مطابق حکم جاری کرتے اور اگر حضرت صدیق رض کا کوئی فیصلہ نہ ملتا تو قوم کے سرکردہ اشخاص کو طلب کرکے مشورہ کرتے اگر وہ کسی امر پر متفق ہو جاتے تو اسکے مطابق حضرت عمر رض فیصلہ کرتے۔

حضرت صدیق رض تمام عرب کے شجرہ نسب خصوصاً قریش کے شجرہ نسب سے بخوبی واقف تھے ابن اسحٰق ذکر کرتے ہیں حضرت جبیر رض بن مطعم قریش اور تمام عرب کے شجرہ نسب سے بخوبی واقف تھے وہ فرماتے تھے میں نے یہ فن حضرت صدیق رض سے حاصل کیا ہے اور وہ عرب کے نسب سے بہت ماہر تھے حضرت صدیق رض علم تعبیر رؤیا کے بھی بخوبی ماہر تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ان

کئی خوابوں کی تعبیر بیان کی ہے حضرت محمد بن سیرین فرماتے ہیں اس علم میں بالاتفاق وہ سب سے زیادہ ماہر تھے حضور ؐ کے بعد تعبیر رؤیا کے ماہر حضرت صدیق رضؓ ہی تھے یہ بیان ابن سعد کا ہے دیلمی اور ابن عساکر نے حضرت سمرہ رضؓ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھکو حکم ہوا ہے کہ میں ابوبکر رضؓ کو تعبیر رؤیا کا علم سکھاؤں ابن کثیر فرماتے ہیں حضرت صدیق مسلمانوں میں سب سے فصیح وخطیب و مقرر تھے۔ زبیر بن بکار فرماتے ہیں میں نے بعض اہل علم سے سنا ہے تمام صحابۂ کرام میں سب سے زیادہ فصیح وخطیب حضرت ابوبکر صدیق رضؓ و حضرت علی مرتضیٰ رضؓ تھے سقیفہ کے واقعہ میں عنقریب ذکر آئیگا کہ حضرت عمر رضؓ نے فرمایا حضرت صدیق رضؓ سب مسلمانوں کی نسبت خدا کو خوب پہچانتے تھے اور اُس سے بہت ڈرتے تھے یہ تمام بیان ہم ایک مستقل فصل میں ذکر کرینگے۔

اس بات کا ثبوت کہ حضرت صدیق رضؓ تمام صحابۂ کرام میں سب سے زیادہ عالم تھے صلح حدیبیہ کا واقعہ ہے جبکہ حضرت عمر رضؓ نے اسکے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے استفسار کیا اور حضور ؐ سے عرض کیا ہم جب حق پر ہیں تو ہم کیوں کافروں سے دبیں اور اُنکی شرائط مانیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو تشفی بخش جواب دیا جب اُنکی تسکین نہ ہوئی تو حضرت صدیق رضؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انسے بھی وہ سوالات کئے جو حضور ؐ سے کئے تھے حضرت صدیق رضؓ نے بعینہٖ وہی جواب دیا جو حضور ؐ نے جواب دیا یہ حدیث صحیح بخاری وغیرہ میں ہے۔

اسکے علاوہ حضرت صدیق رضؓ تمام صحابۂ کرام کی نسبت سب سے اچھی رائے اور سب سے اچھی عقل رکھتے تھے رازی اور ابن عساکر نے ذکر کیا ہے کہ حضرت عبداللہ رضؓ بن عمرو بن عاص رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے پاس حضرت جبریل تشریف لائے فرمایا خدا آپکو حکم دیتا ہے کہ حضرت صدیق رضؓ سے مشورہ کر لیا کرو طبرانی و ابونعیم نے حضرت معاذ رضؓ بن جبل سے روایت کی ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو یمن کیطرف بھیجنے کا ارادہ کیا تو آپنے اصحاب سے مشورہ کیا ان میں یہ افراد تھے حضرت ابوبکر رضؓ عمر رضؓ عثمان رضؓ علی رضؓ طلحہ رضؓ زبیر رضؓ اسید رضؓ بن حضیر ہر شخص نے اپنی رائے پیش کی حضور ؐ نے مجھسے فرمایا معاذ تمکو کس کی رائے پسند ہے میں نے عرض کیا میں حضرت ابوبکر رضؓ کا مشورہ مانتا ہوں حضور ؐ نے فرمایا خدا نے آسمان پر فیصلہ کر دیا ہے کہ ابوبکر کبھی رائے میں خطا نہیں کھا سکتا ابن اسامہ نے اپنی مسند میں یہ الفاظ روایت کئے ہیں خدا نے آسمان پر فیصلہ کر دیا کہ ابوبکر رضؓ زمین پر کوئی خطا نہیں کر سکتا۔

امام نووی رح نے اپنی تہذیب میں ذکر کیا ہے حضرت صدیق رضؓ حافظ قرآن بھی تھے ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں اور علماء کی ایک جماعت نے اسکو تسلیم کیا ہے ابن ابی داؤد کی یہ حدیث کہ حضرت صدیق رضؓ کے عہد میں قرآن جمع نہیں ہوا اسکا مطلب یہ ہے کہ قرآن مجید کی جو آج ترتیب ہے اور یہ حضرت عثمان رضؓ کی دی ہوئی ہے ایسی ترتیب حضرت صدیق رضؓ کے عہد میں نہیں ہوئی تمام اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابو بکر رضؓ سب مسلمانوں سے افضل ہیں اسکے بعد حضرت عمر رضؓ پھر حضرت عثمان رضؓ پھر حضرت علی رضؓ اسکے بعد باقی احد عشر مبشرہ بالجنۃ اسکے بعد اہل بدر پھر اہل احد پھر اہل بیعت (مکہ کے قریب درخت کے نیچے حضور م کے ہاتھ پر بیعت رضوان کرنیوالے) پھر باقی صحابہ کرام۔

صحیح بخاری میں حضرت ابن عمر رضؓ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ہم مسلمان صحابہ کا درجہ یوں رکھتے تھے اول حضرت ابو بکر رضؓ پھر حضرت عمر رضؓ پھر حضرت عثمان رضؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہمارے اس عقیدہ کو مانتے تھے۔

دوسری روایت میں ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ کے عہد میں صحابہ کرام کا درجہ یوں رکھتے تھے اول حضرت ابو بکر رضؓ کو سب سے افضل سمجھتے تھے اسکے بعد حضرت عمر رضؓ پھر حضرت عثمان رضؓ پھر حضرت علی مرتضیٰ رضؓ۔ حضرت عمر رضؓ نے ایکروز حضرت ابو بکر رضؓ سے کہا اے وہ شخص جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب مسلمانوں سے افضل ہے حضرت ابو بکر رضؓ نے جواب دیا تم یہ کہتے ہو اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے یہ ارشاد سنا ہے۔

ما طلعت الشمس علی رجل خیر من عمر۔ ہر روز جب سورج نکلتا ہے تو حضرت عمر رضؓ سے افضل کوئی مسلمان نہیں

حضرت محمد رضؓ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد ماجد حضرت علی مرتضیٰ رضؓ سے عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کونسا مسلمان افضل ہے فرمایا حضرت ابو بکر رضؓ میں نے عرض کیا اس کے بعد فرمایا حضرت عمر رضؓ پھر میں نے اس ڈر سے کہ اسکے بعد حضرت عثمان رضؓ کا نام نہ لے لیں میں نے خود کہا اسکے بعد پھر آپکا درجہ ہوگا فرمایا میں عام مسلمانوں کے برابر ایک مسلمان ہوں یہ حدیث صحیح بخاری میں ہے مسند احمد وغیرہ میں روایت ہے حضرت علی مرتضیٰ رضؓ نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت میں افضل حضرت ابو بکر رضؓ پھر حضرت عمر رضؓ ہیں۔

امام ذہبی رح فرماتے ہیں حضرت علی مرتضیٰ رضؓ کا یہ عقیدہ متعدد کتب احادیث میں مذکور ہے خدا ان رافضیوں پر لعنت بھیجے کمبخت کتنے جاہل ہیں۔

ترمذی و حاکم میں روایت ہے حضرت عمر رض نے فرمایا حضرت ابوبکر رض ہم مسلمانوں کے سردار اور ہم میں افضل اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت ہی محبوب نظر تھے۔

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلی فرماتے ہیں حضرت عمر رض منبر پر کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا سنو صحیح عقیدہ یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب مسلمانوں میں افضل حضرت ابوبکر رض ہیں جو شخص اس عقیدہ کے خلاف کہیگا اسکو وہی سزا دیجائیگی جو مفتری کو دیجاتی ہے۔

حضرت علی مرتضی رض نے فرمایا جسنے مجھکو حضرت ابوبکر رض و حضرت عمر رض پر فضیلت دی میں اُسکو مفتری کی سزا دوں گا۔

حضرت ابوالدرداء رض سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جسدن سورج طلوع ہوتا ہے اور جسدن غروب ہوتا ہے کوئی مسلمان ابوبکر سے افضل نہیں فرق صرف اتنا ہے کہ ابوبکر رض نبی نہیں دوسری روایت میں ہے کل نبی اور رسولوں کے بعد ابوبکر رض سے بڑھکر کوئی مسلمان افضل نہیں حدیث جابر کے الفاظ یہ ہیں مسلمانو جسدن سورج طلوع ہوتا ہے تم میں سے کوئی شخص ابوبکر رض سے افضل نہیں ہوتا۔

حضرت سعد رض بن زرارہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ روح القدس حضرت جبرئیل ؑ نے مجھے خبر دی ہے آپکے بعد اس امت میں سب سے اول رہ ابوبکر کا ہیں۔

صحیحین میں حضرت عمرو رض بن عاص سے مروی ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپکو سب سے زیادہ محبت کس سے ہے فرمایا عائشہ رض سے مینے عرض کیا مردوں میں فرمایا اسکے باپ سے مینے عرض کیا پھر فرمایا عمر بن خطاب سے

حضرت عبداللہ رض بن شقیق فرماتے ہیں مینے حضرت عائشہ رض سے عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صحابہ کرام میں کس سے زیادہ محبت تھی فرمایا ابوبکر رض سے مینے عرض کیا پھر فرمایا عمر رض سے مینے عرض کیا پھر فرمایا ابوعبیدہ رض بن جراح سے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رض و عمر رض کیطرف اشارہ کرکے فرمایا نبی اور رسولوں کے علاوہ جنت میں کل ادھیڑ عمر کے لوگوں کے سردار یہ دونوں ہیں۔

حضرت عمار رض بن یاسر رض (بڑے مشہور صحابی) ارشاد فرماتے ہیں جسنے حضرت ابوبکر رض و حضرت عمر رض پر کسی مسلمان کو فضیلت دی اُسنے تمام مہاجرین و انصار کو عیب لگایا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسان بن ثابت (اسلام کے مشہور شاعر) سے ارشاد

فرمایا تمنے ابوبکرؓ کے متعلق کچھ کہا عرض کیا جی ہاں فرمایا سناؤ میں سنتا ہوں حضرت حسان ؓ نے عرض کیا

وثانی اثنین فی الغار المنیف وقد — حضرت ابوبکرؓ غار میں حضورؐ کے رفیق تھے جبکہ

طاف العدو بہ اذ صعد الجبلا — اس بلندی کے اوپر دشمن چڑھے۔

وکان حب رسول اللہ قد علموا — تمام مخلوق کو معلوم ہے کہ حضرت ابوبکرؓ حضورؐ کے بہت ہی

من البریۃ لم یعدل بہ رجلا — محبوب نظر تھے کوئی شخص انکے برابر اس درجہ کو نہیں پہنچ سکتا

یہ شعر سنکر حضورؐ ہنس پڑے فرمایا حسان تم نے سچ کہا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت کے حق میں سب سے زیادہ رحمدل ابوبکرؓ ہے خدا کے احکام جاری کرنے میں سب سے زیادہ سخت عمرؓ ہے میری امت میں سب سے زیادہ باحیا عثمانؓ ہے میری امت میں سب سے زیادہ حلال و حرام کے مسائل جاننے والا معاذؓ بن جبل ہے۔ میری امت میں فرض مسائل کے سب سے زیادہ ماہر زیدؓ بن ثابت ہے میری امت میں سب سے زیادہ قاری ابی بن کعبؓ ہے ہر امت کا امین ہوتا ہے میری امت کا امین (امانتدار جسکی امانت کے متعلق کسی قسم کی خیانت کا اندیشہ نہ ہو) ابو عبیدہؓ بن جراح ہے۔ دوسری روایت میں ہے میری امت میں سب سے زیادہ عدالتی فیصلوں کا ماہر علیؓ ہے تیسری روایت میں ہے ابوذر اس امت کا سب سے زیادہ زاہد اور صادق ہے اور ابو الدرداء میری کل امت میں سب سے زیادہ عبادت کرنے والا اور سب سے زیادہ پرہیزگار اور میری کل امت میں معاویہ بن ابی سفیان سب سے زیادہ بردبار حلیم (غصہ پی جانے والا) اور سب سے زیادہ سخی ہے۔

حضرت صدیقؓ کی فضیلت و شان میں یہ آیتیں نازل ہوئیں۔

ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا — حضرت ابوبکرؓ ہجرت کے سفر میں غار کے اندر حضورؐ کے رفیق تھے جبکہ حضورؐ انسے فرماتے تھے تم (غار پر دشمن کے قدم دیکھکر) مت غم کرو اسلئے کہ اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

حضرت صدیقؓ نے امیہ بن خلف و ابی بن خلف سے حضرت بلالؓ کو ایک بردہ (ایک سیاہ کمبل جو عربوں کے نزدیک قیمتی ہوتا ہے) اور دس اوقیہ (ایک اوقیہ چالیس درہم کے برابر) کے معاوضہ میں خرید کر آزاد کر دیا اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکرؓ کی فضیلت میں یہ آیتیں نازل فرمائیں

وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰی — قسم ہے رات کی جب ڈھانک لے اور دن کی جب روشن ہو

وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰۤی اِنَّ سَعْیَكُمْ لَشَتّٰی — اور اسکی جو پیدا کیا مرد کو اور عورت کو تمہاری کوشش مختلف ہے

یعنی حضرت ابوبکر رضہ کی کوشش الگ اور امیہ وابی کی کوشش الگ۔

حضرت ابوبکر رضہ مکہ میں مصیبت میں پھنسے ہوئے مسلمانوں کو کافروں سے خرید کر آزاد کرتے بوڑھی عورتیں مسلمان ہو جاتیں انکو بھی خرید کر آزاد کرتے ان کے والد ماجد حضرت ابو قحافہ رضہ نے کہا میرے پیارے بچے تم کمزور مسلمانوں کو خرید کر آزاد کرتے ہو اگر تم قوی اور مضبوط مسلمان خرید کر آزاد کرو تو وہ تمہاری حمایت میں کھڑے ہو کر کافروں سے مقابلہ کریں اور تمہاری مدافعت کریں حضرت ابوبکر رضہ نے جواب دیا میں صرف خدا کی رضا چاہتا ہوں (یہ نہیں چاہتا کہ یہ میرا احسان مان کر میری حمایت کریں) اسپر خدا نے یہ آئتیں نازل کیں۔

فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ — پس جس نے دیا اور خدا سے ڈرا اور سچ مانا اچھی بات کو
بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى — پس البتہ آسان کرینگے ہم اسکو واسطے گھر آسانی کے
وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى وَكَذَّبَ — اور جس نے نہ دیا اور بے پرواہ رہا اور جھوٹ جانا اچھی بات
بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى — کو پس البتہ آسان کرینگے ہم اسکو واسطے سختی کے

آخر سورت تک یہ تمام آئتیں حضرت صدیق رضہ کی شان میں اُتریں۔

حضرت ابوبکر رضہ نے سات مسلمان کافروں سے خرید کر آزاد کیئے یہ سب کے سب کافروں کے ہاتھ سے صرف اس واسطے عذاب اُٹھاتے تھے کہ مسلمان ہو گئے تھے اسپر اللہ تعالیٰ نے یہ آئتیں نازل کیں۔

وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى الَّذِىْ يُؤْتِىْ مَالَهٗ — اور عنقریب بچایا جائیگا دوزخ سے بڑا پرہیزگار (حضرت صدیق رضہ)
يَتَزَكّٰى وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ — وہ جو دیتا ہے اپنا مال دل پاک کرنیکو اور نہیں کسی کا اُسپر احسان
تُجْزٰى اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى — جسکا بدلہ دے مگر واسطے چاہنے اپنے رب کی رضامندی کے
وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ؕ — جو سب سے بلند ہے اور البتہ عنقریب وہ راضی ہو گا۔

حضرت ابوبکر رضہ نے کبھی اپنی قسم نہیں توڑی اسپر خدا نے کفارۂ یمین کی آیت نازل کی

حضرت علی مرتضیٰ رضہ نے فرمایا اس آیت

وَالَّذِىْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ بِهٖ — جو حق لایا اور جس نے تصدیق کی۔

میں نمبر ۱ سے مراد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نمبر ۲ سے مراد حضرت ابوبکر رضہ ہیں۔

حضرت ابن عباس رضہ فرماتے ہیں یہ آیت

وَشَاوِرْهُمْ فِى الْاَمْرِ (اُن سے مشورہ کرو) حضرت ابوبکر رضہ و عمر رضہ کے متعلق نازل ہوئی ہے

ابن شوذب فرماتے ہیں یہ آیت

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۚ جو شخص خدا سے ڈرے اسکو دو باغ ملیں گے۔
حضرت ابوبکر رض کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ یہ آیت وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ (اور صالح مسلمان حضرت ابوبکر رض حضرت عمر رض کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ جب یہ آیت
اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ۔ تحقیق اللہ اور اسکے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔
نازل ہوئی تو حضرت ابوبکر رض نے عرض کیا اللہ تعالیٰ آپ پر جو بھلائی اُتارتا ہے ہمکو بھی اُس میں شریک کرتا ہے اُسپر یہ آیت نازل ہوئی۔
ھُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَمَلٰٓئِکَتُہٗ وہ اللہ جو درود بھیجتا ہے تم پر اور اُسکے فرشتے بھیجتے ہیں۔
حضرت علی بن حسین رض فرماتے ہیں یہ آیت حضرت ابوبکر رض حضرت عمر رض اور حضرت علی مرتضیٰ رض کے بارے نازل ہوئی ہے
وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِھِمْ مِّنْ غِلٍّ ہمنے اُنکے سینوں سے کینہ بغض عناد اور دشمنی کو نکالدیا وہ آپس
اِخْوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ ۚ بھائی بھائی ہیں ایکدوسرے کے بالمقابل اپنے تخت پر بیٹھے ہونگے
حضرت ابن عباس رض فرماتے ہیں یہ آیت حضرت ابوبکر رض کے متعلق نازل ہوئی ہے۔
وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْہِ اِحْسَانًا ہمنے انسان کو (حضرت صدیق رض کو) اپنے ماں باپ سے نیک سلوک کرنے کا حکم دیا۔
وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِیْ کَانُوْا یُوْعَدُوْنَ ۔ یہ وعدہ ہے سچا جو انکو دیا گیا ہے (یہاں تک)
حضرت ابن عیینہ رض فرماتے ہیں حضرت ابوبکر رض کے سوا خدا نے سب مسلمانوں پر عتاب کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔
اِلَّا تَنْصُرُوْہُ فَقَدْ نَصَرَہُ اللّٰہُ اِذْ اَخْرَجَہُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اگر تم رسول کی مدد نہ کروگے تو خدا نے اسکی مدد کی جب کافروں نے اس کو نکالا۔
یہ احادیث نبویہ حضرت ابوبکر رض کی فضیلت میں وارد ہوئی ہیں۔
صحیحین میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک چرواہا اپنی بکریاں چرا رہا تھا کہ ایک بھیڑیا آیا اور ایک بکری اُٹھا کر لیگیا راعی اسکے تعاقب میں گیا بھیڑیا اسکی طرف متوجہ ہوا اور کہا ایسا وقت بھی آنے والا ہے جبکہ میرے سوا بکریوں کا کوئی راعی نہ ہوگا تب کیا کروگے ایکدفعہ ایک شخص ایک بیل ہنکا کر لیجارہا تھا اُس شخص نے اُسپر اسباب بوجھ لاد رکھا تھا بیل نے کہا میں بوجھ اُٹھانے کیلئے نہیں پیدا کیا گیا میں تو صرف ہل جوتنے

کیلئے بنایا گیا ہوں یہ سُنکر لوگوں نے کہا سبحان اللہ ایسا وقت آگیا ہے کہ بیل بھی باتیں کرنے لگے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں ابوبکرؓ اور عمرؓ اس پر ایمان لاتے ہیں۔ حالانکہ اس مجلس میں یہ دونوں بزرگ موجود نہ تھے حضورؐ نے انکو بھی اس ایمان میں شامل کر لیا کیونکہ حضورؐ کو یقین تھا کہ یہ دونوں شخص بھی میری طرح کمال ایمان رکھتے ہیں۔

ترمذی میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جتنے نبی گذرے ہیں اُسکے چار وزیر ضرور ہوتے ہیں دو وزیر آسمان میں اور دو وزیر زمین میں آسمان میں میرے وزیر حضرت جبرائیلؑ اور میکائیلؑ ہیں۔ زمین میں میرے وزیر ابوبکرؓ اور عمرؓ ہیں۔

صحاح ستہ وغیرہ میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ابوبکرؓ جنتی ہے عمرؓ جنتی ہے عثمانؓ جنتی ہے علیؓ جنتی ہے اسیطرح حضورؐ نے تمام عشرہ مبشرہ کے نام لئے۔

ترمذی میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنت کے بلند درجے والوں کو نیچے والے دیکھینگے جسطرح تم افق آسمان میں چمکتا ستارہ دیکھتے ہو ابوبکرؓ عمرؓ اُن میں سے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مہاجرین اور انصار کی مجلس میں تشریف لاتے اور ان میں حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ بھی ہوتے تو کسی مسلمان کو حضورؐ کیطرف آنکھ اٹھانے کی جرأت نہوتی صرف حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ حضورؐ کیطرف آنکھ اُٹھاکر دیکھتے اور آپ سے ہنستے اور حضورؐ اُن سے ہنستے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایکروز مسجد میں داخل ہوئے آپکے ایکطرف حضرت ابوبکرؓ اور دوسری طرف حضرت عمرؓ تھے حضورؐ نے ان دونوں کے ہاتھ پکڑ رکھے تھے فرمایا اسی طرح ہم قیامت کے روز اُٹھینگے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سب سے پہلے میں قیامت کے روز قبر سے اٹھونگا پھر ابوبکرؓ پھر عمرؓ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کو دیکھکر ارشاد فرمایا یہ کان ہے اور یہ آنکھ۔

حضرت ابوارویٰ دوسیؓ فرماتے ہیں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ تشریف لائے حضورؐ نے فرمایا اللہ کا شکر جسنے تم دونوں کو میرا مؤید بنایا۔ (تم دونوں سے مجھکو طاقت ملی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حضرت جبرئیلؑ ابھی میرے پاس تشریف لائے تھے میں نے کہا مجھکو عمر بن خطاب کے فضائل سناؤ انہوں نے کہا اگر میں آپکو عمرؓ کے فضائل عمر نوحؑ (ساڑھے نو سو سال) تک بیان کرتا رہوں تو

ختم نہ ہوں گے اور عمر کے تمام فضائل ابو بکر کے مقابلہ میں صرف ایک درجہ رکھتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر رض و عمر رض سے فرمایا اگر تم کسی مشورہ میں شامل ہو گے تو میں تمہاری مخالفت نہیں کروں گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں یہ چاروں خلفاء حضرت ابو بکر رض حضرت عمر رض حضرت عثمان رض حضرت علی رض فتوی دیتے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر نبی کے اسکی امت سے خاص افراد ہوتے ہیں میرے خاص افراد ابو بکر رض و عمر رض ہیں

حضرت علی مرتضی رض سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالی ابو بکر رض پر رحم کرے اُسنے اپنی بیٹی میرے نکاح میں دی دار الہجرہ تک مجھکو اٹھا کر لے گئے حضرت بلال رض کو آزاد کرایا اللہ تعالی عمر پر بھی رحم کرے حق بات کہتا ہے اگرچہ لوگونکو ناگوار گذرے اسی حق کہنے کی وجہ سے اُسکا کوئی دوست نہیں اللہ تعالی عثمان پر بھی رحم کرے فرشتے بھی اُس سے شرم وحیا کرتے ہیں اللہ تعالی علی پر بھی رحم کرے یا اللہ علی جہاں جائے حق اُس کے ساتھ ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب حجۃ الوداع سے تشریف لائے منبر پر چڑھے خدا کی حمد وثنا بیان کی پھر فرمایا مسلمانو اسنو ابو بکر نے مجھکو کبھی بھی کوئی تکلیف نہیں پہنچائی۔ اسکی یہ فضیلت مانو۔ مسلمانو! سنو میں اُس سے راضی ہوں اور ان افراد سے بھی عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، سعد، عبدالرحمن بن عوف اور تمام مہاجرین الاولین سے پس اُن کے یہ درجات پیش نظر رکھو۔

ایک شخص علی رض بن حسین رض کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کیا حضرت ابو بکر رض و حضرت عمر رض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کتنے نزدیک تھے فرمایا جسطرح قیامت حضور ص سے نزدیک۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر رض و عمر رض سے فرمایا میرے بعد کوئی شخص تم پر حکومت نہیں کر سکتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ابو بکر رض و عمر رض سے محبت رکھنا ایمان ہے ان دونوں سے بغض رکھنا کفر ہے حضرت ابن مسعود رض نے فرمایا حضرت ابو بکر رض و عمر رض سے محبت رکھنا اور انکا حق پہچاننا سنت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھکو امید ہے کہ میری امت کو لا الہ الا اللہ پر جتنا یقین ہے اتنے ہی یقین کے ساتھ ابو بکر و عمر سے محبت رکھیگے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی چیز کا جوڑا راہ خدا میں دیگا اسکو جنت کے دروازہ سے بلایا جائیگا اگر وہ نماز پڑھتا تھا تو نماز کے دروازہ سے بلایا جائیگا اگر وہ صدقہ دیتا تھا تو صدقہ کے دروازہ سے بلایا جائیگا اگر وہ روزہ دار تھا تو روزے کے دروازہ سے بلایا جائیگا حضرت ابو بکر رض نے عرض کیا ایسا تو ہوگا کہ اسکو ایک دروازہ سے بلایا جائیگا۔ لیکن ایسے شخص بھی ہیں جنکو سب دروازوں سے بلایا جائیگا حضور ص نے فرمایا ہاں مجھے اُمید ہے کہ تم اُن میں سے ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ابو بکر تم میری امت میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگے

حضرت ابو الدرداء رض فرماتے ہیں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ دفعتہً حضرت ابو بکر رض تشریف لائے سلام کیا پھر عرض کیا عمر بن خطاب سے میری کچھ کشیدگی ہوگئی مینے اس پر زیادتی کرنے میں جلدی کی پھر مجھکو اپنے اس فعل پر ندامت ہوئی میں نے اُس سے درخواست کی کہ میرا قصور معاف کردے اب میں آپکی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ (کہ عمر سے میرا یہ قصور معاف کرا دیجئے) حضور ص نے فرمایا ابو بکر خدا تمکو بخشے آپنے تین دفعہ یہ کلمہ ارشاد فرمایا پھر حضرت عمر رض کو ندامت ہوئی (کہ انہوں حضرت صدیق رض سے کیوں نہ صلح کی) اور وہ حضرت ابو بکر رض مکان پر تشریف لائے انکو وہاں موجود نہ پایا پھر حضور ص کی خدمت میں حضرت عمر رض حاضر ہوئے انکو دیکھ کر حضور کا چہرہ غصہ سے دیگرگوں ہونے لگا یہ دیکھ کر حضرت ابو بکر رض ڈر گئے اپنے دو گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے عرض کیا حضور مینے دو دفعہ عمر پر زیادتی کی ہے (میرا قصور ہے اسکا قصور نہیں) حضور ص نے فرمایا خدا نے مجھکو تمہاری ہدایت کیلئے رسول بنا کر بھیجا تمنے مجھ کو اسکا یہ جواب دیا کہ تو جھوٹ بولتا ہے لیکن ابو بکر رض نے یہ جواب دیا آپ سچے ہیں اور یقیناً خدا کے رسول ہیں اس نے اپنی جان اور اپنا مال مجھپر وقف کردیا کیا تم اسکو میرے لحاظ کیوجہ سے تکلیف نہ پہنچاؤگے حضور ص نے یہ کلمہ دو دفعہ ارشاد فرمایا اسکے بعد مسلمانوں کیطرف سے حضرت ابو بکر رض کو کسی طرح کی ایذا نہیں پہنچائی گئی۔

حضرت علی مرتضیٰ رض کے بھائی عقیل نے حضرت ابو بکر رض کو گالی دی حضرت ابو بکر رض نے صرف اس وجہ سے چشم پوشی کی کہ یہ حضور ص کے قریبی رشتہ دار ہیں اور حضور ص سے اسکی شکایت کی حضور ص نے مسلمانوں کے درمیان کھڑے ہوکر ارشاد فرمایا میرے ساتھی (ابو بکر رض) کو تکلیف نہ پہنچاؤ تم اسکا کیا مقابلہ کرسکتے ہو۔ تم میں سے ہر شخص کے گھر پر کچھ نہ کچھ ظلمت ہے صرف ابو بکر ایسا شخص ہے

جسکے مکان کے دروازہ پر کچھ ظلمت نہیں نور ہی نور ہے تم سب نے مجھے کہا تھا تو جھوٹا رسول ہے لیکن ابوبکر نے یہ کہا تھا آپ خدا کے سچے رسول ہیں تم سب نے اپنے مال اسلام کی خدمت میں خرچ کرنے سے روک لئے لیکن ابوبکر نے اپنا سب مال میرے لئے وقف کر دیا تم نے میری امداد کرنے سے انکار کیا لیکن ابوبکر نے میری تسکین کی اور میری تابعداری کی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے کپڑوں میں اترا کر چلیگا (تکبر کریگا) خدا قیامت کے روز اسکی طرف نہیں دیکھیگا حضرت ابوبکر رض نے عرض کیا میرے کپڑے کا ایک حصہ نیچے گر جاتا ہے حضور ؐ نے فرمایا تم تکبر کیوجہ سے ایسا نہیں کرتے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آج کسنے روزہ رکھا ہے حضرت ابوبکر رض نے عرض کیا مینے حضور ؐ نے فرمایا آج کون کسی مسلمان کے جنازہ کے ساتھ گیا حضرت ابوبکر رض نے عرض کیا میں حضور ؐ نے فرمایا آج کسنے کسی مسکین کو کھانا کھلایا حضرت ابوبکر رض نے عرض کیا مینے حضور ؐ نے فرمایا جس میں یہ تین خصلتیں (آج) جمع ہو گئیں وہ جنتی ہے۔

حضرت عمر رض نے فرمایا جب میں کسی نیک کام کرنے کا ارادہ کرتا ہوں تو حضرت ابوبکر رض اس میں سبقت لیجاتے ہیں حضرت ابن مسعود رض فرماتے ہیں میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے آپکے ساتھ حضرت ابوبکر رض و عمر رض تھے حضور ؐ نے مجھے دیکھا کہ میں خدا سے دعا مانگ رہا ہوں حضور ؐ نے فرمایا خدا سے کوئی دعا مانگ قبول ہو گی پھر حضور ؐ نے فرمایا جو شخص قرآن مجید کو تر و تازگی کے ساتھ پڑھنا پسند کرتا ہے اُسکو ام عبد کی قرأۃ کے مطابق قرآن مجید پڑھنا چاہیئے۔ پھر میں اپنے مکان میں چلا آیا تھوڑی دیر بعد حضرت ابوبکر رض تشریف لائے اور مجھکو بشارت سنائی پھر حضرت عمر رض تشریف لائے تو دیکھا حضرت ابوبکر رض میرے مکان سے باہر نکل رہے ہیں حضرت عمر رض نے حضرت ابوبکر رض سے عرض کیا آپ ہر نیکی میں سب سے پہلے سبقت لے جاتے ہیں۔

حضرت ربیعہ اسلمی رض فرماتے ہیں ایکروز میرے اور حضرت ابوبکر رض کے درمیان کچھ ناچاقی ہو گئی حضرت ابوبکر رض نے میرے متعلق ایسا کلمہ منہ سے نکالا جسکو میں ناپسند کرتا تھا پھر آپ کو ندامت ہوئی اور مجھسے کہا ربیعہ تم بھی مجھکو ایسا ہی برا کلمہ کہو تاکہ قصاص ہو جائے مینے عرض کیا میں آپکی شان میں کوئی برا کلمہ نہیں کہونگا حضرت ابوبکر رض نے فرمایا تمکو میرے متعلق ایسا کلمہ کہنا پڑیگا ورنہ میں تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لیجاؤنگا میں نے عرض کیا مجھے

آپ ایسی توقع نہ رکھیے حضرت ابوبکرؓ تشریف لیگئے تھوڑی دیر بعد کچھ مسلمان میرے پاس آئے انہوں نے فرمایا کیا بات ہے حالانکہ حضرت ابو بکرؓ نے آپکے متعلق یہ کلمہ کہا ہے میں نے عرض کیا آپ پہچان جانتے ہیں کہ یہ کون بزرگ ہیں یہ حضرت ابو بکر صدیقؓ ہیں یہ غار میں حضورؐ کے رفیق تھے مسلمانو کی سربلندی انسے ہے آپ مجھے ترغیب دیتے ہیں کہ میں اُنکے حق میں بُرا کلمہ کہوں پھر یہ ناراض ہو جائیں اور حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر میری شکایت کریں کہ ربیعہ نے مجھے ایسا کہا یہ سنکر حضورؐ بھی مجھسے ناراض ہو جائیں ان دونوں بزرگوں کی ناراضگی کیوجہ سے خدا بھی مجھسے ناراض ہو جائے پھر ربیعہ سلامت رہ سکتا ہے ہرگز نہیں ہلاک ہو جائیگا اسکے بعد حضرت ابوبکرؓ تشریف لیگئے میں اکیلا انکے پیچھے گیا حتی کہ وہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تمام واقعہ بیان کیا حضورؐ نے میری طرف اپنی توجہ کی اور فرمایا ربیعہ صدیق سے تمکو کیا شکایت ہے میں نے عرض کیا حضورؐ حضرت صدیقؓ نے میرے متعلق ایسا کلمہ کہا جسکو میں سننا ناپسند کرتا ہوں انہوں نے مجھے فرمایا تم بھی مجھکو ایسا بُرا کلمہ کہو تاکہ بدلہ ہو جائے میں نے عرض کیا میں آپ کی شان میں ایسا بُرا کلمہ استعمال نہیں کرونگا حضورؐ نے فرمایا تمنے اچھا کیا اور اسکے متعلق ایسا بُرا کلمہ استعمال نہ کرنا یوں کہو ابو بکر اللہ آپکو بخشے میں نے کہا ابو بکر اللہ آپکو بخشے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکرؓ سے کہا تم حوض کوثر پر میرے ساتھی بنوگے تم غار میں میرے رفیق سفر تھے۔ حضرت سعیدؓ بن جبیر فرماتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ آیت پڑھی۔

يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ۔ اے اطمینان والے نفس۔

حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا حضورؐ یہ تو بڑی اچھی بات ہے جسکو یہ کہا جائے حضورؐ نے فرمایا جب تم مروگے فرشتہ تمہارے تن میں یہ کہیگا۔

جب یہ آیت نازل ہوئی

وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ۔ اگر ہم انپر یہ لکھتے کہ تم اپنے نفس کو قتل کر ڈالو۔

حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا حضورؐ اگر آپ مجھے حکم دیں کہ میں اپنے ہاتھ سے اپنے آپکو قتل کر ڈالوں تو میں ایسا کرونگا حضورؐ نے فرمایا تم سچ کہتے ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین سو ساٹھ نیک خصلتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ کے ساتھ اچھا ارادہ رکھتا ہے تو اُس میں اُنمیں سے ایک خصلت پیدا کر دیتا ہے جسکی

وجہ سے وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے حضرت ابو بکر رضؓ نے عرض کیا حضورؐ کیا مجھ میں بھی اُن میں سے کوئی خصلت ہے فرمایا ہاں تم میں یہ سب خصلتیں موجود ہیں دوسری روایت میں ہے ابو بکر مبارک ہو کہ تم میں یہ سب خصلتیں موجود ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس ایک حلقہ کیطرح ہوتی جیسا کہ سونے کا کپڑا لیکن اس مجلس میں حضرت صدیق رضؓ کی نشستگاہ خالی رہتی کسی شخص کو وہاں بیٹھنے کی جرأت نہ ہوتی جب حضرت ابو بکر رضؓ تشریف لاتے تو اپنی اس نشستگاہ میں بیٹھ جاتے حضورؐ انکی طرف توجہ فرماتے اور ان سے کلام کرتے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت کے ہر مسلمان پر ابو بکر رضؓ سے محبت کرنا اور انکا شکریہ بجالانا واجب ہے حضرت عمر فاروق رضؓ نے ارشاد فرمایا حضرت ابو بکر رضؓ ہمارے سردار ہیں اگر تمام روئے زمین کے مسلمانوں کے ایمان کا موازنہ ان کے ایمان سے کیا جائے تو حضرت ابو بکر رضؓ کا ایمان وزن دار ہو گا وہ سب سے پہلے آگے بڑھے اور میدان میں نکلے میری خواہش ہے کہ میں انکے سینہ کا ایک بال ہوتا میری تمنا ہے کہ مجھکو جنت میں ایسی جگہ ملے جہاں سے میں اُن کو دیکھ سکوں انکے بدن کی بو مشک و کستوری سے زیادہ خوشبودار ہے حضرت ابو بکر رضؓ کی وفات کے بعد انکے چہرہ کو کپڑے سے ڈھانک دیا گیا تھا حضرت علی مرتضیٰ رضؓ تشریف لائے فرمایا جو شخص خدا سے اپنے صحیفہ کے ساتھ ملاقات کرے مجھے ان سب میں اس شخص سے زیادہ محبت ہے جو اس وقت کپڑے میں ڈھنکا پڑا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عمر نے مجھے بیان کیا ہے کہ جب میں نے کسی نیکی میں حضرت ابو بکر رضؓ سے سبقت کرنا چاہی تو میں کامیاب نہ ہو سکا حضرت ابو بکر رضؓ ہی آگے رہے

حضرت علی مرتضیٰ رضؓ فرماتے ہیں قسم ہے اس ذات پاک کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے ہم نے جب کسی نیکی میں سبقت لیجانا چاہی تو حضرت ابو بکر رضؓ ہم سے آگے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے بعد حضرت ابو بکر رضؓ و عمر رضؓ کا درجہ ہے کسی مسلمان کے دل میں میری محبت اور حضرت ابو بکر رضؓ عمر رضؓ سے بغض و نفرت جمع نہیں ہو سکتی۔

حضرت ابن عمر رضؓ نے فرمایا قریش کے یہ تین شخص بہترین اخلاق رکھتے ہیں اگر تمکو ان سے واسطہ پڑے تم کسی طرح سے انکی تکذیب نہیں کر سکتے حضرت ابو بکر رضؓ حضرت ابو عبیدہ رضؓ بن جراح حضرت عثمان رضؓ بن عفان۔

حضرت ابراہیم نخعی فرماتے ہیں حضرت ابو بکرؓ نہیت ہی رقیق القلب اور رحمدل تھے۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کتاب اولؓ میں درج ہے حضرت ابو بکر صدیقؓ کی مثال بارش کیطرح ہے یہ بارش جہاں پڑتی ہے نفع ہی پہنچاتی ہے۔ ہم نے تمام نبیوں کے اصحاب پر نظر ڈالی ہمنے کسی نبی کو ایسا نہیں پایا جسکا ساتھی حضرت ابو بکرؓ ہو (سوائے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے)

زہری فرماتے ہیں حضرت ابو بکرؓ کی فضیلت یہ ہے کہ انہوں نے ایک لمحہ بھی خدا کے متعلق کوئی شک اپنے دل میں نہیں آنے دیا۔

حضرت زبیرؓ بن بکار فرماتے ہیں میں نے بعض اہل علم سے سنا وہ فرماتے تھے صحابہ کرام کے خطیب حضرت ابو بکر صدیقؓ و حضرت علیؓ تھے۔

حضرت ابو حصینؒ فرماتے ہیں حضرت آدمؑ کی تمام اولاد میں کل نبیوں اور رسولوں کے سوا حضرت ابو بکرؓ سے افضل کوئی شخص پیدا نہیں ہوا اور ارتداد کے مقابلہ کرنے کے اعلان کیوقت حضرت ابو بکرؓ نبیوں کا درجہ رکھتے تھے (کیونکہ ایسا عزم و ثبات صرف نبیوں کو حاصل ہوتا ہے)

حضرت شعبیؒ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکرؓ کو چار باتوں سے مخصوص کیا ہے یہ درجے کسی شخص کو حاصل نہیں اللہ تعالیٰ نے انکا نام صدیق رکھا دنیا میں کسیکا یہ نام نہیں یہ غار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق سفر تھے۔ سفر ہجرت میں حضورؐ کے رفیق تھے۔ تمام مسلمانوں کی موجودگی میں حضورؐ نے حضرت ابو بکرؓ کو نماز پڑھانیکا حکم دیا۔

حضرت ابو جعفرؒ فرماتے ہیں حضرت ابو بکرؓ حضرت جبریلؑ کی مناجاۃ سنتے تھے جبکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لاتے تھے حالانکہ حضرت صدیقؓ حضرت جبریلؑ کو دیکھ نہیں سکتے تھے۔

حضرت ابن مسیبؒ فرماتے حضرت ابو بکرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وزیر تھے حضورؐ ہر امر کے متعلق ان سے مشورہ کرتے حضورؐ کے بعد یہ مسلمان ہوئے۔ غار میں حضورؐ کے رفیق تھے بدر کے دن چھپر میں یہ حضورؐ کے ساتھ تھے حضورؐ کی قبر کے ساتھ انکی قبر ہے حضورؐ اپنی زندگی میں کسی کام میں کسیکو انسے آگے نہیں رکھتے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمانو میرے بعد ان دونوں کی اقتدا کرو ابو بکرؓ و عمرؓ کی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے بعد بارہ خلیفہ ہونگے ان میں حضرت ابو بکرؓ کی خلافت بہت تھوڑے دن رہے گی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسجد کیطرف تمام مکانات کے روشندان بند کر دو صرف ابو بکر رضؓ کے مکان کا روشندان مت بند کرو علمار اسلام فرماتے ہیں یہ اشارہ ہے کہ حضورؐ کے بعد خلافت کے مستحق صرف حضرت صدیق رضؓ ہیں

صحیحین میں ایک خاتون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی حضورؐ نے اسکو حکم دیا دوبارہ میرے پاس آنا اُسنے عرض کیا بالفرض اگر آپ فوت ہو گئے فرمایا تو ابو بکر کے پاس آنا۔

حضرت انس رضؓ فرماتے ہیں بنو المصطلق نے مجھکو اپنا نمائندہ بنا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا کہ میں اُن سے پوچھوں کہ آپ کی وفات کے بعد ہم اپنی زکوٰۃ کسکے حوالہ کریں میں حضورؐ کیخدمت میں حاضر ہوا اور سوال کیا حضورؐ نے فرمایا ابو بکر رضؓ کو اپنے مال ادا کرنا۔

حضرت ابن عباس رضؓ سے مروی ہے ایک خاتون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کوئی مسئلہ دریافت کیا حضورؐ نے فرمایا دوبارہ میرے پاس آنا اُسنے عرض کیا حضورؐ اگر میں حاضر ہوئی اور آپ وفات پا جائیں فرمایا تو پھر ابو بکر رضؓ کے پاس آنا کیونکہ میرے بعد وہ خلیفہ ہو گا۔

صحیح مسلم میں حضرت عائشہ رضؓ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض وفات میں مجھسے فرمایا میرے سامنے اپنے والد اور اپنے بھائی کو بلاؤ تاکہ میں خلافت کے متعلق اپنا فرمان لکھدوں کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ میرے مرنے کے بعد سلطنت کے خواہشمند دعوای کرینگے کہیں اس حکومت کا سب سے زیادہ حقدار ہوں لیکن خدا اور کل مسلمانوں کو یہی منظور ہو گا کہ صرف حضرت ابو بکر رضؓ خلیفہ بنیں۔

دوسری روایت میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض وفات میں مجھسے فرمایا میرے سامنے اپنے بھائی عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضؓ کو بلاؤ میں ابو بکر رضؓ کی خلافت کے متعلق اپنا فرمان لکھدوں تاکہ میرے بعد اُسکی خلافت کے متعلق کوئی مسلمان اختلاف نہ کرے پھر فرمایا اچھا چھوڑ دو معاذ اللہ کوئی مسلمان ابو بکر رضؓ کی خلافت کے متعلق اختلاف کر سکتا ہے۔

صحیحین میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضؓ سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مرض وفات شروع ہوا جب اُسنے اشتداد پکڑا تو حضورؐ نے فرمایا ابو بکر کو حکم دو کہ وہ نماز پڑھائے حضرت عائشہ رضؓ نے عرض کیا حضورؐ وہ رقیق القلب ہیں جب وہ آپکے مصلے پر کھڑے ہونگے تو خوب روئینگے حضورؐ نے فرمایا تم ابو بکر رضؓ کو حکم دو کہ وہ مسلمانوں کو نماز پڑھائے حضرت عائشہ رضؓ نے پھر وہی عذر پیش کیا حضورؐ نے فرمایا ابو بکر رضؓ کو حکم دو کہ وہ نماز پڑھائیں تم زلیخا کی سہیلیوں کیطرح ہو جو دل سے خدمت یوسفؑ

کی متمنی تھیں یہ حکم سنکر حضرت ابو بکر رضہ نے حضور ﷺ کی زندگی میں مسلمانوں کو نماز پڑھائی۔

دوسری روایت میں ہے میں نے بار بار حضور ﷺ سے اپنا عذر اسواسطے پیش کیا کہ مسلمان آپ کی وفات کے بعد کسی اور سے محبت نہ کرنے لگیں اور خلیفہ کسی اور شخص کو نہ مقرر کردیں بھلا میں کب دیکھ سکتی تھی کہ حضور ﷺ کے مصلے پر میرے والد کے سوا کوئی اور شخص کھڑا ہو پھر میرا ارادہ یہی تھا کہ حضور ﷺ حضرت ابو بکر رضہ کے متعلق مسلمانوں کو تاکید کردیں۔

ابن زمعہ کی روایت میں ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم جاری کیا حضرت ابو بکر رضہ غائب تھے حضرت عمر رضہ آگے بڑھے اور نماز پڑھانے لگے حضور ﷺ نے تین دفعہ کلمہ نفی لا لا لا ارشاد فرمایا یعنی حضرت ابو بکر رضہ کے سوا کوئی اور شخص مصلٰی پر نہ کھڑا ہو اللہ اور مسلمانوں کو یہی منظور ہے کہ صرف ابو بکرؓ ہی نماز پڑھائیں۔

ابن عمر کی حدیث میں ہے حضور ﷺ نے حضرت عمر رضہ کی آواز سنی حضور ﷺ نے اپنا سر مبارک اُٹھاکر جھانکا اور غضبناک لہجہ میں ارشاد فرمایا ابن ابی قحافہ کہاں ہے علماء فرماتے ہیں اس حدیث سے بالکل واضح ہوگیا کہ حضرت صدیق رضہ تمام صحابہ سے افضل ہیں علی الاطلاق اور خلافت کے سب سے زیادہ حقدار ہیں۔

حضرت اشعری فرماتے ہیں یہ حقیقت منکشف ہوگئی کہ حضور ﷺ نے حضرت صدیق رضہ کو تمام مہاجرین و انصار کی موجودگی میں نماز پڑھانیکا حکمدیا اور تمام صحابہ نے جنمیں حضرت عمر رضہ و حضرت علی رضہ بھی شامل ہیں۔ تسلیم کرلیا کہ خلافت کے حقدار صرف حضرت ابو بکر رضہ ہیں۔

حضرت علی رضہ فرماتے ہیں میری موجودگی میں حضور ﷺ نے حضرت ابو بکر رضہ کو نماز پڑھانیکا حکم دیا میں اسوقت غائب نہیں تھا اور نہ میں بیمار تھا پس جب حضور ﷺ نے ہمارے دینی راہنما حضرت ابو بکر رضہ کو پسند کیا تو ہم نے اپنا دنیادی راہنما (خلیفہ) بھی انہی کو تسلیم کرلیا۔

بنو عمرو بن عوف کے درمیان لڑائی ہوپڑی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی آپ ان میں صلح کرانے کے لئے نماز ظہر کے بعد روانہ ہوگئے اور حضرت بلال رضہ سے کہا اگر عصر تک میں نہ پہنچ سکوں اور نماز کا وقت آجائے تو ابو بکر رضہ کو حکمدینا کہ وہ نماز پڑھائے جب نماز عصر کا وقت آیا تو حضرت بلال رضہ نے اقامت کہی اور حضرت ابو بکر رضہ نے نماز پڑھائی حضرت حفصہ رضہ (حضرت عمر رضہ کی صاحبزادی اور حضور ﷺ کی بیوی) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا جب آپ مرض وفات میں مبتلا ہوجائینگے تو آپ حضرت ابو بکر رضہ کو مصلٰے پر آگے کرینگے حضور ﷺ نے فرمایا میں اسکو آگے نہیں کرونگا اللہ اسکو آگے کریگا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی مرتضیٰ رض سے فرمایا میں نے تین دفعہ خدا سے سوال کیا کہ وہ تمکو مصلیٰ پر کھڑا کرے خدا نے انکار کیا کہا حضرت ابو بکر آگے بڑھے

حضرت ابو بکر رضہ فرماتے ہیں میں حضرت عمر رض کی خدمت میں حاضر ہوا آپکے سامنے ایک قوم تھی جو کھانا تناول کرنے میں مصروف تھے حضرت عمر رض نے اپنی قوم کے پچھلے حصہ پر بیٹھے ہوئے ایک شخص پر نظر ڈالی اُس سے کہا تمنے گذشتہ کتابوں میں کیا لکھا دیکھا ہے عرض کیا لکھا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت صدیق رض خلیفہ ہونگے۔

حضرت محمد بن زبیر فرماتے ہیں حضرت عمر رض بن عبد العزیز نے مجھے حضرت حسن بصری رح کی خدمت میں بھیجا کہ میں اُنسے چند سوالات کروں میں انکی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا آپ میرے دل کی تشفی کر دیجئے کہ آجکل کے لوگ اختلاف کر رہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے حضرت ابو بکر رض کو خلیفہ بنایا تھا یا نہیں حضرت حسن بصری رح اُٹھ بیٹھے کہا تمکو اسکے متعلق شک ہے خدا تمکو ہدایت دے قسم ہے اس ذات پاک کی جسکے سوا کوئی معبود نہیں حضور رض نے حضرت صدیق رض کو اپنا خلیفہ بنایا تھا حضور رح کو خود اسکا اندیشہ تھا کہ وہ حضرت ابو بکر رض کو خلیفہ بنانے کا حکم دئے بغیر فوت ہو جائیں۔

ابو بکر بن عیاش فرماتے ہیں ایک روز ہارون رشید نے مجھ سے پوچھا مسلمانوں نے حضرت ابو بکر رض کو کسطرح خلیفہ بنایا میں نے عرض کیا یا امیر المؤمنین خدا نے سکوت اختیار کیا اسکے رسول نے سکوت اختیار کیا مسلمانوں نے سکوت اختیار کیا۔ رشید نے کہا تمنے میرا غم اور بڑھا دیا میں نے عرض کیا یا امیر المؤمنین نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض وفات میں آٹھ روز بیمار پڑے حضرت بلال رض حضور رض کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کیا حضور نماز کون پڑھائے فرمایا ابو بکر رض کو حکم دو کہ وہ نماز پڑھائے حسب الحکم حضرت ابو بکر رض آٹھ روز تک نماز پڑھاتے رہے اور وحی نازل ہو رہی تھی حضور نے سکوت اختیار کیا کیونکہ اللہ نے سکوت اختیار کیا مسلمانوں نے سکوت اختیار کیا کسی نے کچھ اعتراض نہ کیا نہ کسی قسم کی نکتہ چینی کی، کیونکہ حضور رض نے سکوت اختیار کیا تھا۔ رشید کو میرا یہ بیان بہت پسند آیا اُس نے کہا۔ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ (اللہ تمکو برکت دے تمنے اچھی طرح میری تشفی کر دی) علماء کی ایک جماعت نے استنباط کیا ہے کہ حضرت صدیق رض کی خلافت قرآن کا ایک معجزہ ہے۔ حضرت حسن بصری رح اس آیت

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ ۔ مسلمانو جو شخص تم میں سے اپنے دین سے مرتد ہو جائے گا۔

عَنْ دِیْنِهٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ پس عنقریب خدا ایسی قوم کو لائے گا جنکو اللہ دوست رکھتا ہے
یُحِبُّهُمْ وَ یُحِبُّوْنَهٗ۔ اور وہ اللہ کو دوست رکھتے ہیں۔

میں فرماتے ہیں اس سے مراد حضرت صدیق رضؓ اور آپ کے ساتھی ہیں جبکہ تمام عرب مرتد ہو گیا
تو حضرت ابوبکر رضؓ اور اُن کے ساتھیوں نے اُن سے جہاد کیا حتیٰ کہ انکو اسلام کیطرف واپس لے آئے

اس آیت
قُلْ لِّلْمُخَلَّفِیْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ جو دیہاتی پیچھے رہ گئے ہیں تم اُن سے کہو عنقریب تمکو ایک سخت
اِلٰی قَوْمٍ اُولِیْ بَاْسٍ شَدِیْدٍ لڑنے والی قوم کیطرف بلایا جائے گا۔

س سے مراد قبیلہ بنی حنیفہ ہے ابن ابی حاتم و ابن قتیبہ فرماتے ہیں یہ آیت حضرت صدیق رضؓ
ی خلافت کیلئے واضح حجت ہے کیونکہ حضرت صدیق رضؓ ہی نے انکے مقابلہ میں فوج بھیجی تھی

علم اور تحمّل

حضرت انیسہ رضؓ فرماتی ہیں حضرت ابوبکر رضؓ خلیفہ ہونے سے پہلے تین سال اور خلیفہ ہونے کے بعد ایک سال ہمارے قبیلہ میں رہے قبیلہ کی لڑکیاں
ی بکریاں لاتیں اور حضرت صدیق رضؓ سے کہتیں بکریوں کا دودھ دوھ دو آپ انکو دودھ دوھ دیتے
ابو صالح غفاری رضؓ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضؓ روزانہ ہر شب کو مدینہ کے ایک کنارہ میں تشریف
تے یہاں ایک اندھی بڑھیا رہتی تھی حضرت عمر رضؓ اسکو پانی یا دودھ پلاتے اور اسکے باقی کام
ر دیتے جب آتے تو دیکھتے کوئی دوسرا شخص ان سے پہلے آتا ہے اور بڑھیا کے سب کام
رکے کر دیتا ہے بہت دنوں تک یہی ہوتا رہا حتیٰ کہ ایکدن حضرت عمر رضؓ گھات میں بیٹھ گئے
دیکھنے کے لئے کہ کون شخص آتا ہے دیکھا تو وہ حضرت ابوبکر رضؓ تھے اور وہ اُس وقت خلیفہ تھے۔
حضرت ابوبکر رضؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے
حضرت حسن رضؓ (حضرت علی مرتضیٰ رضؓ کے صاحبزادے) تشریف لائے کہا میرے باپ کے منبر سے
یچے اُتر حضرت ابوبکر رضؓ نے فرمایا تم سچ کہتے ہو یہ تمہارے باپ کا منبر ہے پھر رونے لگے
ور حضرت حسن رضؓ کو اپنی گود میں بٹھا لیا حضرت علی رضؓ نے عرض کیا میں نے اسکو نہیں کہا حضرت
صدیق رضؓ نے فرمایا تم سچ کہتے ہو تمہارے متعلق میری یہ بدظنی نہیں۔

ایفاء وعدہ

صحیحین میں ہے حضرت جابر رضؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا اگر بحرین کا مال آیا تو میں اس سے تمکو اتنا اور اتنا دونگا حضور صلعم کی
فات کے بعد یہ مال پہنچا حضرت ابوبکر رضؓ نے فرمایا جسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ قرض

دیا یا حضور نے اُس سے کوئی وعدہ کیا ہے وہ ہماری خدمت میں حاضر ہو میں حاضر خدمت
ہوا اور حضور کا وعدہ یاد دلایا حضرت ابوبکر رض نے فرمایا اتنا مال لو جب مینے گنا تو وہ پانچسو
روپے تھے اسکے علاوہ مجھکو دو ہزار پانچسو روپے زیادہ دیئے۔

موت کا سبب حضرت ابوبکر رض اور حارث رض بن کلدہ ایک روز خزیرہ (ایک قسم کا
کھا رہے تھے جو کہیں سے تحفتہً آیا تھا حضرت حارث رض نے حضرت
صدیق رض سے عرض کیا حضور اسکو مت کھائیے اللہ کی قسم اسمیں ایک سال کا زہر ملا ہوا ہے
اور آپ دونوں ایکدن مرینگے حضرت صدیق رض نے کھانا چھوڑ دیا پھر یہ دونوں بیمار پڑے
جتی کہ سال ختم ہوتے تک دونوں ایکدن فوت ہو گئے۔

امام شعبی نے فرمایا اس کمبخت ذلیل دنیا سے ہم کیا توقع رکھیں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رض کو زہر دیا گیا۔ (تاریخ الخلفاء صفحات از ۱۱۱ تا ۱۲۱)

سیرۃ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

سنہ ۱۳ھ

فتح دمشق

جب مسلمان فتح اجنادین سے فارغ ہوئے تو علاقہ اردن میں فحل کا رُخ کیا
عیسائیوں کی پسماندہ فوجیں جمع تھیں، مسلمان اپنی اُسی ترتیب لشکر کے ساتھ آگے بڑھے
حضرت خالد رض بن ولید قائد اعظم تھے جب عیسائی لشکر بیسان میں وارد ہوا تو ہر دو
کھودنے زمین شور تھی سب طرف کیچڑ ہی کیچڑ ہو گیا فحل و بیسان میدان جنگ بنا جو
اور اردن کے درمیان واقع ہے جب مسلمان آئے اور انکو عیسائیوں کی فریب کاریوں
تو ان سے گھوڑے پھسل گئے اور انکو بہت مشقت اٹھانا پڑی بالآخر بڑی مشکل سے
پہنچے اور عیسائیوں پر حملہ کیا عیسائیوں کو ہزیمت ہوئی اور مسلمان ذیقعدہ سنہ ۱۳ھ میں
اندر داخل ہو گئے حضرت عمر رض کی خلافت سے چھ ماہ بعد۔

اس سال موسم حج کے امیر حضرت عبدالرحمٰن رض بن عوف مقرر ہوئے تھے۔
اسکے بعد مسلمانوں نے دمشق کا رُخ کیا حضرت خالد رض سر لشکر تھے دمشق میں عیسائیوں

تھا۔ دمشق گئے۔ ارد گرد سخت لڑائیاں ہوئیں مثنیٰ نے عیسائیوں کو شکست دی اور وہ دمشق
داخل ہو کر محصور ہو گئے اور دروازے بند کر لئے مسلمانوں نے شہر کے باہر اپنے خیمے نصب
کئے اس دوران میں دار الخلافہ سے امیر المؤمنین حضرت عمر رض کا قاصد ایک فرمان لایا جسمیں
تھا کہ خالد کو معزول کیا جاتا ہے اور اسکی جگہ حضرت ابو عبیدہ رض بن جراح کو مقرر کیا جاتا ہے
ت ابو عبیدہ رض کو شرم آئی کہ دمشق فتح ہونے سے پہلے یہ خط حضرت خالد رض کو دکھایا جائے
دمشق فتح ہوا اور حضرت خالد رض کے حکم سے صلحنامہ مرتب ہوا جس پر حضرت خالد رض کے دستخط
اور باہان دمشق سے نکلکر ہرقل کے پاس چلا گیا۔ فتح دمشق رجب سنہ ۱۴ھ میں ہوئی حضرت
بیدہ رض نے اعلان کیا کہ وہ فوجوں کے قائد اعظم ہیں اور حضرت خالد رض کو معزول کر دیا گیا ہے
مسلمان یرموک میں عیسائیوں سے جنگ کر رہے تھے کہ دار الخلافہ سے قاصد حضرت ابو بکر رض
فات کی خبر اور تامیر ابو عبیدہ رض اور عزل خالد کا فرمان لایا۔ اب فتح دمشق کے مفصل حالات
کرتے ہیں۔

ل | شام کا مشہور مقام ہے جہاں عیسائیوں کی اسی ہزار فوجوں سے مسلمانوں کا مقابلہ ہوا
یہ بڑی خونریز جنگ مشہور ہے حضرت قعقاع رض بن عمرو تمیمی فرماتے ہیں۔

...ابٍ لي قد ورثتُ فعالَهُ	بہت سے بہترین کارنامے مجھکو اپنے باپ سے وراثت میں ملے ہیں
...لمكارم بحوه قنيا ٧	وہ اتنے زیادہ تعداد میں ہیں کہ اُنکا دریا موجیں مار رہا ہے
...باة فحل قد ادُوا لي مُعلماً	خصوصاً فحل کے میدان جنگ میں جبکہ میرے سینہ پر شجاعت کے نشان لگے ہوئے تھے
...يل تخطُ والبلادُ اطوارُ	گھوڑے ہنہنا رہے تھے اور مختلف شہر پامال ہو رہے تھے۔
...الت الخيلُ العوابُ بتلا وسهم	عربی گھوڑے عیسائیوں کو خوب پامال کر رہے تھے۔
...وم فحل وانهبا مسوادُ	فحل کی خونریز جنگ میں جبکہ غبار موج در موج اُڑ رہا تھا۔
...ادمئين سواقهم عن اسرهم	حتی کہ گھوڑے اپنی زینوں سے اپنے سواروں کو نیچے گرانے لگے
...دعة مابعد ها استمرادُ	اضطراب و پریشانی میں جو اسکے بعد بھی قائم رہیگی۔

(معجم البلدان تقطیع باب الفاء والحاء)

...یان | اردن کا مشہور شہر ہے حوران اور فلسطین کے مابین یہاں ایک چشمہ ہے جسکو عین
الفلوس کہتے ہیں کہا جاتا ہے کہ یہ چشمہ جنت سے جاری ہوا ہے یہاں کھجور کے
ت کثرت سے ہیں یہ وبائی شہر ہے باشندے گندم گوں رنگ ہیں کیونکہ یہاں گرمی زیادہ

پڑتی ہے یہاں کی شراب مشہور ہے۔ (معجم البلدان تقطیع باب الباء والیاء)

دمشق شام کا مشہور شہر ہے۔ بلا اختلاف یہ شہر دنیا کی جنت ہے کیونکہ اسکی عمارتیں خوشنما ہیں سرسبز و شاداب میدان ہیں میوے کثرت سے ہیں۔ بہت نہریں چلتی ہیں۔ وجہ تسمیہ یہ ہے کہ بنانے والوں نے اس شہر کو جلدی بنایا کیونکہ عربی زبان میں ناقۃ دمشق تیز رفتار اونٹنی ابن الکلبی کہتے ہیں اسکا نام دمشق اسواسطے ہے کہ حضرت نوح ؑ کے پوتے کا نام دماشق ہے۔ کئی ہزار سال پہلے بڑا ہوا ہے حضرت ابراہیم خلیل اللہ اسکی بنا رسے پانچ سال بعد پیدا ہوئے بعض تاریخوں میں لکھا ہے کہ حضرت ہود علیہ السلام اس شہر میں تشریف لائے اور اُس شہر کی بنا ڈالی جو جامع مسجد کے قبلہ کیطرف ہے بعض عالم کہتے ہیں عازر حضرت ابراہیم ؑ کے غلام نے اس شہر کو بنایا یہ حبشی تھا جب حضرت ابراہیم ؑ آگ سے صحیح و سالم باہر نکل آئے تو نمرود نے یہ غلام حضرت ابراہیم ؑ کو ہبہ کردیا اس غلام کا نام دمشق تھا اُسنے اپنے نام سے اس شہر کی بنا ڈالی۔ بعض عالم کہتے ہیں دمشق کو حضرت نوح ؑ کے پوتے دمشق نے بنایا دمشق کے چار بھائی اور تھے۔ فلسطین۔ ایلیا۔ حمص۔ اردن سب نے اپنے نام سے علیحدہ علیحدہ شہر بنائے۔

بعض عالم فرماتے ہیں حضرت آدم علیہ السلام بیت انات وحوا میں آیا کرتے تھے یہ مقام دمشق کے قریب واقع ہیں۔ جامع مسجد دمشق کے قریب ایک مقام باب الساعات کے نام سے مشہور ہے یہاں ایک بہت بڑا پتھر ہوتا تھا جسپر قربانی رکھی جاتی تھی اگر وہ قربانی خدا کی نظر میں مقبول ہوتی تو ایک آگ آکر اسکو کھا جاتی اور اگر وہ قربانی خدا کی نظر میں مقبول نہوتی تو آگ اسے چھوڑ دیتی ہابیل ایک بڑا موٹا دنبہ لایا اسکو اس پتھر پر رکھدیا آسمان سے آگ آئی اور اسکو کھا گئی قابیل گندم کا ایک ڈھیر لایا اور اس پتھر پر رکھا۔ آگ آئی لیکن اُسنے نہ کھایا اور گندم اسی طرح باقی رہی اب قابیل نے اپنے بھائی ہابیل سے حسد کرنا شروع کیا اور مشہور پہاڑ قاسیون جو آج دمشق کے قریب واقع ہے پر اسکو جالیا اور اسکے قتل کا ارادہ کیا اب اسے معلوم نہ ہوا کہ اسکو کسطرح مارے ابلیس (شیطان) آیا ایک پتھر اٹھایا اور اپنے سر پر مارنے لگا قابیل نے جب یہ دیکھا تو اس نے ایک پتھر اٹھایا اور اپنے بھائی کے سر پر مارا اور اس مشہور پہاڑ قاسیون پر اسکو مار ڈالا میں نے بچشم خود یہاں ایک پتھر دیکھا ہے جسپر خون جیسا اثر باقی ہے جس کے متعلق اہل شام دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ وہی پتھر ہے جس کے ذ

قابیل نے ہابیل کو مارا۔ اور اسپر یہ سُرخی ہابیل کے خون کا اثر ہے یہاں ایک خوبصورت حوض بنا ہوا ہے جو زیارت گاہ ہے۔

بعض عالم کہتے ہیں دمشق حضرت نوح ؑ کا مکان تھا اور اُس لکڑی کی پیداوار کی جگہ جس سے کشتی نوح بنی تھی پہاڑ لبنان ہے اور جس مقام سے حضرت نوح ؑ اسپر سوار ہوئے تھے عین الجر ہے دمشق اور بغداد کے درمیان دو سو تیس فرسخ کا فاصلہ ہے اللہ تبارک و تعالیٰ کا یہ ارشاد وَآوَيْنَاهُمَا إِلَىٰ رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ اور ہم نے حضرت عیسیٰ ؑ و مریم ؑ کو ایک ایسی جگہ پناہ دی جو ٹھہرنے کے قابل اس سے مراد دمشق ہے جہاں عیش و عشرت کے سامان بافراط موجود ہیں۔ سرسبزی و شادابی بہت ہے، حضرت قتادہ رضہ فرماتے ہیں۔

وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ وَطُورِ سِينِينَ میں تین سے مراد وہ پہاڑ ہے جسپر دمشق آباد ہے زیتون سے مراد وہ پہاڑ ہے جسپر بیت المقدس آباد ہے طور سینین سے مراد اچھی وادی ہے۔ وَهَٰذَا الْبَلَدِ الْأَمِينِ سے مراد مکہ معظمہ ہے۔ اصمعی فرماتے ہیں دنیا میں تین جنتیں ہیں دمشق نہر بلخ۔ نہر ابلہ۔ دنیا کے باغات تین ہیں۔ ابلہ۔ سیراف۔ عمان۔

ابوبکر محمد بن عباس مشہور شاعر خوارزمی کہتے ہیں دنیا کی جنتیں چار ہیں۔ دمشق۔ سمرقند۔ وادی بوان۔ جزیرہ ابلہ۔ میں نے ان سب کو دیکھا ہے دمشق ان سب میں سب سے اچھا ہے

کہتے ہیں حضرت ابراہیم دمشق کے قریب ایک بستی میں پیدا ہوئے جسکو برزہ کہتے ہیں جو قاسیون پہاڑ میں واقع ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دمشق کے مشرقی سفید منارہ پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونگے کہتے ہیں دمشق کے متبرک مقامات میں جہاں دعا قبول ہوتی ہے مغارۃ الدم ہے جو پہاڑ قاسیون میں واقع ہے کہتے ہیں یہ انبیاء علیہم السلام کی منزل ہے اور انکا مصلیٰ ہے وہ مغارہ جو جبل نیرب میں واقع ہے حضرت عیسیٰ کی جائے پناہ تھی حضرت ابراہیم ؑ کی دو مسجدیں تھیں ایک اشعریین میں دوسری برزہ میں مسجد قدیم جو قطیعہ کے قریب واقع ہے یہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے۔ مسجد باب شرقی جسکے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت عیسیٰ ؑ یہاں اُترینگے اور مسجد صغیر جو جیرون کے پیچھے ہے کہتے ہیں کہ یہاں حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام شہید ہوئے تھے۔

جامع مسجد دمشق کے قبلہ میں جو دیوار ہے اسکو حضرت ہود علیہ السلام نے بنایا ہے اور یہاں بہت سے صحابۂ کرام کی قبریں ہیں اور انکے مشہور مکانات جتنی نہریں اور حوض دمشق میں

ہیں اتنی نہریں اور حوض کسی اور شہر میں نہیں تم جہاں سے گذرو گے جس باغ سے گذرو گے
نہر اور حوض نظر آئے گا ہر مسجد ہر مدرسہ ہر خانقاہ میں نہر چل رہی ہے۔ دمشق کی جامع مسجد
اپنی خوبصورتی کے لحاظ سے تمام عالم اسلام میں ضرب المثل ہے۔

مسلمانوں نے اس شہر کو عیسائیوں سے حضرت عمرؓ کے عہد میں رجب ۱۴ھ میں چھین
شہر کے ہر دروازہ کے بالمقابل ہر امیر اپنی فوج لئے پڑا تھا شرقی دروازہ پر حضرت خالدؓ بن
ولید دوسرے دروازہ پر حضرت ابو عبیدہؓ تیسرے دروازہ پر حضرت یزیدؓ بن ابی سفیان
امیر معاویہؓ کے حقیقی بھائی) چوتھے دروازہ پر حضرت شرجیلؓ بن حسنہ حضرت خالدؓ نے اپنے در
سے بزور شمشیر شہر میں گھسے عیسائی باقی تینوں افسروں کی طرف دوڑے اور امان طلب کی اہ
منظور کیا اور عیسائیوں نے دروازے کھول دئیے یہ تینوں امیر تینوں دروازوں سے صلح کے
ساتھ داخل ہوئے اور حضرت خالدؓ اپنے دروازہ سے بزور شمشیر گھسے عیسائیوں نے ان
امیروں کو اپنا حکم بنایا اور یہ مقدمہ حضرت عمرؓ کے سامنے پیش کیا گیا کہ شہر بزور شمشیر فتح ہو
یا صلح کے ساتھ حضرت عمرؓ نے فیصلہ کیا کہ صلح وامن کے ساتھ شہر فتح ہوا ہے۔

اب دمشق کی جامع مسجد کے عجائبات سنئے۔ فرمایا ہر کل عجائب اس مسجد میں موجود ہیں اس
فرش سنگ سفید سے بنایا گیا ہے نہایت اچھی ترتیب سے اسکو مسنع کیا گیا ہے اسپر نہایت خو
گلکاری کی گئی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سونا جڑ دیا گیا ہے اور عجیب عجیب صنعتیں بنائی گئی

جامع مسجد کہتے ہیں دنیا کے عجائبات چار ہیں۔ سنجہ کا پل۔ اسکندریہ کا منارہ۔ ۳ دم
دمشق کی جامع مسجد اسکو ولید بن عبدالملک بن مروان (بنی امیہ) نے بنا
وہ مساجد تعمیر کرانے میں بڑا مشہور ہے اسکی تعمیر ۸۸ھ یا ۸۹ھ میں شروع ہوئی جب اس
اسکے بنانے کا ارادہ کیا تو اسنے دمشق کے عیسائیوں کو جمع کرکے کہا ہم اپنی مسجد میں تمہارا
گرجا یوحنا گرا کر ملانا چاہتے ہیں ہم اسکے معاوضہ میں تمکو دوسری جگہ گرجا دینا چاہتے ہیں او
چاہو تو اسکی قیمت ادا کردیں جو دگنی ہوگی عیسائیوں نے انکار کیا اور گھروں سے حضرت
بن ولید کا معاہدہ۔ دیگر سرکاری کاغذات نکال لائے و نیز انہوں نے کہا ہماری کتابوں میں
جو شخص اس گرجا کو گرائے گا فوراً مر جائے گا ولید نے کہا پہلے میں گراتا ہوں اسنے زرد قبا
ہوئے گرجا کو گرانا شروع کردیا پھر دوسرے مسلمان اس میں شامل ہوگئے اسکے بعد اس
علاقہ مسجد میں اضافہ کیا اور اپنی ہر امکانی طاقت اسکے خوبصورت بنانے میں خرچ کردی

چار دروازے بنائے شرقی میں باب جیرون - غربی میں باب برید۔ قبلہ میں باب زیادۃ و باب ناطفیتین ایکدوسرے کے بالمقابل - در قبلہ باب فرادیس۔

ولید اس جامع مسجد کی تعمیر پر ساری مملکت کی سات سال کی ساری آمدنی خرچ کرتا رہا۔ ان حسابات کی کل کتابیں اٹھارہ اونٹوں پر لدی ہوئی تھیں حکمدیا کہ تمام کتب حساب جلادو ہمنے یہ سب خرچ اللہ کے لئے کیا ہے ہمکو اسکو دیکھنا نہیں چاہیئے۔

اس مسجد کی عجائبات میں سے ایک یہ ہے کہ انسان اگر سو برس کی عمر پائے اور ہر روز اسکی صنعتوں کو بغور مطالعہ کرتا رہے تو ہر روز اُسے کوئی نہ کوئی نئی صنعت نظر آئے گی جو اُسنے پہلے دنوں میں نہیں دیکھی تھی کہتے ہیں دوران تعمیر میں اسکے معماروں نے جتنی سبزی ترکاری کھائی ہے اسکی قیمت چھ ہزار دینار پہنچتی ہے یہ خرچ دیکھکر لوگوں نے ایک نعرہ بلند کیا یہ تعجب کرکے کہ کتنا مال عظیم اس مسجد پر خرچ ہوا ہے۔ ولید نو سال تک اسکی تعمیر میں مصروف رہا ہر روز دس ہزار مزدور صرف سنگ سفید کاٹنے پر مقرر تھے اس میں چھ سو سونے کے زنجیریں تھیں ولید جب اسکی تعمیر سے فارغ ہوا تو حکمدیا اسکی چھت رانگ سے بنائی جائے ہر شہر سے ماہرین عمارت طلب کئے گئے ایک حصہ باقی رہگیا اسکے لئے رانگ ختم ہوگیا تھا ایک خاتون کے پاس اتنا رانگ موجود تھا اُسنے کہا سونے کے وزن کے بھاؤ سے دونگی ولید نے حکمدیا اسی بھاؤ سے خریدلو۔ اگرچہ دو دفعہ سونے کا وزن کرنا پڑے جب قیمت اُس خاتون کے حوالہ کیگئی تو اُسنے کہا میرا خیال تھا کہ ولید اس تعمیر مسجد میں لوگوں پر ظلم کر رہا ہے جب مجھے اُسکا انصاف معلوم ہوگیا تو میں اب یہ قیمت راہِ خدا میں وقف کرتی ہوں جب ولید کو یہ خبر معلوم ہوئی تو اُسنے حکمدیا مسجد کے پتھر پر اس عورت کا نام نصب کیا جائے کہ اُسنے براہِ خدا اسکو وقف کیا میرا نام نہ لکھا جائے قبلہ میں کونہ پر ستر ہزار دینار خرچ کئے۔

موسیٰ ابن حماد بربری فرماتے ہیں میںنے جامع مسجد دمشق کے ایک شیشہ میں سونے کے پانی سے سورہ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ لکھی ہوئی دیکھی حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ کے قاف پر میںنے ایک سرخ موتی دیکھا میںنے اسکے متعلق حالات معلوم کئے تو معلوم ہوا ولید کی بیٹی کا یہ جوہر تھا وہ فوت ہوگئی تو اسکی ماں نے کہا یہ جوہر بھی اسکی قبر میں ڈالدو ولید نے حکمدیا بلکہ یہ قاف اس موتی سے بناؤ پھر ولید نے قسم کھاکر اسکی ماں سے کہا میںنے یہ جوہر مقابر (قبر کی جمع) میں رکھدیا یہ سنکر اسکی بیوی چپکی ہوگئی۔

جاحظ اپنی کتاب بلدان میں فرماتے ہیں کسی دمشقی کو جنت کا زیادہ شائق نہیں ہونا چاہئے کیونکہ اُنکے خود شہر میں دمشق کی جامع مسجد موجود ہے جو بالکل جنت کا نمونہ ہے اُسکے ستون سنگ سفید سے ہیں دو طبقے ہیں چھوٹے طبقہ میں بڑے بڑے ستون نصب ہیں اوپر والے طبقہ میں چھوٹے چھوٹے ستون ہیں ان کے درمیان دنیا کے کل شہروں اور درختوں کی تصاویر سونے کے پانی سے بنائی ہوئی ہیں رنگ برنگ سبز و زرد اُسکے قبلہ میں ایک بڑا قبہ ہے جسکی مثال دنیا میں نہیں اور اُس سے اچھا کوئی منظر نہیں اس مسجد کے تین منبر ہیں بڑا منبر پہلے زمانہ عیسائیوں کا دیدبان تھا اسکو علی حالہ قائم رکھا گیا اور اسکا منارہ بنادیا گیا لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسی پر آسمان سے اُتریں گے جامع مسجد کی یہ خوبصورتی علی حالہ قائم رہی حتیٰ کہ ۴۶۱ھ میں ایک خوفناک آتشزدگی سے اسکی یہ سب خوبصورتی زائل ہوگئی۔

(مصنف نے اپنے زمانہ میں دمشق کی جامع مسجد کا یہ حال لکھا ہے لیکن اب میرے زمانہ ۱۹۲۱ء میں اس پر فرانس کا قبضہ ہے اور اس خبیث حکومت نے اسکی کل قیمتی اشیاء سلب کر کے پیرس بھیج دیں اور وہی حال کیا جو انگریزوں نے ۱۸۵۷ء غدر میں دہلی میں لال قلعہ کے ساتھ اور سکھوں نے شاہی مسجد لاہور کے ساتھ کیا تھا فلعنهم الله لعنًا کبیرًا اللهم خالف بین کلمة النصارٰی ومزق جمعهم وشتت شملهم وخرب دیارهم واموالهم وانزل بهم بأسك الذی لا ترده عن القوم المجرمین از مترجم)

حضرت عمر بن عبد العزیز نے اپنے عہد خلافت میں بیان فرمایا دمشق کی جامع مسجد میں بیجا اسراف کیا گیا۔ میں چاہتا ہوں کہ اسکی قیمتی اشیاء ہٹا کر بیت المال میں واپس کرلوں اور کسی دوسری جگہ مناسب طریقہ سے خرچ کروں یہ سنکر دمشق کے مسلمانوں کو صدمہ ہوا ان دنوں عیسائی بادشاہ کیطرف سے اُسکے بارہ نمائندے جامع مسجد دیکھنے دمشق آئے اور حضرت عمر بن عبد العزیز سے مسجد میں گھسنے کی اجازت مانگی باب برید سے انکو اندر گھسنے کی اجازت دیگئی اور انکے ساتھ ایک ایسا آدمی کر دیا گیا جو انکی زبان اچھی طرح جانتا تھا اور یہ تاثرات کے دوران میں جو کچھ وہ کہیں یہ شخص فوراً حضرت عمرؓ کو پہنچادے ان عیسائیوں کو مطلق علم نہ ہوا کہ کوئی سرکاری آدمی انکے تعاقب میں ہے وہ صحن سے گذر کر قبلہ میں پہنچے اپنے سر اُٹھا کر دیکھنا شروع کیا اُنکے رئیس وفد نے اپنا سر نیچا کرلیا اور اسکے چہرہ کا رنگ زرد پڑ گیا اُسکے ساتھیوں نے وجہ پوچھی تو اُسنے کہا ہم عیسائیوں کا خیال تھا کہ عرب مسلمانوں کا زمانہ

عروج بہت تھوڑے دنوں تک رہیگا جب میں نے انکی یہ عبارت دیکھی تو مجھے یقین ہو گیا کہ ایک لمبے عرصہ تک انکا عروج قائم رہیگا اُس مترجم نے حضرت عمر رضہ بن عبدالعزیز کو یہ گفتگو سنائی تو آپنے اپنا ارادہ فسخ کردیا فرمایا یہ مسجد کفار کیلئے وبالِ جان ہے اسکو علیٰ حالہ قائم رہنے دو۔

اسکی محراب قیمتی موتیوں سے مرصع کیگئی تھی سونے اور چاندی کے قندیل آویزاں کیئے گئے تھے دمشق میں صحابۂ کرام تابعین و دیگر بزرگان دین کی قبریں ہیں دمشق کے قبلہ میں حضرت ام عاتکہ رضہ (حضرت عمر فاروق رضہ کی ہمشیرہ) کی قبر ہے اسکے قریب حضرت صہیب رضہ رومی اور اُنکے بھائی کی قبر ہے باب صغیر کے رخ قبلہ میں حضرت بلال[1] رضہ بن حمامہ و کعب رضہ احبار[2] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تین بیویوں کی قبریں حضرت فضہ (حضرت فاطمہ رضہ کی لونڈی) حضرت ابو الدردا رضہ و ام درداء رضہ فضالہ بن عبید سہیل بن حنظلہ۔ واثلہ[11] بن اسقع۔ اوس[12] بن اوس ثقفی۔ ام حسن[13] بنت جعفر صادق۔ علی[14] بن عبداللہ بن عباس۔ سلمان[15] بن علی بن عبداللہ بن عباس اور انکی زوجہ ام حسن[16] بنت علی بن ابی طالب خدیجہ بنت زین العابدین۔ سکینہ[18] بنت حسین (صحیح یہ ہے کہ انکی قبر مدینہ منورہ میں ہے) محمد[19] بن عمر بن علی بن ابی طالب کی قبریں جابیہ میں حضرت اویس[20] قرنی کی قبر ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ اکثر قبریں دولتِ عباسیہ کے اول عہد میں تقریباً ایک سو سال تک بالکل منہدم کردیگئیں اور انپر ہل پھیر دیا گیا۔

باب فرادیس میں حضرت حسین[21] رضہ بن علی رضہ کا مشہد ہے شہر کے وسط میں مشہد خضر کے قریب محمد[22] بن عبداللہ بن حسین بن احمد بن اسمٰعیل بن جعفر صادق کی قبر ہے۔

جامع مسجد کے شرقی جانب حضرت عمر فاروق رضہ کی مسجد ہے۔ نیز جامع مسجد میں حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کا سر مبارک اور حضرت عثمان غنی رضہ کا مصحف موجود ہے کہتے ہیں قبلہ والی دیوار میں حضرت ہود علیہ السلام کی قبر ہے منقول یہ ہے کہ انکی قبر حضر موت میں ہے قبۂ نرگس کے نیچے دو ستون نصب ہیں کہتے ہیں کہ یہ بلقیس کے تخت کا حصہ ہیں جامع مسجد کے منارہ غربی میں جسمیں حضرت امام غزالی رحمہ و ابن تومرت شاہ مغرب نے بیٹھکر عبادت کی تھی کہتے ہیں پہلے یہاں ہیکل النار تھی جب آگ کے شعلے بلند ہوتے تھے تو اہل حوران اسکو سجدہ کرتے تھے منارہ شرقی جسکو منارۂ بیضا بھی کہتے ہیں اسپر حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے یہاں ایک پتھر ہے کہتے ہیں کہ یہ اُس پتھر کا ٹکڑا ہے جسکو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مارا تھا اور جس سے بارہ چشمے پھوٹ پڑے تھے کہتے ہیں کہ جس منارہ پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونگے یہ کنیسۂ مریم علیہا السلام (گرجا) ہے

جامع مسجد کے باب زیادة میں نیزہ کا ایک ٹکڑا نصب ہے کہتے ہیں کہ یہ حضرت خالد رضؓ بن ولید کے نیزہ کا ایک ٹکڑا ہے و نیز دمشق میں محمود بن زنگی اور صلاح الدین ایوبی رحؒ کا مقبرہ ہے و نیز یہاں سے بڑے بڑے محدثین اُٹھے ہیں جنکی فہرست لمبی ہے اور بیت سے مدرسے تھے۔

(معجم البلدان باب الدال والمیم)

حضرت ابو بکر رضؓ خالد بن سعید اور ولید بن عقبہ سے ناراض تھے اور انکو مدینہ میں داخل ہونے کی اجازت نہ تھی کیونکہ یہ دونوں میدان جنگ سے بھاگ گئے تھے جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے حضرت عمر رضؓ نے انکو دار الخلافہ میں داخل ہونے کی اجازت دی اور پھر انکو دیگر فوج کے ساتھ جہاد شام میں بھیجا۔

اللہ تعالیٰ نے جب یرموک میں عیسائیوں کو کامل ہزیمت دی اور واقوصہ عیسائی بھی آگئے غنائم اور اموال اسلامی فوجوں میں تقسیم کر دئے گئے خمس اور وفود دار الخلافہ بھیجدئے گئے تو حضرت ابو عبیدہ رضؓ نے یرموک پر حضرت بشیر بن کعب کو مقرر کیا تاکہ مرتدین حملہ نہ کر سکیں اور عیسائی مزید امداد فراہم کرنے پر قادر نہ ہو سکیں اور حضرت ابو عبیدہ رضؓ اپنا لشکر لیکر باہر نکلے حتی کہ مقام صُفّر (دمشق اور جولان کے درمیان ایک موضع کا نام) میں وارد ہوئے اور عیسائیوں کی شکست خوردہ فوجوں کا تعاقب کرنے کا ارادہ کر رہے تھے انکو کچھ علم نہ ہو سکا کہ عیسائی جمع ہو رہے ہیں منتشر دفعتہً خبر پہنچی کہ عیسائی فحل میں جمع ہو گئے و نیز دمشق کے عیسائیوں کو حمص سے امداد ملگئی ہے اب حضرت عبیدہ رضؓ حیران ہوئے کہ پہلے دمشق پر دھاوا بولیں یا فحل میں فوجی نقل و حرکت کریں اس قضیہ کو حضرت عمر رضؓ کی خدمت میں لکھا جب حضرت عمر رضؓ کو فتح یرموک کی خبر ملی تو جیش کی وہی ترتیب رہنے دی جو حضرت ابو بکر رضؓ نے مقرر کی تھی صرف یہ ترمیم کی کہ حضرت خالد رضؓ بن ولید کو حضرت ابو عبیدہ رضؓ کے ماتحت کر دیا اور حضرت عمرو رضؓ بن عاص کو لشکر کو امداد پہنچانے کیلئے مقرر کیا حتی کہ جب فلسطین تک جنگ کا دائرہ وسیع ہو جائے تو اس علاقہ میں فوجی نقل و حرکت کے والی یہ ہیں۔

حضرت خالد رضؓ کی معزولی

حضرت ابو بکر رضؓ کے عہد میں حضرت عمر رضؓ حضرت خالد رضؓ بن ولید سے انکی کچھ حرکتوں کیوجہ سے ناراض تھے اور اصرار کرتے تھے کہ حضرت ابو بکر رضؓ انکو انکے عہدے سے معزول کر دیں حضرت صدیق رضؓ جواب دیتے جس تلوار کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کافروں پر بے نیام کیا ہے میں اسکو نیام میں نہیں ڈالونگا

یعنی حضور نے اپنی زندگی میں اسکو سپہ سالار اعظم مقرر کیا میں کسطرح اسکو اس جلیل عہدہ سے معزول کردوں جب حضرت عمر رضہ خلافت پر متمکن ہوئے تو پہلا یہ کام کیا کہ حضرت خالد رضہ کو ان کے عہدہ سے معزول کر دیا اور حضرت ابو عبیدہ رضہ کو لکھا کہ خالد رضہ کا نصف مال بحق سرکار ضبط کر لو حضرت خالد رضہ نے اس حکم کے سامنے سر تسلیم خم کیا اور اپنا آدھا مال حضرت ابو عبیدہ رضہ کے سامنے رکھدیا حتیٰ کہ اپنے پیر کی ایک جوتی بھی حضرت ابو عبیدہ رضہ نے فرمایا میں تم پر اتنی سختی روا نہیں رکھونگا حضرت خالد رضہ نے عرض کیا امیر المؤمنین کی میں مخالفت نہیں کرونگا حضرت ابو عبیدہ رضہ نے ایک جوتی بھی ضبط کر لی۔

حضرت خالد رضہ نے اپنی ہمشیرہ فاطمہ بنت ولید سے اسکا ذکر کیا اُنکے خاوند کا نام حارث بن ہشام ہے حضرت فاطمہ رضہ نے جواب دیا حضرت عمر رضہ تمہارے خلاف ہیں وہ تمکو نہیں چھوڑیں گے حضرت خالد رضہ نے اپنی ہمشیرہ کے سر مبارک کا بوسہ لیا اور عرض کیا آپ سچ کہتی ہیں۔

جب حضرت عمر رضہ حضرت خالد رضہ کا نصف مال چالیس ہزار درہم (ایک درہم چالیس پائی کے قریب ہوتا ہے) لے چکے تو فرمایا اب میرے دل کی آگ بجھی لوگوں نے عرض کیا امیر المؤمنین آپ حضرت خالد رضہ کو انکا مال واپس کردیں فرمایا میں کبھی واپس نہیں کرونگا۔

دار الخلافہ کی جدید ہدایات

جب حضرت عمر بن خطاب کو حضرت ابو عبیدہ رضہ کا خط ملا جسمیں یہ استفسار تھا کہ پہلے کس پر حملہ کیا جائے تو حضرت عمر رضہ نے لکھا۔

امابعد۔ (خدا کی حمد و ثنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے بعد) پہلے دمشق پر حملہ کرو کیونکہ شام کا قلعہ اور عیسائیوں کا دار الحکومت ہے۔ اور ایک سوار فوج سے اہل فحل کو مشغول رکھو جو ان کے سامنے کھڑی رہے اور اہل فلسطین و اہل حمص کا مقابلہ کرتی رہے۔ اگر دمشق سے پہلے فحل فتح ہو جائے تو یہ عین ہماری خواہش ہے اور اگر خدا نے اسکو فتح دمشق کے بعد تک ملتوی کردیا تو پھر تم دمشق فتح کرنے کے بعد امیر اپنا کوئی معتمد علیہ والی مقرر کرنا اسکے بعد تم اور سب تمہارے ماتحت امراء لشکر فحل کا رخ کرو۔ اگر خدا فحل کو بھی تمہارے ہاتھ پر فتح کرادے تو تم خالد کو اپنے ساتھ لیکر حمص کا قصد کرو شرحبیل اور عمرو بن عاص کو اردن و فلسطین میں چھوڑ دو۔

حسب ہدایات ابو عبیدہ رضہ بن جراح نے دس افسر فحل کیطرف روانہ کئے یا بو اعور سلمی۔ عبد عمرو بن یزید بن عامر۔ عامر بن حثمہ۔ عمرو بن کلیب۔ عمارہ بن صعق۔ صیفی بن علیہ۔ عمرو بن حبیب ولیدہ بن عامر۔ بشر بن عصمہ۔ عمارہ بن مخش مؤخر الذکر تمام فوجوں کے افسر تھے تمام افسر صحابۂ کرام

تھے تاکہ کسی کو ناگوار نہ گذرے۔ یہ صُفّر سے روانہ ہوکر فحل کے قریب اُتری جب عیسائیوں نے مسلمانوں کو اپنی طرف آتے دیکھا تو انہوں نے نہر کے بند کھولدئے دلدلیں بنگئیں اور کیچڑ پھیل گیا۔ مسلمانوں کو غم ہوا۔ یہاں عیسائیوں کا اسی ہزار لشکر جرار تھا شام میں سب سے پہلا عیسائی شہر فحل میں محصور ہوا پھر دمشق میں حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے ذوالکلاع کو دمشق و حمص کے درمیان کھڑا کیا تھا تاکہ مسلمانوں کو امداد ملتی رہے علقمہ بن حکم اور مسروق کو دمشق و فلسطین کے مابین کھڑا کیا اور خود حضرت ابو عبیدہ رضی اپنی فوج لیکر دمشق پر آئے اور اسکا محاصرہ کیا حضرت خالد رضی ان کے ساتھ تھے ترتیب جیش حسب ذیل تھی دونوں بازوؤں پر عمرو رضی و ابو عبیدہ رضی۔ سوار دستوں پر عیاض پیدل دستوں پر شرحبیل دمشقی عیسائی لشکر کا افسر نسطاس بن نسطوس نامی تھا۔ اب دمشق کا باقاعدہ محاصرہ ہوا حضرت ابو عبیدہ رضی ایک طرف حضرت عمرو دوسری طرف حضرت یزید تیسری طرف۔ ہرقل اس وقت حمص میں مقیم تھا۔ ستر دن تک سخت محاصرہ ہوا مسلمان سخت ہجوم کرتے تیر برساتے اور سنگ اندازی کرتے (اس وقت توپخانہ کی بجائے منجنیق استعمال ہوتا تھا اس میں بڑے بڑے وزنی پتھر رکھکر دشمن پر برساتے) عیسائی شہر میں محصور بیٹھے ہرقل کی امداد کے منتظر تھے ایک دن کے فاصلہ پر حضرت ذوالکلاع حمص اور دمشق کے درمیان فوج لئے پڑے تھے اب کسطرح عیسائیوں کو امداد ملتی۔ ہرقل کی سوار فوج غائبانہ طریقہ سے اہل دمشق کی امداد کیلئے روانہ ہوئی حضرت ذوالکلاع کے سوار دستوں نے انکو روک لیا اور نقصان پہنچایا اور انکو دشمن کے پاس پہنچنے سے مشغول رکھا اور انکے مقابلہ میں جمع ہوگئے اور اہل دمشق اپنی اسی تکلیف میں مبتلا رہے جب انکو امداد نہ پہنچنے کا یقین ہوگیا تو دل ٹوٹ گئے ہمت نے ساتھ چھوڑا مسلمانوں کو فتح کا یقین ہوا اور زیادہ سختی سے حملے کرنا شروع کردئے۔ اور عیسائیوں کو ندامت ہوئی کہ وہ کیوں از خود دمشق میں رہ پڑے حاکم دمشق کے ہاں لڑکا پیدا ہوا اسکی خوشی میں شادیانے بجے اور خوب شراب نوشی ہوئی اور عیسائی اپنے موقف و مورچوں سے غافل ہوگئے حضرت خالد بن ولید کو اسکا علم ہوگیا کیونکہ وہ ہر وقت ہشیار رہتے تھے دشمن کا کوئی حال ان سے چھپا نہیں رہتا تھا۔ اُن کے جاسوس دم بدم کی خبریں بہم پہنچاتے تھے اپنی تازہ امداد کے ساتھ جو ابھی حال میں آئی تھی اور حضرت قعقاع بن عمرو و مذعور بن عدی و دیگر بہادر افسروں کے ساتھ سر شام اُٹھے انکو ہدایت کی جب تم شہر کی دیوار پر ہماری تکبیریں سنو تو ہماری طرف رخ کرنا اور شہر کے دروازہ پر پہنچنا جب حضرت خالد رضی مع اپنے ان بہادروں کے دروازہ پر پہنچے تو اوپر کی جانب زینوں سے چڑھکر کمند پھینکے اور رسیاں لٹکائیں جب کمند اپنی جگہ ٹھہر گئے

حضرت قعقاع و مذعور انکے ذریعہ دیوار پر چڑھ گئے یہ مقام جہاں سے یہ چڑھے بڑی مضبوط جگہ تھی پھر تو سب سپاہی آسانی سے اوپر چڑھنے لگے حتی کہ جب دیوار پر سب پہنچ گئے تو کچھ سپاہی اس مقام کی حفاظت کیلئے چھوڑے تاکہ باقی مسلمان چڑھتے رہیں پھر مسلمان دروازہ پر دوڑے اور دیوار پر کھڑے مسلمانوں نے تکبیر کے نعرے بلند کئے تو نیچے سے بہت مسلمان دروازہ کیطرف دوڑے اور بہت رسیوں سے چڑھے حضرت خالدؓ دروازہ کے بالکل قریب پہنچ گئے پہرے داروں کو ہمیشہ کے لئے سلادیا اور بوابین کو قتل کردیا شہر میں اضطراب اُٹھا شور ہوا اور سب گھبرائے عیسائی اپنے مورچے سنبھالنے لگے لیکن یہ نہ معلوم ہوسکا کہ واقعہ کیا ہے جب حضرت خالدؓ نے دروازہ پر متعین عیسائی سپاہیوں کو ٹھکانے لگادیا اور مسلمانوں نے دروازہ کھولدیا تو پھر عیسائیوں پر سخت ہجوم ہوا جب انکو علم ہوا کہ مسلمان بزور شمشیر شہر میں گھس گئے ہیں تو وہ دوسرے دروازوں پر پہنچے اس طرح مسلمانوں کو حضرت خالدؓ کے داخلہ کا حال معلوم نہ ہوا تھا۔ نہایت مستعدی سے ان عیسائیوں نے انکے سامنے صلح کی درخواست کی اور دروازے کھولدئے مسلمانوں نے صلح قبول کرلی اور شہر کے اندر داخل ہوگئے ہر دروازے کے مسلمان صلح کے ساتھ اندر داخل ہوئے اور حضرت خالد اور انکی فوج بزور شمشیر اندر گھسی اور شہر کے وسط میں باقی مسلمانوں سے ملاقات ہوئی کچھ مسلمان کہتے کہ ہم بزور شمشیر داخل ہوئے ہیں اور اکثر مسلمان کہتے کہ صلح کے بعد دروازے کھلے ہیں بالآخر مشاورہ کے بعد حضرت خالدؓ کے حصہ کو بھی صلح میں داخل کرلیا گیا اور صلح اسپر ٹھہری کہ ہر عیسائی سالانہ ایک جزیہ ادا کرے اور بشارۃ حضرت عمرؓ کو بھیجدی گئی۔

حضرت ابو عبیدہؓ کو حضرت عمرؓ کا تازہ حکم پہنچا کہ عراقی لشکر کو عراق میں بھیجدو حضرت ابو عبیدہؓ نے عراقی لشکر کا امیر ہاشم بن عتبہ کو مقرر کیا مقدمۃ الجیش میں حضرت قعقاع بن عمرو جیش کے دونوں بازوؤں پر عمر بن مالک و ربعی بن عامر مقرر تھے فتح دمشق کے بعد یہ لشکر روانہ ہوا ہاشم نے عراق کا رُخ کیا باقی افسر فحل کی طرف روانہ ہوئے ہاشم کا لشکر دس ہزار تھا ان میں سے وہ افراد مستثنیٰ ہیں جو لڑائی میں شہید ہوئے انکی جگہ نئے آدمی لئے گئے اور تعداد مکمل کی گئی انہی میں قیس اور اشتر شامل ہیں۔

علقمہ اور مسروق ایلیا کیطرف چلے وہ اپنے راستہ میں اُترے دمشق میں یزید بن ابی سفیان کے ساتھ یمن کے افسر ٹھہرے رہے۔

یزید نے فتح دمشق کے بعد دحیہ بن خلیفہ کلبی کو ایک سوار دستہ دیکر تدمر کیطرف روانہ کیا اور ابوزہرار

قشیری کو ثنیۂ حوران کیطرف ان دونوں شہروں نے دمشق کی شرائط کے موافق عیسائیوں سے صلح کرلی
ایک روایت میں ہے فتح دمشق رجب ۱۴ھ میں ہوئی اور فحل کی لڑائی دمشق سے پہلے
اور فحل کی شکست خوردہ عیسائی دمشق میں آگئے مسلمانوں نے انکا تعاقب کیا اس روایت کے
مطابق فحل کا واقعہ ذیقعدہ ۱۳ھ میں ہوا۔

ایک روایت کے مطابق فتح دمشق ۱۴ھ میں ہوئی اور چھ ماہ تک اسکا محاصرہ قائم رہا اور واقعہ
یرموک ۱۵ھ میں اور ہرقل یرموک کی لڑائی کے بعد انطاکیہ سے قسطنطنیہ چلا گیا یرموک کے بعد کوئی
لڑائی نہیں ہوئی سیف کی روایت کے مطابق یرموک کی لڑائی ۱۳ھ میں ہوئی عیسائیوں کی شکست
کے دوسرے روز یرموک میں دارالخلافہ کا قاصد حضرت ابوبکرؓ کی وفات کی خبر لایا اور حضرت عمرؓ نے
مسلمانوں کو ہدایت دی کہ یرموک سے دمشق کا قصد کریں اور فحل کی لڑائی دمشق کے بعد ہوئی اور
ہرقل کے قسطنطنیہ جانے سے پہلے مسلمانوں سے اور بھی لڑائیاں ہوئیں جنکا ذکر ہم کرینگے انشاءاللہ تعالیٰ
اسی ۱۳ھ میں حضرت عمرؓ نے ابوعبید بن سعود ثقفی کو عراق بھیجا اور واقدی کے قول کے مطابق شہید ہوا

فحل کی خونریز جنگ

یزید بن ابی سفیان ایک سوار فوج کے ساتھ دمشق میں رہ گئے باقی
لشکر آگے بڑھا شرجبیل بن حسنہ امیر جیش تھے حضرت خالدؓ کو
مقدمۃ الجیش میں بھیجا حضرت ابوعبیدہ وعمرو جیش کے دونوں بازوؤں پر سوار دستوں پر حضرت
ضرار بن ازور اور پیدل فوجوں پر عیاض مقرر تھے مسلمانوں نے ہرقل کا رخ (حمص) کیطرف کرنا
نہ سمجھا اس حالت میں کہ اُن کے عقب (فحل) میں اُنکی اسی ہزار فوج موجود ہو۔ انکو معلوم ہوا
کہ فحل کے سامنے عیسائیوں کے لاتعداد لشکر کھڑے ہیں اور مسلمانوں کیطرف دیکھ رہے ہیں
جب مسلمان ابوالاعور کے پاس پہنچے تو انکو طبریہ (دمشق سے تین دن کے فاصلہ پر علاقۂ اردن
میں واقع ہے) بھیجا ابوالاعور نے اسکا محاصرہ کر لیا۔ جب اہل فحل نے ابوالاعور کو دیکھا تو اسکو
چھوڑ کر بیسان میں آگئے شرجبیل نے فحل پر فوج اتاردی اور عیسائی بیسان میں جمع ہو گئے
درمیان میں دلدلیں اور کیچڑ حائل تھا حضرت عمرؓ کو لکھا ان کے جواب آنے سے پہلے کیچڑ کیوجہ
سے عیسائیوں پر اقدام کرنا مناسب نہ سمجھا اور عیسائیوں کا افسر سقلاب بن مخراق یہ سمجھا کہ مسلمان
غافل ہیں دراصل مسلمان غافل نہ تھے بلکہ حضرت شرجبیل شب و روز صف بندی میں مصروف
رہتے تھے جب عیسائیوں نے انپر ہجوم کیا تو انہوں نے بھی انکا خوب قتل عام کیا صبح سے شام
تک انکا قتل عام ہوتا رہا سقلاب اور نسطورس دونوں بڑے افسر مارے گئے مسلمانوں کو عیسائیوں

پر کامل ظفر و فتح حاصل ہوئی اور عیسائیوں کا تعاقب کیا عیسائی پریشان ہو گئے کہ کدھر جائیں اور کدھر رُخ کریں کیچڑ نے انکو مصیبت میں دھکیل دیا مسلمانوں نے انکا تعاقب کیا اور تیروں کا نشانہ بنایا عیسائیوں کی اسی ہزار فوج ماری گئی صرف چند افراد بچ سکے۔ مسلمان اُنکے مقابلہ میں آ گئے بڑھنے سے رُک رہے تھے کہ خدا نے خود انکا شکار اُنکے سامنے بھیجدیا تاکہ مسلمانوں کی بصیرہ بڑھے اور وہ پہلے سے زیادہ کوشش کریں مسلمانوں نے آپسمیں غنائم تقسیم اور حضرت ابو عبیدہ رض نے حضرت خالد رض کو فحل سے حمص بھیجا شرجیل رض کو پیچھے چھوڑا۔

(طبری صفحات ۵۵ تا ۶۰ جلد ۴)

فتح بیسان

جب حضرت شرجیل رض واقعہ فحل سے فارغ ہوئے تو حضرت عمرو رض بن عاص کی فوجوں کے ساتھ اہل بیسان کی سرکوبی کیلئے اُٹھے حضرت ابوالاعور اور انکے افسر طبریہ کا محاصرہ کئے بیٹھے تھے اب اہل اردن کو دمشق پاور سقلار اور فحل کی شکست کی خبریں ملیں۔ ادھر حضرت شرجیل عمرو بن عاص حارث بن ہشام اور سہیل بن عمرو نے انکا رُخ کیا ہے بیسان کے عیسائی باشندے قلعوں میں پناہ گزین ہو گئے حضرت شرجیل نے انکا محاصرہ کر لیا بعد میں عیسائی اپنے قلعوں سے نکلے اور مسلمانوں سے شدید مقابلہ ہوا مسلمانوں نے سب کو ٹھنڈا کر دیا باقی عیسائیوں نے دمشق کی شرائط کے مطابق صلح کر لی۔

فتح طبریہ

جب اہل طبریہ کو بیسان کی ہزیمت کی خبر ملی تو انہوں نے بھی حضرت ابوالاعور رض کی خدمت میں درخواست صلح پیش کر دی کہ جائداد غیر منقولہ کا نصف مسلمانوں کو دیا جائیگا مثلاً جسکے دو جریب زمین ہو گی وہ ایک جریب سے دستبردار ہو جائیگا اور ہر عیسائی سال بسال ایک ایک دینار اسلامی حکومت کو بطور جزیہ پیش کریگا اسلامی افسروں اور سوار دستوں نے اپنے خیمے وہاں نصب کر دئے تمام حضرت عمر رض کو بیتام لشکر حضرت مثنیٰ رض کے حوالہ کیا۔ اُردن میں صلحنامہ مکمل ہو گیا اور حضرت عمر رض کو فتح سے باخبر کر دیا گیا۔

ایرانی مہم کے لئے فوجوں کی ترسیل

جس شب کو حضرت ابوبکر رض نے انتقال فرمایا اسی فجر کو نماز صبح سے فارغ ہو کر مسلمانوں کو ایرانی مہم کیلئے طیار کیا اور انکو جہاد ایرانی میں شمولیت کی ترغیب دی تین روز تک حضرت عمر رض جہاد ایران میں شمولیت کی دعوت دیتے رہے کوئی شخص اسکے لئے اپنی رضامندی ظاہر نہیں کرتا تھا۔

اور وہاں جانا بہت بڑا بوجھ سمجھتا تھا اسلئے کہ ایران کے کافر بڑے سخت تھے انکی سلطنت شوکت اور قہر سب قوموں پر غالب تھا سب لوگ ان سے ڈرتے تھے چوتھے روز حضرت عمرؓ نے پھر مسلمانوں کو اسکی ترغیب دی اب ابو عبیدہ بن مسعود۔ سعد بن عبید انصاری جو جسر کی لڑائی سے بھاگ گئے تھے طیار ہوئے اور اس جہاد میں شامل ہونے کیلئے لبیک کہی اسکے بعد لوگ فوج در فوج عراقی مہم میں داخل ہونے کیلئے آگے بڑھے۔

حضرت مثنیٰ بن حارثہؓ نے جو حضرت ابو بکرؓ کی وفات سے پہلے ۱۳ھ میں عراق سے تشریف لائے تھے کھڑے ہو کر مسلمانوں سے کہا مسلمانوں ایرانی مہم کو اپنے لئے مشقت مت سمجھو ہمنے ایران کے سرسبز علاقہ کو پامال کر دیا ہے اور اُنکے اکثر علاقوں پر غالب آچکے ہیں ہمنے انکے دلوں میں اپنا رعب بٹھا دیا ہے انشاءاللہ ہم اب انپر کامل طور پر کامیاب ہو جائینگے۔ حضرت عمرؓ نے کھڑے ہو کر مسلمانوں سے خطاب کیا۔

عرب مسلمانو! حجاز تمہارا وطن نہیں وہ مہاجرین کہاں ہیں جو اللہ کے وعدو پر فخر کا اظہار کرتے تھے دنیا کے اطراف میں باہر نکلو جسکا وعدہ خدا نے تمکو قرآن مجید میں دیا ہے کہ وہ تمکو زمین کا وارث بنائے گا اُسنے کہا لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ ط (تاکہ اسلام کو تمام مذاہب پر فوقیت دے) اللہ اپنے دین اسلام کو ضرور غلبہ دیگا اور اسلام کی ضرور مدد کریگا وہ اپنے دینوں کو قوموں کا وارث بناتا ہے۔ کہاں ہیں اللہ کے نیک بندے باہر نکلیں اور اس جہاد ایران میں برضاء و خوشی شامل ہوں۔

یہ تقریر دلپذیر سنکر ابو عبیدؓ بن مسعود۔ سعدؓ بن عبید اور سلیطؓ بن قیس نے لبیک کہی اور اپنے نام لکھوائے حضرت عمرؓ نے ابو عبید کو اس جیش کا امیر بنایا اور اسکو یہ ہدایت دی اپنی فوج کے صحابہ کرام کی باتیں سنو انکا کہنا مانو اُن سے مشورہ کرو فوجی نقل و حرکت میں جلدی نہ کرو کیونکہ یہ لڑائی ہے لڑائی میں جوش کام نہیں دیتا اسمیں تحمل برداشت اور غور و فکر کی ضرورت ہے فوج کا افسر متحمل سمجھدار و غور و فکر کرنے والا ہونا چاہیئے۔ حضرت عمرؓ نے ابو عبید سے کہا میں سلیط کو اس جیش کا امیر بنانا چاہتا ہوں لیکن اسمیں یہ عیب ہے کہ وہ لڑائی کے معاملہ میں جلد باز ہے اور لڑائی میں جلد بازی کرنا نقصان ہے لڑائی کیلئے تاخیر اور غور و فکر کی ضرورت ہوتی ہے

عرب سے عیسائیوں کو جلا وطن کرنا

اسکے بعد حضرت عمرؓ نے یعلیٰ بن امیہ کو یمن کیطرف بھیجا اور حکم دیا کہ نجران کے کل عیسائیوں

اس علاقہ سے بالکل نکالدو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مرض وفات میں اور حضرت ابوبکرؓ نے اپنی وصیت میں اسکی سخت تاکید کی تھی اَخرِجُوا الیَھُودَ وَالنَّصَارٰی مِنْ جَزِیْرَۃِ العَرَبِ (جزیرہ عرب سے یہودیوں اور عیسائیوں کو نکالدو) فرمایا انکو یہ احکام سنا دو جو عیسائی مسلمان ہو جائے اسکو رہنے دو اور جو عیسائیت ترک کرنے سے انکار کرے اسکو نکالدو انکو کہو کہ احکام اسلام کے مطابق تمکو جلاوطن کرنے پر مجبور ہیں ہم غیر علاقہ میں انکی ملکیت کے مطابق انکو زمینیں دینگے کیونکہ ہم کسی پر ظلم نہیں کرتے حق وانصاف کرنا ہمارا فرض ہے۔

ایران میں پہلی فتح

حضرت عمرؓ نے حضرت مثنیٰ رضؓ کو ابو عبید کے ماتحت کر دیا اور حضرت مثنیٰ رضؓ پہلے ایران کیطرف چل پڑے اسوقت ایرانی حکومت پوران نامی ایک عورت جلوہ گر تھی اُسنے رستم کو سارے اختیارات دے رکھے تھے، حضرت مثنیٰ رضؓ کی غیبت میں جبکہ دارالخلافہ گئے ہوئے تھے ایرانی کافروں نے مقبوضہ علاقہ کو واپس کر لیا تھا اور رستم کو خراسان سے بلا کر بغاوت اس سے کرائی۔

حضرت عمرؓ نے مدینہ سے ایک ہزار افراد منتخب کرکے حضرت ابو عبید کے ماتحت کر دئے حضرت مثنیٰ رضؓ ان سے پہلے مدینہ سے روانہ ہو گئے اب اطراف ملک سے مسلمان جہاد میں شامل ہونے کیلئے پیش ہوئے حضرت عمرؓ نے ان سبکو عراق و شام کیطرف بھیجدیا اسکے بعد حضرت عمرؓ نے مرتدین کے تائب شدہ افراد کو جہاد کی ترغیب دی وہ ہر ملک کے حصہ سے فوج درفوج آنے لگے اور حضرت عمرؓ کی آواز پر بہت جلدی لبیک کہی حضرت عمرؓ نے انکو بھی شام عراق کیطرف بھیجدیا۔

حضرت ابوبکرؓ کی وفات سے بیس روز بعد حضرت عمرؓ کو اولین فتح یرموک کی خبر ملی۔

حضرت مثنیٰ رضؓ دس دن میں مدینہ سے حیرہ پہنچگئے حضرت ابو عبید ایک ماہ بعد پہنچے مثنیٰ نے حیرہ میں پندرہ روز قیام کیا۔ رستم نے سواد (عراق کے اُس میدانی علاقہ کو جہاں زراعت زیادہ ہوتی ہے اور کھجور کے درخت بہت ہیں کو سواد کہتے ہیں) کے باشندوں کو ہدایت کی کہ مسلمانوں کے خلاف بغاوت کردو۔ اُسنے ہر علاقہ میں ایک ایک افسر بغاوت برپا کرانے کیلئے بھیجا۔ جاپان کو بھقیا کے زیریں حصہ میں نرسی کو کسکر میں بھیجا اُسنے مثنیٰ کے مقابلہ میں ایک لشکر بھیجا حضرت مثنیٰ رضؓ کو یہ خبر ملی۔ انہوں نے سرحدی افسروں کو اپنے ساتھ ملالیا اور کافروں کے حملہ کا ڈر ہوا۔ جاپان تیز رفتاری سے آرہا تھا اسنے بغاوت کرائی اور مقام نمارق (کوفہ کے قریب ایک مشہور مقام تھا) حضرت مثنیٰ رضؓ

اسکے متعلق کہتے ہیں۔

غلبنا علی خفّان بعدًا مُشیحۃً ۔ الی النخلات السُّمرِ فوق النمارق

ہم مشیحہ کے بعد خفان سے نمارق کے بالائی حصہ تک نخلات السمر تک غالب آگئے

وانا لنرجوان تجول خیولنا ۔ بشاطئ الفرات بالسیوف البوارق

ہم امید رکھتے ہیں کہ ہمارے گھوڑے سوار دستے چمکتی ہوئی تلواروں کے ساتھ فرات کے کنارہ تک جولانی کریں

(معجم البلدان باب النون مع المیم)

پر اپنا لشکر اُتار دیا اور چاروں طرف سے کافر نمودار ہو گئے نرسی نے زندورد (بصرہ کے علاقہ میں ایک حصہ کا نام ہے) میں فوج اتاری اور اہل سواد فرات کے بالائی حصہ سے زیریں حصہ تک پھیل گئے حضرت مثنیٰ رض ایک فوج کے ساتھ خفان میں وارد ہوئے تاکہ عقب سے حملہ نہ کر سکے اور ابو عبید کا انتظار کرنے لگے اب ابو عبید کی فوج آگئی اور کچھ دن یہاں قیام کیا مزید فوج جمع ہو سکے جاپان کے ساتھ بہت فوجیں تھیں حضرت مثنیٰ رض ابو عبید کے ماتحت جب کافی افراد جمع ہو گئے تو ابو عبید نے اپنی فوجوں کی ترتیب دی مثنیٰ کو سوار دستوں پر میمنہ والق بن جیدارہ اور میسرہ پر عمرو بن ہیثم کو مقرر کیا جاپان کے لشکر کے دونوں بازو جشن ماہ مردان شاہ کے ماتحت تھے نمارق میں خونریز جنگ ہوئی خدا نے اہل فارس کو شکست دی بن فضہ تمیمی نے جاپان کو قید کر لیا اور مردان شاہ کو اکتل بن شماخ نے گرفتار کیا۔ اکتل نے اپنے قیدی مردان شاہ کی گردن اُڑا دی جاپان مطر بن فضہ کو دھوکہ دیکر ہاتھ سے چھوٹ گیا مطر نے اسکا راستہ چھوڑ دیا بعد میں مسلمانوں نے اسکو پکڑ لیا اور ابو عبید کے پاس لائے کہ یہ کافروں کا سب سے بڑا افسر ہے عرض کیا اسکو قتل کر دینا چاہیئے حضرت ابو عبید نے فرمایا میں خدا سے ڈرتا ہوں کہ ایک مسلم نے اسکو امن دیا اور میں اپنے مسلمان بھائی کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اسکو قتل کردوں لشکریوں نے کہا یہ کافروں کا سپہ سالار اعظم ہے حضرت ابو عبید رضؓ نے فرمایا میں خلاف ورزی نہیں کرونگا۔

رستم مُنجّم (علم ہیئت کا ماہر) تھا ایک شخص نے اس سے کہا تم مُنجّم ہو کر (یعنی تمکو معلوم تھا کہ مسلمان ضرور کامیاب ہونگے) پھر کیوں انکے مقابلہ میں آئے کہا طمع کی خاطر اور عزت و شوکت کا لالچ اُسنے اہل سواد کو لکھا کہ مسلمانوں کے خلاف علم بغاوت کھڑا کر دو اور اپنے آدمی اس کام کیلئے روانہ کئے انہوں نے مسلمانوں کے خلاف بغاوت کر دی اُسنے لالچ دیا جو افسر

پہلے بغاوت کریگا اسکو حاکم بنایا جائیگا جاپان نے سب سے پہلے فرات کے علاقہ میں بغاوت کردی اسکے بعد دوسرے کافروں نے۔ اور سب مسلمان ہٹکر حیرہ میں حضرت مثنیٰ رضہ کے پاس آگئے ورخفان (کوفہ کے قریب ایک مقام ہے اس راستہ سے حاجی سفر کرتے ہیں) کا رخ کیا جب ابو عبید یہاں گئے کیونکہ وہی افسر تھے اور انکے حکم کے بغیر کوئی فوجی نقل وحرکت نہیں ہو سکتی تھی اور جاپان نے اپنی فوجیں نمارق میں اتاریں تو ابو عبید خفان سے نمارق آگئے اور خونریز جنگ ہوئی خدا نے اہل فارس کو شکست دی اور خاطر خواہ کافروں کو مارا قید کیا مطر بن فضہ اور ابی نے ایک ایرانی افسر دیکھا جو سنہری وردی پہنے ہوا تھا۔ انہوں نے اسکو قید کرلیا۔ وہ بہت بوڑھا تھا ابی کو اسپر ترس آیا اور مطر نے اس سے معاوضہ لینا چاہا دونوں نے اس پر صلح کرلی کہ سلب (بدن پر جو کچھ ہو) ابی لے اور مطر اسکو قید کرے جب مطر اسکو لیجانے لگا تو اس نے کہا اے اہل عرب میں نے سنا ہے کہ تم بہت وفادار ہوتے ہو۔ کیا تم مجھسے راضی ہو کہ میں تمکو دو نوجوان غلام دوں اور تم مجھے امن دیدو مطر نے کہا ہاں اسنے کہا مجھکو اپنے امیر کے پاس لیچلو تاکہ اسکی موجودگی میں یہ سودا ہو مطر اسکو ابو عبید کے پاس لے آیا ابو عبید نے اجازت مرحمت فرمائی اب ابی اور ربیعہ کے کچھ لوگ کھڑے ہوئے کہ ابی نے اسکو قید کیا ہے میں نے اسکو کوئی امان نہیں دیا دوسروں نے کہا یہ جاپان ہے ایرانی فوجوں کا سپہ سالار اسنے اپنی فوجیں ہمارے مقابلہ میں لاکر ہمکو مشقت ومصیبت میں ڈالا۔ ابو عبید نے کہا تمہارے قبیلہ کے ایک آدمی نے امن دیا اور مجھسے توقع رکھتے ہو کہ میں اسے قتل کردوں معاذ اللہ اسکے بعد ابو عبید نے غنائم تقسیم کئے غنیمت میں عطر بہت مقدار میں حاصل ہوا تھا۔ اور قاسم کے ساتھ خمس دار الخلافہ روانہ کیا گیا۔

فتوح کسکر

کسکر۔ کوفہ وبصرہ کے درمیان ایک وسیع علاقہ ہے۔ یہاں کی مرغیاں مشہور ہیں چوبیس چوزے صرف ایک درہم سے ملجاتے تھے بطخیں بھی ہوتی ہیں ایرانی حکومت کو ان دو صوبوں سے بڑی آمدنی تھی ایک صوبہ سہلی دوسرا صوبہ جبلی۔ سہلی (میدانی) صوبہ کسکر ہے جبلی (پہاڑی) صوبہ خراسان ہے ہر صوبہ کا خراج ۱۲۰۰۰۰۰۰ مثقال تھا (ایک مثقال چہار ونیم ماشہ) عبید اللہ بن حر کہتا ہے۔

انا الذی اجلیتکم عن کسکر۔ میں نے ہی تمکو کسکر سے جلا وطن کیا

ثم ھزمتُ جمعکم بتستر — پھر تمہاری جمعیت کو تستر میں شکست دی
ثم انقضضتُ بالخیول الضمر — پھر میں بہترین گھوڑوں کے ساتھ اترا
حتی حللتُ بین وادی حمیر — حتی کہ میں وادئ حمیر کے درمیان فروکش ہوا

(معجم البلدان باب الکاف والسین)

جب عیسائیوں کو شکست ہوئی اور وہ کسکر میں نرسی کے پاس جانے لگے تو حضرت ابو عبید نے اسلامی فوج سے کہا انکو نرسی کے پاس پہنچنے سے پہلے فنا کرو۔ نرسی شاہ ایران کا خالہ زاد بیٹا تھا اور کسکر خاص اسکی ملکیت میں تھا۔ رستم اور بوران نے نرسی سے کہا اٹھو اور اپنی ملکیت کی حفاظت کرو اسکو اپنے اور ہمارے دشمن سے بچاؤ حضرت ابو عبیدؓ نے منادی کرائی اٹھو کوچ کرو اور ان کا تعاقب کرو۔

حضرت ابو عبید نمارق سے اور کسکر میں نرسی کا رخ کیا حضرت مثنیٰؓ فوج کی اسی ترتیب کے ساتھ جس سے جابان کا مقابلہ کیا تھا۔ آگے بڑھے نرسی کے لشکر کے دونوں بازوؤں پر بندویہ تیرویہ متعین تھے۔ بوران (ملکۂ ایران) اور رستم کو جابان کے ہزیمت کی خبر مل چکی تھی۔ انہوں نے جالینوس کو امداد کیلئے لکھا۔ اہل کسکر۔ باروسما۔ نہر جوبر۔ زاب کو امید ہوئی کہ لشکر اسلام پہنچنے سے پہلے جالینوس امداد لیکر پہنچ جائیگا حضرت ابو عبیدؓ نے جلدی کی اور کسکر کے زیرین حصہ مقام سقاطیہ میں دشمن کو جالیا اور ریلس کے وسیع میدان میں خونریز جنگ ہوئی اللہ تعالیٰ نے ایرانیوں کو شکست دی اور نرسی نے راہ فرار اختیار کی۔ اسکا لشکر مغلوب ہوگیا حضرت ابو عبیدؓ نے کسکر کے اردگرد تمام چھاؤنی کو خراب کردیا اور غنائم جمع کیئے ان میں مختلف قسم کے لذیذ کھانے ملے مضافات میں لشکری بھیجے جنہوں نے حسب خاطر غنائم حاصل کیئے نرسی کے خزانوں پر قبضہ کرلیا گیا یہ غنائم لشکر اسلام میں تقسیم کیئے گئے اور اُسکا خمس حضرت عمرؓ کو بھیجا گیا اور لکھا خدا نے اس لڑائی میں ہمکو بہت لذیذ کھانے عطا فرمائے ہیں ہم نے چاہا کہ آپ بھی ان کو دیکھیں اور اللہ کے انعام اور اسکے افضال کو یاد کریں اسلیئے ہم اُنکو آپکے پاس بھیجتے ہیں۔

حضرت ابو عبید نے قیام کیا مثنیٰ کو باروسما والق کو زوابی اور عاصم کو نہر جوبر کیطرف بھیجا۔ مسلمانوں نے سب جگہ کافروں کو شکست دی علاقہ کو خراب کیا اور قیدی بنائے خصوصًا زندداد اور بسر کیسی کو خراب کیا گیا ابوزعبل زندداد کے قیدیوں میں حاصل ہوا تھا۔ یہ لشکر جالینوس کی طرف بھاگ گیا۔ عاصم نے اہل بلیتیق کو نہر جوبر کے علاقہ سے اور والق نے ابو الصلت کو قید کیا

فروخ اور فروندار مثنیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے اپنے علاقہ کیطرف سے جزیہ دینے کیلئے صلح کی درخواست کی مثنیٰ نے ان دونوں کو ابو عبید کے پاس بھیجدیا ابو عبید نے انکی درخواست صلح اور جزیہ قبول کر لیا۔ ان دونوں نے حضرت ابو عبید کی خدمت میں چند برتن پیش کئے جنمیں انواع واقسام کے لذیذ کھانے تھے عرض کیا یہ ہماری طرف سے آپکی خدمت میں اعزاز اور تحفہ ہے قبول فرمائیے حضرت ابو عبید نے فرمایا کیا تمنے فوج کے ہر سپاہی کو ایسا کھانا کھلایا ہے عرض کیا نہیں ہم انکی خدمت میں بھی ایسا کھانا پیش کرینگے لیکن وہ جالینوس کی فوج کے انتظار میں ہیں حضرت ابو عبید نے فرمایا۔ جو کھانا میری فوج کو میسر نہیں میں اسکو کیوں کھاؤں واپس لے جاؤ ہم نہیں کھاتے ابو عبید آگے بڑھے حتیٰ کہ باروسما میں وارد ہوئے خبر ملی کہ جالینوس روانہ ہو گیا ہے باقیاثا میں اسکے لشکر سے تصادم ہوا اور اسکو ہزیمت ہوئی اور وہ بھاگ گیا۔

اسکے بعد ابو عبید اور مثنیٰ اپنی فوجیں لیکر حیرہ میں آ گئے۔

جب حضرت عمرؓ نے ابو عبید کو ایران بھیجنے لگے تو وہ انکے سامنے آئے اور انکو یہ ہدایتیں دیں

ایرانی بڑے فریبی ہیں

تم ایسے ملک کیطرف جا رہے ہو جو مکر و فریب دھوکہ دینے اور خیانت کرنے میں مشہور ہے ہم ایسی قوم کی جانب آ رہے ہو جو برے کام کرنے پر جرأت رکھتے اور بھلائی کو بھول جاتے ہیں

راز چھپانے کے فوائد

اپنی زبان قابو میں رکھو اپنا راز فاش نہ کرو۔ انسان جبتک اپنا راز چھپاتا ہے ایک قسم کے قلعہ میں محفوظ رہتا ہے عقب سے اسکو کسی قسم کا خطرہ لاحق نہیں ہوتا اور جب وہ اپنا راز ظاہر کر دیتا ہے نقصان اٹھاتا ہے۔

قس الناطف میں مسلمانوں کی ہزیمت

جب جالینوس اپنی ہزیمت خوردہ فوج کے ساتھ رستم کے پاس آیا تو اسنے رستم نے کہا کونسا ایرانی افسر مسلمانوں کا سخت مقابلہ کریگا کہا گیا بہمن جاذویہ رستم نے اسکو میدان جنگ کیطرف روانہ اور جالینوس کو بھی اسکے ساتھ کیا کہا جالینوس کو آگے رکھو اگر یہ بھاگنے کی کوشش کرے تو اسکی گردن اڑا دینا بہمن جاذویہ اپنے بہترین افسروں کے ساتھ روانہ ہوا اسکے

ساتھ شاہی جھنڈا تھا جو چیتے کی کھال سے بنا ہوا تھا اسکا عرض آٹھ گز اور طول بارہ گز تھا۔
ابو عبید بھی آگے بڑھے حتی کہ مروحہ میں اُترے (مروحہ فرات کے غربی کنارہ پر ہے اور قس الناطف
فرات کے شرقی کنارہ) دریائے فرات دونوں فوجوں کے درمیان حائل تھا۔ بہمن جاذویہ نے
مسلمانوں کو پیغام بھیجا یا تو عبور کر کے ہماری طرف آؤ یا ہمکو اپنی طرف آنے دو اسلامی فوج کے
اہل الرائے نے ابو عبید کو مشورہ دیا تم ہرگز دریا عبور نہ کرنا کافروں کو عبور کرنے دو خصوصاً سلیط
قلعہ نے ابو عبید کو سخت ہدایت کی کہ دریا کو عبور کرنے کا نام تک نہ لو ورنہ نقصان اٹھاؤ گے
ابو عبید نے اہل الرائے کا مشورہ قبول نہ کیا اور دریا کو عبور کرنے کا حکم دیا کہا کافروں کی نسبت
ہم موت حاصل کرنے پر زیادہ دلیر ہیں ابو عبید کی فوج دریا عبور کر گئی میدان جنگ بہت تنگ
تھا تمام دن لڑائی ہوتی رہی اور فتح کے کوئی آثار نمایاں نہ ہوئے کافروں کے پاس ہاتھی
وہ اسپر سوار ہو کر حملہ کرتے تھے مسلمان گھوڑوں پر سوار تھے گھوڑے ہاتھیوں سے ڈرتے تھے
اور ہاتھی بے تحاشا آگے بڑھے جاتے تھے حتی کہ ابو عبید کو ایک ہاتھی نے اپنے پیر کے نیچے
ڈالا اور ایک ثقفی نے پل توڑ دیا۔ مسلمان راہِ فرار اختیار کر کے پل کیطرف بھاگے پل ٹوٹا
تھا مسلمان دریا میں ڈوب کر مرنے لگے تقریباً چار ہزار دریا میں ڈوب کر مر گئے پھر مثنیٰ
اور عاصم وغیرہ نے پل باندھا اور مسلمانوں کو پل پر سے جانیکا حکم دیا مسلمانوں کا بہت نقصان
ہوا مثنیٰ زخمی پڑے تھے بہت سے مسلمان بھاگ کر مدینے چلے گئے شہر میں گھسکر انکو شرم
کہ وہ میدانِ جنگ سے بھاگ کر آئے ہیں حضرت عمرؓ کو خبر ملگئی تھی آپنے شکست خوردہ
کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا تم بھاگ کر نہیں آئے بلکہ میری پناہ میں آئے اور میں ہر مسلمان
پناہ گاہ ہوں خدا ابو عبید پر رحم کرے اگر وہ مسلمانوں کی فوج کو پل سے عبور کر کے واپس
آتا اور میرے پاس آتا تو میں اسکو بھی پناہ دیتا جب مسلمان پل کو عبور کر کے بھاگ رہے تھے
تو مدائن (ایرانی سلطنت کا دار الحکومت) میں ایک فتنہ اٹھا لوگوں نے رستم کے خلاف
علم بغاوت کھڑا کر دیا ایرانیوں کے دو حصے ہوگئے ہیں۔

یرموک اور اس لڑائی کے درمیان چالیس دن کا فاصلہ ہے مدینہ میں یرموک کی خبر
والا جریر بن عبداللہ اور جسر (عربی میں جسر پل کو کہتے ہیں) کی خبر لانے والا عبداللہ بن زید
ہے یرموک جمادی الآخرہ اور جسر شعبان میں ہوئی۔

اہل الرائے نے ابو عبید کو پل نہ عبور کرنیکا مشورہ دیتے ہوئے فرمایا تھا امیر انہوں نے

بہت طیاری کی ہے عرب ان کے ہاتھیوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے و نیز کا فروں کی جمعیت بھی بہت ہے صحیح رائے یہی ہے کہ پل عبور نہ کیا جائے بلکہ ہماری طرف آنیکا موقع دیا جائے کیونکہ یہ میدان وسیع ہے یہ گھوڑوں کی جولانگاہ خوب ہو سکتی ہے سب سے زیادہ سلیط نے زور ڈالا کہ مطلقاً دریا نہ عبور کیا جائے ابو عبید نے سب کی رائے کے خلاف کیا اور سلیط کو بزدل بنایا سلیط نے کہا تم نے میرا مشورہ قبول نہ کیا دیکھو اب نتیجہ کیا نکلتا ہے ابو عبید کی اہلیہ دولہ نے مروحہ میں خواب دیکھا کہ آسمان سے ایک شخص اترا ہے ایک برتن لایا ہے جسمیں پانی ہے ابو عبید اسکے بیٹے جبیر اور دیگر لوگوں نے پانی پیا۔ دولہ نے یہ خواب اپنے خاوند سے بیان کیا انہوں نے کہا ہمکو شہادت نصیب ہو گی ابو عبید نے وصیت کی کہ میرے قتل ہونے کے بعد جھنڈا جبیر اٹھائے اگر وہ بھی قتل ہو جائے تو پھر فلاں اور فلاں حتیٰ کہ آخر میں مثنیٰ کا نام لیا جب ابو عبید ہاتھی کے پیر تلے پامال ہو گئے تو جبیر نے جھنڈا سنبھالا جب وہ بھی شہید ہو گئے تو میرے مقرر شدہ شخص نے حتیٰ کہ جب سب شہید ہو گئے تو مثنیٰ نے جھنڈا پکڑا چار ہزار مسلمان یا تو میدان جنگ میں شہید ہوئے یا ڈوب گئے دو ہزار مسلمان بھاگ گئے صرف تین ہزار مسلمان مثنیٰ کے ساتھ باقی رہے

بہمن جاذویہ مسلمانوں کے تعاقب میں پل سے پار جانے کا ارادہ کر رہا تھا کہ خبر آئی مدائن میں خیرزاں نے بغاوت برپا کر دی ہے وہ الٹے پاؤں مدائن چلا گیا بہمن جاذویہ کی واپسی کو دیکھکر جابان و مردانشاہ بھی واپس جانے لگے حضرت مثنیٰ رضہ ان دونوں کے تعاقب میں نکلے جابان و مردانشاہ یہ سمجھے کہ مثنیٰ بھاگنے لگا ہے کہ وہ آگے بڑھے تو حضرت مثنیٰ رضہ نے دونوں کو قید کر لیا ادھر سے الیس صغریٰ کے نمائندے قیدی لیکر حاضر خدمت ہوئے حضرت مثنیٰ رضہ نے انکو عہد نامہ لکھدیا پھر تمام قیدیوں کو قتل کر دیا انہیں جابان و مردانشاہ بھی شامل ہیں۔

(طبری صفحات از ۶۱ تا ۷۰ جلد ۴)

ایرانی مہم کو مزید امداد روانہ کرنا

جب حضرت عمر رضہ کو جسر میں ابو عبیدہ کی خبر ملی تو آپنے ایرانی مہم کو تقویت دینے کیلئے زبردست فوجوں کی فراہمی کا اعلان کیا جریر بن عبداللہ نے جہاد کیلئے قبائل سے مختلف فوجیں جمع کیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو سپہ سالاری کا عہدہ دینے کا وعدہ کیا تھا حضرت ابوبکر رضہ مرتدین میں مشغول ہونے کی وجہ سے اس وعدہ کو پورا نہ کر سکے حضرت عمر رضہ نے یہ وعدہ پورا کر دیا اور اسکو عراق میں

مثنیٰ کی امداد کیلئے روانہ کیا۔ طبری میں ہے کہ اُسنے عراق جانے سے انکار کیا شام کی رضامندی ظاہر کی حضرت عمر رضؓ نے کہا شام کی فوجیں مستحکم ہو گئی ہیں عراق جانے کی ضرورت ہے جب اُسنے مزید انکار کیا تو حضرت عمر رضؓ نے اُس سے کہا ایرانی مہم میں جو غنائم ہوں گے اُسکے خمس کا چوتھائی حصہ تمکو اور تمہاری فوجوں کو دیا جائے گا۔ وہ راضی ہو گیا اور اپنی فوجیں لیکر مثنیٰ کی امداد کیلئے عراق روانہ ہو گیا۔ اسکے بعد حضرت عمر رضؓ نے عصمہ بن عبداللہ کو بنی حنیفہ کی فوجوں کے ساتھ مثنیٰ کی امداد کیلئے روانہ کیا پھر مرتدین (جو مسلمان حضرت ابوبکر رضؓ کے عہد میں مرتد ہو گئے بعد میں تائب ہو گئے اور حضرت ابوبکر رضؓ نے حکم جاری کیا تھا کہ ان کو فوج میں شامل نہ کیا جائے بعد میں یہ حکم منسوخ کر دیا تھا) کو لکھا تم سب مثنیٰ کے پاس پہنچو اور ہر حضرت مثنیٰ رضؓ نے اپنے صوبہ کے عربوں کو جمع ہونے کا حکم دیا۔ تمام عربی فوجیں جمع ہو گئیں حتیٰ کہ انس بن ہلال اپنے عیسائی قبیلہ نمر کے ساتھ حاضر ہوا اُسنے کہا آج ہم اپنے عربوں کے ساتھ ایرانیوں سے لڑینگے۔

بُویب پر ایک لاکھ کافروں کا قتلِ عام

رُستم اور خیرزان کو مسلمانوں کے اجتماع کی خبر ملی ان دونوں نے مہران ہمذانی کو جیرہ مسلمانوں کے استیصال کیلئے بھیجا۔ مہران بیشمار سوار فوجوں کے ساتھ روانہ ہوا حضرت مثنیٰ کو خبر ملگئی یہ اس وقت بساخ (قادسیہ اور خفان کے درمیان) چھاؤنی ڈالے پڑے تھے حضرت نے جریر اور عصمہ کو پیغام بھیجا دشمن بیشمار فوجوں کے ساتھ چلا آرہا ہے ہم اُسکے مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتے تم اپنی فوجوں کے ساتھ بہت جلد بُویب (ایک نہر کا نام جو دارالرزق کے قریب فرات سے نکلتی ہے) پہنچو۔ اسیطرح دوسری امدادی فوجوں کو لکھا کہ بہت جلد جوف کے راستہ سے پہنچو حسب الحکم امدادی فوجیں جوف وقادسیہ کے راستہ سے روانہ ہوئیں اور حضرت مثنیٰ رضؓ نے وسط سواد کا راستہ اختیار کیا۔ یہ سب اسلامی فوجیں مقام بویب میں یکجا جمع ہو گئیں اور دریائے فرات کے پار مہران اپنے عظیم الشان لشکر لئے پڑا تھا حضرت مثنیٰ رضؓ نے فرمایا مہران ہلاک ہو گیا وہ بسوس جیسے منحوس مقام پر اُترا ہے مہران نے حضرت مثنیٰ رضؓ کو لکھا تم دریا کو عبور کر کے ہماری طرف آؤ یا ہم کو عبور کرنے کی اجازت دو۔ چونکہ حضرت عمر رضؓ نے تازہ ہدایت دے دی تھی کہ آئندہ کسی پل یا دریا کو فتح سے پہلے عبور نہ کرو اسواسطے حضرت مثنیٰ رضؓ نے اسکو جواب دیا تم دریا عبور کر کے ہماری طرف آؤ مہران کے لشکروں نے دریا عبور کیا اور فرات کے کنارے

اُترے۔ اب حضرت مثنیٰ رضہ نے اُس عراقی سے پوچھا اس مقام کا نام کیا ہے جہاں اب مہران کی فوجیں ہیں اُسنے جواب دیا بُومیا۔ یہ رمضان کا مہینہ ہے حضرت مثنیٰ رضہ نے منادی کرائی۔ مسلمانو! دشمن کے مقابلہ میں اٹھو سب اُٹھ کھڑے ہوئے اور حضرت مثنیٰ رضہ نے اپنی فوجوں کو اسطرح ترتیب دیا۔ جیش کے دونوں بازوؤں پر مذعور و نُسیر۔ پیدل فوجوں پر عاصم۔ ہراول دستوں پر عصمہ۔ دونوں فریق ایکدوسرے کے بالمقابل صف بستہ ہو گئے حضرت مثنیٰ رضہ نے یہ خطبہ دیا۔

مسلمانو! تم روزے دار ہو۔ اور روزے سے کمزوری ہوتی ہے میری رائے ہے کہ تم روزہ چھوڑ دو۔ کچھ تھوڑا سا کھانا تناول کر کے اپنے بدن کو تقویت دے لو۔

سب نے کہا ٹھیک ہے یہ کہکر اپنے روزے کھولدیئے۔ ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اپنی صف سے نکلنے کیلئے طیار کھڑا ہے اور بیتاب نظر آرہا ہے حضرت مثنیٰ رضہ نے دریافت کیا اسکو کیا ہوا لشکریوں نے جواب دیا پل والی لڑائی سے بھاگا تھا اب اسکی تلافی کر کے شہید ہونا چاہتا ہے حضرت مثنیٰ رضہ نے نیزے سے اسکو پیچھے ہٹایا اور فرمایا خدا تمکو ہدایت دے اپنی جگہ مضبوطی سے کھڑے رہو جب دشمن تمہارے مقابلہ میں آئے اسکو اپنے ساتھی سے ہٹاؤ اور خود شہید ہونے کی کوشش نہ کرو اُسنے عرض کیا بہت اچھا مدافعت کرنے میں بہت ماہر ہوں یہ کہکر صف میں باقاعدہ کھڑا ہو گیا۔

بنو کنانہ اور ازد کے غازی سات سَو کی تعداد میں حضرت عمر رضہ کے سامنے پیش ہوئے حضرت عمر رضہ نے پوچھا کہاں جانا چاہتے ہو انہوں نے جوابدیا شام میں وہاں ہمارے بزرگ ہیں حضرت عمر رضہ نے فرمایا عراق کا رخ کرو اُس ملک کو چھوڑو جسکی آبادی اور شوکت و دبدبہ کو خدا نے گھٹا دیا ہے (شام کی عیسائی آبادی مسلمانوں کے ساتھ سے بہت قتل ہوئی تھی) اب اُس قوم کافر سے جہاد کرو جو دنیا کے لذیذ عیشتوں سے مستفید ہو رہے ہیں شاید اللہ تعالیٰ تمکو انپر کامیاب کرے اور پھر تم ان لذتوں کو حاصل کر لو یہ سنکر غالب بن فلاں لیثی اور عرفجہ بارقی نے کھڑے ہو کر اپنی قوم کو تحریص دی حضرت امیر المؤمنین کی دعوت پر لبیک کہو انکا کہنا مانو۔ جہاں وہ تمکو آباد کرنا چاہتے ہیں اُسکا قصد کرو سب قوم نے متفقہ لہجہ میں عرض کیا یا امیر المؤمنین ہم آپکی اطاعت کرتے ہیں آپکا حکم مانتے ہیں اور جہاد عراق میں داخل ہوتے ہیں یہ سنکر حضرت عمر رضہ خوش ہوئے اور ان کے حق میں دعاء خیر کی کہ خدا تمکو سلامت رکھے حضرت عمر رضہ نے بنی کنانہ پر غالب بن عبداللہ کو اور قبیلہ ازد پر عرفجہ میں ہرثمہ کو امیر بنایا اور ان دونوں فوجوں کو حضرت مثنیٰ رضہ کیطرف روانہ کیا۔

اسکے بعد ہلال بن بن علفہ کو قبیلۂ رباب کا افسر بنا کر اور ابن مثنی ہشمی کو قبیلۂ جشم کا افسر بنا کر اور عبداللہ بن ذی سہمین کو قبیلۂ خثعم کا امیر بنا کر حضرت مثنی رض کیطرف روانہ کیا اسکے بعد اور فوجیں روانہ کیں جنکی فہرست بہت لمبی ہے۔

لشکر کفار کی تین صفیں تھیں ہر صف میں ہاتھی تھے پیدل دستے سب سے آگے تھے مشرکین شور کرتے ہوئے آگے بڑھے حضرت مثنی رض نے مسلمانوں سے کہا یہ شور جو تم سن رہے ہو انکی شکست وہزیمت کی نشانی ہے تم بالکل خاموشی اختیار کرو کفار نہر بنی سلیم کیطرف سے مسلمانوں کیطرف بڑھے

ایک روایت کے مطابق لشکر مثنی کی صف بندی اسطرح ہے دونوں بازوؤں پر بشیر بسیر بن ابی رہم۔ سوار دستوں پر معنی پیدل دستوں پر مسعود (حضرت مثنی رض کے بھائی) ہراول دستوں پر نسیر۔ امدادی فوج پر مذعور حضرت مثنی رض اپنے مشہور گھوڑے شموس پر صفوں کے سامنے ہر فوج سے ثبات واستقلال کا عہد لے رہے تھے انکو جوش دلاتے اور تازہ ہدایات دیتے ہر سپاہی سے کہتے میرا خیال ہے کہ آجتک عربوں کو آج جیسی خونریز جنگ سے واسطہ نہیں پڑا۔ اللہ کی قسم میری خوشی تمہاری خوشی سے وابستہ ہے ہر سپاہی بھی ایسا ہی حوصلہ افزا جواب دیتا اس میدان جنگ میں ہر قسم کی عربی فوجیں شامل تھیں حضرت مثنی رض نے مسلمانوں سے کہا میں تین تکبیریں کہوں گا چوتھی تکبیر پر تم دشمن پر ہلہ بولدینا جب حضرت مثنی رض نے پہلی تکبیر کہی تو دشمن نے حملہ کر دیا اور پہلے ہی ہجوم میں دشمن مسلمانوں سے ملگیا اور خونریز جنگ شروع ہو گئی حضرت مثنی رض نے ایک صف میں کچھ خلل دیکھا وہاں اپنا آدمی بھیجا کہا امیر لشکر تمکو السلام علیکم کہتے ہیں وہ فرماتے ہیں خدارا آج مسلمانوں کو رسوا نکرو۔ انہوں نے جواب دیا اچھا اور اپنی صف سیدھی کر لی اس سے پہلے تمام سپاہی حضرت مثنی رض کو اپنی لمبی داڑھی ہلاتے دیکھتے تھے جب بہت دیر کے بعد وہ نظر نہ آئے اور انکا کوئی پیغام بھی نہ پہنچا تو پریشان ہوئے اور نظریں اٹھا کر دیکھنے لگے دیکھا تو حضرت مثنی رض ہنس رہے ہیں۔ جب لڑائی نے طول کھینچا تو آپنے انس بن ہلال کا رخ کیا اُس سے کہا اگرچہ تم عیسائی ہو لیکن پھر بھی میں تمکو ہدایت کرتا ہوں کہ جب تم مجھکو مہران پر حملہ کرتے دیکھو تو میرے ساتھ تم بھی حملہ میں شامل ہو جانا ابن مروی کو بھی یہی ہدایت کی حضرت مثنی رض نے مہران پر حملہ کیا اسکو اپنی جگہ سے ہٹایا اور اُسکے میمنہ میں گھس گئے دونوں فریق خلط ملط ہو گئے۔ تمام میدان غبار سے بھر گیا اتنی دقت محسوس ہوئی کہ کوئی فریق اپنے امیر کی امداد نہ کر سکا۔ مسعود نے اپنی فوج سے کہا اگر تم مجھکو قتل ہوتا دیکھ لو تب بھی تم ا

کام کو نہ چھوڑو۔ ورنہ لشکر کو شکست ہو جائے گی مضبوطی سے اپنی جگہ قائم رہو اور اسکو ٹھنڈا کرو جو تمہارے قریب پہنچے۔ اب لڑائی نے نہایت دہشتناک صورت اختیار کر لی۔ لشکر اسلام کے قلب نے مشرکین کے قلب کو دبا لیا ایک تغلبی نصرانی غلام نے مہران کو قتل کر دیا اور اسکے گھوڑے پر سوار ہو گیا حضرت مثنیٰ رضہ نے مہران کا سلب اس غلام کو مرحمت کر دیا اسیطرح جو شخص جس کافر کو قتل کرتا اسکا سلب اسکو ملجاتا۔

ایک روایت میں ہے ایک عیسائی تغلبی غلام نے مہران کو قتل کیا اور جریر وابن ہوبر نے اس کی ٹانگ پکڑ کر گھوڑے سے نیچے گرایا اب جریر ومنذر کے درمیان اسکے اسلحہ کے متعلق جھگڑا اُٹھا حضرت مثنیٰ رضہ کے سامنے اپنا مقدمہ لیگئے آپ نے اُسکے ہتھیار ان دونوں کے درمیان مساوی طریقہ سے تقسیم کر دیئے گئے اور اسیطرح اسکا باقی سلب

اس میدان جنگ میں تقریباً ایک لاکھ ایرانی مارے گئے۔

جب سارے میدان میں غبار چھا گیا تو حضرت مثنیٰ رضہ کھڑے ہو گئے جب غبار ہٹا تو دشمن کا قلب فنا ہو چکا تھا۔ اور اسکے دونوں بازو ہل گئے تھے جب مسلمانوں نے یہ حالت دیکھی تو انکے حوصلے بڑھ گئے اور کافروں کو پیچھے ہٹانا شروع کر دیا حضرت مثنیٰ رضہ و دیگر مسلمان قلب میں کھڑے ہو کر دشمن کو پیچھے ہٹانیوالوں کے حق میں دعا کر رہے تھے اور خدا سے انکی کامیابی کے خواہشمند تھے حضرت مثنیٰ رضہ انکو اپنا پیغام پہنچا کر انکا حوصلہ بڑھاتے تمہارے اسی کارنامے کی مقتضی ہے تم خدا کی مدد کرو خدا تمہاری مدد کرے گا جب مسلمانوں نے کفار کو ہزیمت دیدی تو حضرت مثنیٰ رضہ آگے بڑھ کر پل کے سامنے کھڑے ہو گئے کافر فرات کے کنارے سے بھاگنے لگے اور مسلمان سواروں نے انکا تعاقب شروع کیا حتیٰ کہ انکا قتل عام شروع کر دیا۔

حضرت مسعود رضہ کافروں کی ہزیمت سے پہلے نیچے گر کر زخمی ہو گئے اور زخم مہلک تھا آپنے دیکھا کہ انکے ساتھی گرتے نظر آتے ہیں تو آپنے یہ کہکر انکا حوصلہ بڑھایا اے بکر بن وائل اپنا جھنڈا بلند رکھو خدا تمکو بلند رکھے میرے گرنے سے تمہاری دلیری و بہادری میں فرق نہ آئے

اس روز انس بن ہلال عیسائی افسر نے بھی بہت کارنامے دکھلائے حتیٰ کہ حضرت مثنیٰ رضہ نے انکو شاباش دی۔ قرطابن جماح نے اتنی سخت محنت کی کہ انکا نیزہ مڑ گیا اور کئی تلواریں انکے ہاتھ سے ٹوٹیں اور ایرانیوں کے مشہور سوار شہر براز مہران کے سوار دستہ کے افسر کو قتل کیا لڑائی سے فارغ ہونے کے بعد حضرت مثنیٰ رضہ لشکر کے درمیان بیٹھ گئے اور سب نے اپنے اپنے کارناموں کو

تفصیل سنانی شروع کی۔

قرط بن جماح نے کہا مینے ایک شخص کو قتل کیا تو اُسکے بدن سے بہت خوشبو سونگھی مینے اپنے دل میں کہا یہ مہران ہو گا تفتیش کرنے کے بعد وہ سواردستوں کے افسر شہر براز کی نعش نکلی جب وہ مہران نہ نکلا تو پھر مینے مڑکر اسکی طرف دیکھا بھی نہیں۔

حضرت مثنیٰ رضہ نے فرمایا عربوں نے جاہلیت و اسلام دونوں زمانوں میں اپنے دشمن سے جنگ کی ہے زمانۂ جاہلیت میں میرے نزدیک ایک سو عجمی ایکہزار عربوں سے زیادہ بہادر تھے لیکن اب زمانۂ اسلام میں ایک سو عرب ایکہزار عجمیوں سے زیادہ بہادر ہیں خدا نے کافروں کی بہادری خاک میں ملادی اُنکے فریب کو گرد و غبار کیطرح اُڑادیا اب وہ جانوروں کیطرح اِدھر اُدھر مارے پھرتے ہیں اُنکا کوئی نظام قائم نہیں رہتا۔

رابعی نے بیان کیا جب لڑائی مضبوطی سے لپنے قدموں پر کھڑی ہو گئی تو مینے اپنی فوج سے کہا ڈھال پکڑلو اسلئے کہ کافر تمپر سخت حملہ کرنے والے ہیں اگر تمنے دو دفعہ انکی سختی کو برداشت کرلیا تو میں ضامن ہوں کہ انکے تیسرے حملہ پر ہمکو ظفر حاصل ہو گی لہذا میری فوج نے میرا کہنا مانا اور ثابت قدمی سے اُنکے سخت سے سخت حملے برداشت کرتے رہے۔

ابن ذی سہمین نے بیان کیا مینے اپنے سپاہیوں سے کہا ہمارا امیر جیش قرآن مجید پڑھ رہا ہے اور اپنی قرآت میں رعبکا ذکر کر رہا ہے۔ تم اپنے جھنڈے کی اقتدا کرو تمہارا سوار دستہ تمہارے پیدل دستوں کی حفاظت کرے پھر یکبارگی دشمن پر حملہ کردو اسکے بعد خدا کے قول (کہ وہ مسلمانوں کو فتح دیگا) میں کوئی فرق معلوم نہ ہوا خدا نے اپنا وعدہ اسنے پورا کیا اور میری امید کے مطابق کامیابی حاصل ہوئی۔

عرفجہ نے بیان کیا ہماری فوج نے دشمن کے ایک لشکر کا رُخ فرات کیطرف کردیا مجھے امید ہو گئی کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو دریائے فرات میں غرق کردیگا جب وہ تنگ دائرہ میں داخل ہوئے تو انہوں نے ہمپر حملہ کردیا ہمنے خوب جمکر انکا سخت مقابلہ کیا حتیٰ کہ ہمیرے ایک سپاہی نے کہا آپ اپنا جھنڈا پیچھے ہٹالیں مینے جواب دیا میرے ذمہ اسکو آگے بڑھانا ہے پھر مینے اپنے جھنڈے کے ساتھ اُن کے جھنڈے کے بچانے والے کو قتل کردیا یہ دیکھکر وہ فرات کیطرف بھاگ گئے ان میں سے ایک بھی زندہ نہ بچا۔

جب حضرت مثنیٰ رضہ آگے بڑھکر پل کے سامنے کھڑے ہو گئے تو دشمن کی شکست خوردہ فوجوں

فوجوں نے دائیں بائیں جانب اختیار کرنی شروع کی مسلمانوں نے انکا تعاقب شروع کیا اور رات تک اور دوسرے دن کی دوسری رات تک انکا تعاقب جاری رکھا۔

مسلمان افسر جو زخمی ہوئے تھے انہیں سے خالد بن ہلال اور مسعود بن حارثہ (حضرت مثنیٰ رض کے بھائی) نے انتقال فرمایا حضرت مثنیٰ رض نے انکی نماز جنازہ پڑھائی۔ فرمایا اپنے دل کو تقویت دو صبر کرو۔ جزع فزع کرنے سے کوئی فائدہ نہیں کیونکہ شہادت سے تمام گذشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں مثنیٰ رض عصمہ اور جریر کو ایام بویب میں حیران کی غنائم سے بکریاں گائیں اور آٹے کی بوریاں حاصل ہوئیں انکو اپنے اُن بال بچوں میں بھیجا جو مدینہ سے آئے تھے اور اسوقت قواوس میں تھے اور کچھ اہل وعیال حیرہ میں مقیم تھے قواوس کے بال بچوں اور عورتوں کے لئے جو شخص مال لیکر جارہا تھا انکا نام عمرو بن عبد المسیح ہے یہ بیان کرتے ہیں جب ہم خواتین کے قریب پہنچے اور انہوں نے گھوڑوں کے ہنہنانے کی آواز سنی تو چیخنے چلانے لگیں اور سمجھیں کہ دشمن غارت ڈالنے آگیا وہ بچوں کو پیچھے رکھکر پتھر اُٹھاکر اور خیموں کے پائدان لیکر مقابلہ کیلئے کھڑی ہو گئیں مینے اپنے ساتھیوں سے کہا بہادر مسلمانوں کی عورتیں ایسی ہی ہونی چاہئیں انکو فتح و ظفر کی بشارت دو۔ عمرو بن عبد المسیح واپس آگئے اور رات حیرہ میں گذاری۔

حضرت مثنیٰ رض نے فرمایا کون لوگ کافروں کا تعاقب مقام سیب تک کرتے ہیں جریر بن عبداللہ نے اپنی قوم میں کھڑے ہوکر کہا اے میرے سپاہیو تمکو اس میدان جنگ میں سرفروشی کے مقابلہ میں یہ فضیلت حاصل ہے کہ تمکو خمس کا چوتھائی حصہ ملیگا اتنی بڑی غنیمت کا حقدار کوئی دوسرا نہیں تم سے زیادہ کسی اور فوج کو دشمن کا تعاقب کرنے کا موقعہ نہ ملے اور نہ تم سے غیر ان کافروں کو دوسرا قتل کریں۔ تم اپنے کارناموں کے صرف دو ہی نتیجوں کے منتظر ہو شہادت اور اسکے بعد جنت یا غنیمت۔

اسکے بعد حضرت مثنیٰ رض نے ان لوگوں کی طرف توجہ کی جنہوں نے کل اپنے آپکو شہادت حاصل کرنیکے لئے پیش کیا تھا فرمایا یہ بہادر کدھر ہیں ان کافروں کا تعاقب کرو سیب تک انکو نہ چھوڑو حضرت مثنیٰ رض کی ہدایت کے مطابق بہادر فوجیں آگے بڑھیں اور سیب تک انکا تعاقب کیا اور بہت اموال غنائم گائیں بکریاں دیگر قیمتی اشیاء اور قیدی حاصل ہوئے حضرت مثنیٰ رض نے یہ غنائم ان میں تقسیم کر دیئے۔

اس ہزیمت سے کافروں پر مسلمانوں کا رعب بیٹھ گیا اور خدا نے ایرانیوں کے دل کمزور کر دیئے

اور جن افسروں نے تعاقب جاری رکھا تھا مثلاً عاصم عصمہ اور جریر نے حضرت مثنیٰ رضؓ کو لکھا اللہ تعالیٰ نے ہمکو کامیابی عطا فرمائی ہے۔ اب ہمارے لئے کوئی مزاحم اور مانع نہیں ہمکو آگے بڑھنے کا حکم دیجئے حضرت مثنیٰ رضؓ نے اجازت مرحمت فرمائی انہوں نے آگے بڑھکر غارت ڈالی اور ساباط تک پہنچے اور اہل ساباط قلعہ میں پناہگزین ہو گئے قلعہ سے ورے تمام بستیاں اور قصبے پائمال کر دیئے گئے مسلمانوں نے اہل قلعہ پر تیراندازی کر کے انکو نیچے اتارا اور سب سے پہلے قلعہ میں یہ تین افسر داخل ہوئے عصمہ۔ عاصم۔ جریر اس کامیابی کے بعد اسلامی فوج لوٹ آئی اور حضرت مثنیٰ رضؓ سے مل گئے۔

فتوحات خناخس

حضرت مثنیٰ رضؓ نے سواد کے تمام علاقہ کو پائمال کیا اور حیرہ میں اپنا نائب بشیر بن خصاصیہ کو مقرر کیا جریر کو میسان کی طرف اور ہلال بن علفہ کو دشت میسان کیطرف بھیجا اور سرحدوں پر عصمہ بن کلج ضبی اور عرفجہ کو مقرر کیا۔ اپنے حملہ کی ابتدا الیس کی یہ انبار کی ایک بستی ہے۔ یہ غزوۂ انبار آخرہ کے نام سے مشہور ہے حضرت مثنیٰ رضؓ کو دو آدمی ملے ایک انباری دوسرا حیری (باشندۂ حیرہ) دونوں نے حضرت مثنیٰ رضؓ کو دو زبردست سالانہ قائم ہونے والے میلوں کی خبر دی۔ انباری نے خناخس اور حیری نے بغداد کا میلہ بتایا حضرت مثنیٰ رضؓ نے کہا دونوں میلے کب لگتے ہیں جواب دیا دونوں کے درمیان کچھ ایام کا فرق ہے فرمایا پہلے کونسا میلہ لگتا ہے کہا سوق خناخس تمام اطراف ملک سے لوگ یہاں جمع ہوتے ہیں ربیعہ اور قضاعہ تجارتی کاروبار کرتے ہیں حضرت مثنیٰ رضؓ نے اسپر دھاوا بولنے کی طیاری شروع کی اس طرف روانہ ہوئے اور خناخس کے میلہ پر دھاوا بولا۔ تمام بازار کو اس سرے سے اس سرے تک لوٹ لیا جب واپس آئے تو اچانک اول دن کے وقت دہاقین انبار پر پہنچ گئے وہ ڈر کے مارے قلعہ میں جا بیٹھے جب انکو علم ہوا کہ یہ مسلمان ہیں تو نیچے آئے انہوں نے گھاس چارہ و دیگر ضروریات زندگی پیش کیں اور ایسے رہنما پیش کئے جو انکو بغداد تک لیجائیں اسکے بعد حضرت مثنیٰ رضؓ نے بغداد کے میلہ پر دھاوا بولا مسلمان سواد کے علاقہ کو پائمال کر رہے ہیں اور حضرت مثنیٰ انبار میں گھس رہے ہیں اور کسکر کے زیرین حصہ سے فرات کے زیرین حصہ تک غارت ڈال رہے ہیں حیرہ کے ایک باشندہ نے حضرت مثنیٰ رضؓ سے عرض کیا کیا میں آپکو ایک ایسا میلہ بتاؤں جہاں سواد (میدانی علاقے) اور مدائن کے تجار جمع ہوتے ہیں اور یہاں ہر سال شاندار میلہ لگتا ہے اور بیشمار مال جمع ہوتا ہے اگر آپ دفعتہً انپر لوٹ پڑیں اور غفلت میں انکو جالیں

تو آپکو بہت منافع حاصل ہوں اور مسلمانوں کو بہت غنائم ملیں اور اتنا کہ تمام دنیا کے دشمنوں سے آپ مقابلہ کر سکیں۔ حضرت مثنیٰ رضؓ نے فرمایا مدائن سے اس میلہ پر آدمی کتنے دن میں پہنچتے ہیں اُسنے عرض کیا صرف ایکدن فرمایا میں وہاں کسطرح پہنچ سکتا ہوں عرض کیا ہم آپکو کامیابی کے راستے بتاتے ہیں۔ پہلے آپ خشکی کا راہ پکڑ کر فناخس پہنچیں اہل انبار وہاں پہنچینگے آپ اُن سے راستے کے رہنما پکڑیں دہقان آپکو راہ دکھائینگے آپ راتورات سواد کے علاقہ کو طے کر کے صبح کے وقت میلہ پر پہنچ جائینگے اور وہاں غارت ڈالیں گے۔

حسب نظام حضرت مثنیٰ الیس سے نکلکر فناخس میں آئے پھر مڑ کر انبار پہنچے رات کا وقت تھا انبار کا حاکم پہچان نہ سکا قلعہ میں پناہ گزین ہو گیا جب اسکو معلوم ہوا تو نیچے اُترا حضرت مثنیٰ رضؓ نے انکو ڈرایا اور دھمکایا فرمایا میں بغداد کے میلہ پر دھاوا بولنا چاہتا ہوں مجھکو راہنما دو۔ اُسنے عرض کیا میں خود راہنمائی کرتا ہوں فرمایا تم میرے ساتھ نہ چلو بلکہ دوسرے کو ساتھ کر دو حاکم انبار نے دیگر ضروری اشیاء فراہم کرنے کے بعد راستے کے راہنما ساتھ کر دئے جب آدھا راستہ طے ہو گیا تو حضرت مثنیٰ رضؓ نے پوچھا اب کتنا فاصلہ باقی ہے انہوں نے عرض کیا چار یا پانچ فرسخ اپنے سپاہیو سے کہا پہرہ داری کے فرائض کون ادا کرتا ہے۔ ایک قوم نے اپنے آپکو پیش کیا حضرت مثنیٰ رضؓ نے انکو ہدایت دی بہت ہوشیار رہو اور پہرہ کو اچھی طرح قائم رکھو پھر ایک منزل میں اتر کر اپنی فوج سے خطاب کیا مسلمانوں کھڑے ہو جاؤ وضو کر و اور طیار ہو جاؤ۔ اپنے ہراول دستہ کو بھیجا انہوں نے چند آدمی پکڑے تاکہ خبریں حاصل کر سکیں جب تمام انتظامات مکمل ہو گئے تو شب کو آگے بڑھے اور علی الصباح میلہ پر پہنچکر دھاوا بولدیا چاروں طرف قتل عام شروع کیا قیدی بنالئے اور مال غنیمت حاصل کیا حضرت مثنیٰ رضؓ نے ہدایت کی طرف سونا چاندی لو اور اتنا لو جتنا اپنے جانوروں پر اُٹھا سکو۔ تمام میلے والے بھاگ گئے اور مسلمانوں کو سب اموال ملگئے پھر وہاں سے کوچ کیا حتیٰ کہ انبار کے علاقہ نہر سباحین پر پہنچے نیچے اتر کر خطبہ دیا۔ مسلمانو نیچے اترو اور حاجتیں پوری کرو سفر کا راستہ طے کرنے کے لئے طیاری کر لو۔ اللہ کا شکر بجاؤ اور اُس سے عافیت کا سوال کرو۔ تھوڑی دیر بعد قدموں کی کچھ آہٹ سنی۔ اندیشہ ہوا کہ شاید دشمن ہمارے تعاقب میں نکلا ہو حضرت مثنیٰ رضؓ نے لشکریوں سے کہا اللہ کو یاد کرو اپنے سب کام دیکھو کہا ابھی تک انکا جاسوس واپس نہیں آیا اگر وہ واپس آجاتا تو تمام حالات کا علم ہو جاتا اور دشمن کے تعاقب کا اندیشہ نہ رہتا غارت کا اضطراب ایک دن تک قائم رہتا ہے اگر دشمن ہمارے تعاقب میں نکلا تب بھی وہ ہم تک نہیں پہنچ سکیگا اُسکے آنے سے پہلے

ہم اپنے مستقر تک پہنچ جائینگے اگر وہ کبھی آگیا تب بھی میں ثابت قدمی سے اسکا مقابلہ کروں گا ہمکو اجر حاصل ہوگا اور خدا کی مدد اللہ پر بھروسہ کرو اور اُس سے حسن ظن رکھو اُسنے بہت سے میدانہائے جنگ میں تمہاری مدد کی ہے حالانکہ دشمن تم سے زیادہ طیار تھے حضرت مثنیٰ رضؓ مسلمانوں کو نہایت اطمینان کے ساتھ انبار میں لے آئے دہقانوں نے نہایت شاندار طریقہ سے استقبال کیا اور مبارکباد دی کہ آپ صاحبان صحیح و سالم بخیر و عافیت واپس آگئے۔

اسکے بعد حضرت مثنیٰ رضؓ نے مضارب عجلی کو علاقہ رکان کیطرف بھیجا وہاں کفار تغلب کی ایک فوج تھی وہ مسلمانوں کی آمد سنکر بھاگ گئی مضارب نے انکا تعاقب کیا اور آخر تک سبکو قتل کر دیا۔

اسکے بعد حضرت مثنیٰ رضؓ نے فرات بن حیان تغلبی اور عتیبہ بن نہاس کو علاقہ صفین میں قبیلۂ تغلب پر غارت ڈالنے کیلئے بھیجا پھر خود مثنیٰ بھی بنفس نفیس وہاں پہنچگئے دیکھا صفین کے قبائل وہاں سے بھاگ گئے ہیں حضرت مثنیٰ رضؓ دریا عبور کر کے جزیرہ میں پہنچے انکا زاد سفر ختم ہوچکا تھا اپنی سواریاں کھانا شروع کیں اہل خفان کا ایک قافلہ ملا اس قافلہ کے کافروں کو قتل کر دیا گیا اثر میں بنی تغلب کے تین آدمی ملے حضرت مثنیٰ رضؓ نے اُنسے کہا مجھکو راستہ بتاؤ ایک نے کہا میرے اہل و عیال مجھکو دیدو اور میری جان بخشی کرو تو میں تمکو تغلب کی ایک فوج بتاتا ہوں جہاں سے میں آج چلا ہوں مثنیٰ رضؓ نے اسکی جان بخشی کی اور دن بھر اُسکے ساتھ چلتے رہے جب شام کا وقت آیا تو دشمن پر حملہ کیا اونٹ کنوؤں سے پانی پیکر واپس آرہے تھے اور دشمن اپنے گھروں کے صحن میں نہایت اطمینان سے بیٹھے ہوئے تھے حضرت مثنیٰ رضؓ نے اپنا حملہ وسیع کیا لڑنے والوں کو قتل کیا قیدی پکڑ لئے اور اونٹ ہنکا کر لے آئے قیدی بنو ذی رویحہ نکلے ربیعہ کے مسلمان لشکریوں نے اپنے غنائم کے حصہ سے ان قیدیوں کو خرید لیا اور آزاد کر دیا۔

حضرت مثنیٰ رضؓ کو خبر ملی کہ اس علاقہ کے کافر دجلہ کے کنارے چارہ حاصل کرنے گئے ہیں تو انکے تعاقب میں فوج لیکر گئے اور حذیفہ کو بھی ان کے تعاقب میں بھیجا علاقہ تکریت میں انکو جا لیا انپر حملہ کیا اور بہت اونٹ مال غنیمت میں حاصل ہوئے حتیٰ کہ ایک ایک سپاہی کو پانچ پانچ اونٹ ملے علاوہ دیگر غنائم کے پھر انبار لوٹ آئے عتیبہ اور فرات آگے بڑھتے رہے حتیٰ کہ انہوں نے صفین کے علاقہ میں نمر و تغلب قبائل پر حملہ کیا۔ اب تمام ایرانیوں پر مسلمانوں کا رعب چھا گیا فرات اور دجلہ کے مابین کل مملکت مسلمانوں کے قبضہ میں آگئی۔

(طبری صفحات از ۷۰ تا ۸۰ جلد ۴)

فتوحات قادسیہ

جب مسلمانوں نے سواد کے علاقہ کو بالکل پائمال کردیا اور یہ زرخیز حصہ ایرانیوں کے ہاتھ سے چلا گیا تو انہوں نے رستم و فیرزان سے کہا آج تم دونوں ساری سلطنت کے مالک بنے بیٹھے ہو تم دونوں نے ہمکو ہلاکت میں ڈالا ہے اور تم دونوں کی غلطیوں سے ہمکو یہ روز بد دیکھنا پڑا۔ کہ مسلمانوں نے ہمکو فنا کے گڑھے میں ڈالدیا اور ہم خطرے میں پڑ گئے بغداد ساباط اور تکریت یہ علاقہ ہمارے ہاتھ چلا گیا تم آپسمیں اتفاق کرلو ورنہ ہم تم دونوں کو موت کے گھاٹ اتار دینگے اگر اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ تم دونوں کے قتل کرنے سے ہم سب ایرانی ہلاکت میں پڑجائینگے تو ہم اسی وقت تم دونوں کو مار ڈالتے۔ سنو اگر تم اب باز نہ آئے اور آپسمیں اتفاق نہ کیا تو ہم تمکو قتل کرکے خود مسلمانوں کے ہاتھ سے قتل ہوجائینگے دونوں نے قوم کا یہ مطالبہ مانا اور بوران کے پاس پہنچے اس پر تشدد کیا کہ ہمکو کسریٰ کے خاندان کا کوئی شہزادہ بتلاؤ ہم اسکو تخت پر بٹھائینگے یہ کہکر خاندان کی عورتوں کو سخت عذاب دینا شروع کیا بالآخر بڑی مشکل سے ایک شہزادہ کا پتہ چلا جسکا نام یزدجرد ہے شیرویہ کے قتل کے وقت اسکو چھپادیا گیا تھا جب اسکی ماں کو سخت عذاب دیا گیا تو اسنے اسکا پتہ بتایا کہ فلاں جگہ تربیت پارہا ہے اسکو پیش کیا گیا اسکی عمر اکیس برس تھی اسکو تخت پر بٹھایا اور اسکے سامنے وفاداری و اطاعت کا حلف لیا تمام وزراء حکومت چھوٹے بڑے تمام افسر اور سرحدوں کے تمام حکام نے اطاعت و فرمانبرداری کا یقین دلایا اور از سرنو تمام سرحدوں کو مضبوط کردیا گیا یزدجرد اور ایرانیوں کی یہ تمام خبریں حضرت مثنیٰ رضؓ کو ملیں انہوں نے تمام مفصل حالات حضرت عمر رضؓ کو لکھ بھیجے اور حضرت عمر رضؓ کے جواب کا انتظار کرنے لگے اس دوران میں اہل سواد نے صلحناموں کی خلاف ورزی کی علانیہ بغاوت اختیار کی اور تمام ملک کافر ہوگیا یہ نازک حالت دیکھکر حضرت مثنیٰ رضؓ اپنی محافظ فوج کے ساتھ ذی قار میں آگئے اور سب یکجا جمع ہوگئے جب حضرت عمر رضؓ کو یہ خط ملا تو فرمایا میں عربی افسروں سے عجمی افسروں کو ہلاکت کردونگا بخدا میں کسیکو نہیں چھوڑونگا میں ہر رئیس ہر ذی رائے ہر عقلمند مدبر ہر خطیب ہر شاعر کو ان کے مقابلہ میں بھیجوں گا اور تمام مسلمانوں کو ان کے مقابلہ میں کھڑا کردونگا۔

حضرت مثنیٰ رضؓ کو لکھا تمام مسلمانوں کو کافروں کے علاقہ سے نکال لو اور تمام سرحدوں پر مسلمانوں کو پھیلا دو ربیعہ و مضر کے عربی قبائل سے تمام مسلمان پیادہ ہوں یا سوار طوعاً و کرہاً طلب کرلو۔

حضرت عمر رضؓ نے اپنے تمام عمال و حکام کو لکھا ہمکو ہر طرح کی امداد فوراً بہم پہنچاؤ سپاہی اسلحہ

گھوڑے اور مدبّرینِ قوم کے عقلمند افراد سب کو میرے حج کے فارغ ہونے تک بھیجدو
قاصدوں نے یہ اطلاعات بہت جلدی پہنچادیں اس حکم کا فوراً اثر نمایاں ہوا مکہ د مدینہ کے زیر
قبائل تھے وہ تو مدینہ پہنچ گئے اور جو دور فاصلے پر تھے وہ حضرت مثنیٰ رضہ کے پاس پہنچ گئے
نہیں پہنچ سکے انہوں نے امیر المومنین کو لکھا کہ ہم طیاریوں میں مصروف ہیں یہ تمام فوج
سنہ ۱۴ھ میں مکمل ہوگئیں۔

سنہ ۱۴ھ

حج کرکے واپس آئے تو تمام اطراف سے فوجیں جمع ہوگئیں اور قطار در قطار قبائل جمع
حضرت عمر رضہ نے مدینہ پر حضرت علی مرتضیٰ رضہ کو اپنا جانشین بنایا اور خود فوج لیکر مقام صرار
اور جیش کو اسطرح منظم کیا مقدمۃ الجیش میں طلحہ میمنہ دمیسرہ پر عبدالرحمن و زبیر۔ اب کسیکو
کہ حضرت عمر رضہ کا کیا ارادہ ہے۔ کس طرف رُخ کرینگے آیا خود بھی چلیں گے یا دار الخلافہ میں اقامت
کرینگے اور کسی کو آپ سے دریافت کرنے کی جرات بھی نہیں۔ لوگوں نے حضرت عثمان رضہ اور حضرت
عبدالرحمن بن عوف کی طرف دیکھنا شروع کیا کیونکہ حضرت عثمان رضہ آپ کے ردیف سمجھے جا
حضرت عثمان رضہ نے آپ سے دریافت کیا آپنے فرمایا منادی کراؤ الصلاۃ جامعہ (یعنی مسلمان
ہوجائیں) جب سب جمع ہوگئے تو آپنے مشورہ طلب کیا میں عراق جاؤں یا مدینہ میں بیٹھا
عامۃ الناس نے کہا آپ عراق چلیں ہم سب آپکے ہمراہ ہیں حضرت عمر رضہ نے انکی تائید کی اسکے
اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضہ طلحہ رضہ زبیر رضہ عبدالرحمن کو طلب کیا ان سے مشورہ
انہوں نے رائے دی آپ خود دار الخلافہ میں رہیں کسی دوسرے افسر کو عراق بھیجیں اللہ
مسلمانوں کو فتح عطا فرمائیگا اور انکے دشمنوں کو ہلاک کرے گا حضرت عمر رضہ نے انکا مشورہ
کیا اور حضرت سعد بن ابی وقاص کو طلب کیا پھر منادی کرائی الصلوٰۃ جامعۃ۔ سب لوگ جمع
آپنے کھڑے ہوکر ارشاد فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ذریعہ تمام مسلمانوں کو یکجا جمع کردیا ہے اور سب مسلمان آپس میں
بھائی ہیں ایک جسم کیطرح مسلمانوں کا منصب ہے کہ وہ اپنے سب کام آپس میں مشورہ کرکے
عام افراد عقلمند اور ذی رائے کے تابع ہیں جو رائے یہ پیش کریں عام مسلمانوں کو قبول کرنا
میں عام مسلمانوں کیطرح ایک معمولی مسلمان ہوں تمہارے ذی رائے اور مدبرین نے طے

بن دار الخلافہ میں قیام کروں اور کسی دوسرے افسر کو جیش دیگر روانہ کروں مینے اس رائے کو ل کر لیا ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص کو لشکر کا امیر مقرر کرکے فرمایا تم اس دھوکہ میں نہ رہو کہ تم رسول اللہ لی اللہ علیہ وسلم کے ماموں اور صحابی ہو اللہ تعالیٰ برائی کو برائی سے نہیں ہٹاتا بلکہ نیکی سے برائی کو اتا ہے خدا کے سامنے حسب نسب کوئی چیز نہیں ہر چھوٹا بڑا۔وضیع و شریف اسکی نظر میں برابر ہیں ف خدا کی طاعت و فرمانبرداری کرکے اسکو راضی کر سکتے اور اُسکے احکام کی تعمیل کرکے اسکے درجے صل کر سکتے ہو۔تم خود صحابی ہو تم نے اپنی زندگی میں حضورؐ کو جو کام کرتے دیکھا ہے اُسی کے طابق تمام امور سرانجام دو۔صبر کو کسی حالت میں اپنے ہاتھ سے نہ جانے دو میں تمکو عراقی مہم کا ربنا کر بھیجتا ہوں اللہ کا نام لیکر روانہ ہو جاؤ اسکے بعد چار ہزار فوج کے ساتھ حضرت سعدؓ کو داع کہا جن میں یہ فوجیں تھیں بارق فوج کا افسر حُمیضہ بن نعمان مذحج فوج کے افسر عمرو بن معدیکرب بوسبرہ بن ابی اہم عذرہ فوج کا افسر یزید بن حرث صدائی۔

حضرت سعدؓ کی روانگی کے بعد حضرت عمرؓ نے مزید چار ہزار فوج روانہ کی دو ہزار یمنی دو ہزار نجدی بت زرود میں پہنچے تو خبر ملی کہ حضرت مثنیٰؓ اُن زخموں کی وجہ سے جو اُنکو پل والی لڑائی میں لگے تھے ت ہو گئے اور بشیر بن خصاصیہ کو اپنا جانشین مقرر کیا ہے حضرت مثنیٰؓ کی صرف سات ہزار فوج ی جب حضرت سعدؓ سیراف میں پہنچے تو مزید امدادی فوجیں پہنچگئیں الغرض کل لشکر جو قادسیہ کی ائی میں شامل ہوا تیس ہزار تھا۔ربیعہ کی فوج ایرانیوں پر سب سے زیادہ سخت تھی۔مسلمان ربیعہ کو تے تھے یہ شیر ہیں سیراف پہنچکر حضرت سعدؓ نے اپنے لشکر کو منظم کیا اور ہر دس سپاہیوں پر ایک عریف والدار) مقرر کیا اور گذشتہ لڑائیوں میں کارنامے دکھانیوالوں کو جھنڈے عنایت کئے اسیطرح مقدمۃ الجیش ساقہ (جیش کا پچھلا حصہ) میمنہ میسرہ اور طلائع (ہراول دستوں) کو منظم کیا یہ تمام ترتیب حضرت عمرؓ کی ہدایات کے مطابق عمل میں آئی۔

مقدمۃ الجیش میں زہرہ بن عبداللہ کو عذیب بھیجا یہ زمانہ جاہلیت ہجر کے بادشاہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں امیر وفد بنکر آئے۔

میمنہ کے افسر عبداللہؓ بن معتمر مقرر ہوئے یہ صحابی تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں بڑا درجہ رکھتے تھے میسرہ کے افسر شرجبیل بن سمط مقرر ہوئے یہ نوجوان تھے مرتدین سے خوب مقابلہ کیا تھا۔ان کے والد ماجد حضرت ابو عبیدہؓ بن جراح کے ساتھ جہاد شام میں شامل تھے۔

خلیفہ بن خالد اور عامر بن عمرو تمیمی کو ساقہ (مؤخرۃ الجیش) میں متعین کیا۔ سواد بن مالک تمیمی کو طلائع (ہراول دستوں) پر اور سلمان بن ربیعہ باہلی کو سوار دستوں پر اور حمال بن مالک اسدی کو پیدل دستوں پر مقرر کیا۔ مرتدین میں سے کسیکو کوئی عہدہ نہیں دیا گیا۔ مال غنیمت کی تقسیم اور اسپر قبضہ کا افسر عبدالرحمٰن بن ربیعہ باہلی تھا رسد فراہم کرنے والا محکمہ حضرت سلمان فارسی رضہ کے ماتحت تھا ترجمان ہلال ہجری اور کاتب زیاد بن ابی سفیان مقرر ہوا سیراف میں حضرت مثنیٰ رضہ کے بھائی معنی بن حارثہ حضرت سعد رضہ کی خدمت میں پیش ہوئے انکو اپنے بھائی کی وفات کے بعد قابوس بن عنوری کی سرکوبی کیلئے قادسیہ جانا پڑا یہ ذی قار سے روانہ ہوئے اور قادسیہ میں اسپر شبخون مارا اور اسکو قتل کیا اور اسکی تمام فوج کو ہمیشہ کیلئے سُلا دیا پھر یہ اپنے بھائی کی وصیت دکھائی کہ مسلمان حدود ایران میں گھس کر ایرانیوں کا مقابلہ نہ کریں بلکہ عرب کی سرحد پر مقابلہ کریں اگر خدا مسلمانوں کو کامیابی دے تو آگے بڑھیں ورنہ واپس ہو جائیں اور مزید امداد فراہم کر کے قدم بڑھائیں حضرت سعد رضہ نے یہ وصیت دیکھکر انکے حق میں دعاء مغفرت کی اور اُنکے بھائی معنی کو انکے علم پر امیر مقرر کیا اور حضرت مثنیٰ رضہ کی بیوہ سلمیٰ سے شادی کی۔ حضرت سعد رضہ کے لشکر میں ستر بدری تھے تین سو بیس[۴۲] صحابی سات سو صحابہ کرام کے لڑکے مختلف قبائل عرب سے۔

سیراف میں حضرت سعد رضہ کو حضرت عمر رضہ کا یہ خط ملا۔ اللہ پر بھروسہ کر کے اور ہر کام میں اللہ کی مدد حاصل کر کے مسلمانوں کو سیراف سے آگے بڑھاؤ تمکو معلوم ہونا چاہیئے کہ تم ایسے کفار سے مقابلہ کرنے جا رہے ہو جنکی تعداد بہت زیادہ ہے انکی طیاری بہت زیادہ ہے یہ لڑنے میں بہت سخت ان کے شہر بہت مضبوط ہیں جب تم اُن سے جنگ شروع کرو تو انپر سخت حملہ کرو انکے کسی دھوکہ میں نہ آنا کیونکہ یہ بڑی مکار قوم ہے جب تم قادسیہ میں پہنچو اور قادسیہ ایران کا دروازہ ہے یہ ایک بڑا مضبوط اور سرسبز و شاداب علاقہ ہے اسکے درے بڑے مضبوط پل ہیں اور بڑی بڑی نہریں جاری ہیں تم خود اپنے مورچہ میں مضبوطی سے قائم رہو۔ انپر ظاہر ہونا ورنہ وہ تمکو دیکھکر غیظ و غضب میں آجائینگے اور اپنی بیشمار سوار دستوں اور پیدل فوجوں کے ساتھ نہایت سختی کے ساتھ تم پر حملہ کرینگے اگر تم نے ثابت قدمی سے یہ معرکہ جیت لیا اور نہایت صبر کے ساتھ لڑائیوں کی سختیاں برداشت کرتے رہے اور خدا کی امانت (جہاد) کو بخوبی ادا کیا تو امید ہے کہ تمہاری فتح ہوگی پھر وہ اس مضبوطی کے ساتھ مجتمع نہ ہو سکیں گے اور تمہارے مقابلہ کرنے سے ان کے دل ٹوٹ جائیں گے اگر خدا نخواستہ تمکو شکست ہو جائے تم اپنی سرحد حجر کے قریب آجانا تم وہاں مضبوط ہو جاؤ گے اور اگر دشمن وہاں

آیا تو شکست کھائیگا اور خدا تمکو فتح عطا فرمائیگا۔

پھر دوسرا خط آیا کہ فلاں راستے فلاں فوج کو لیجاؤ اور فلانی جگہ اتارو۔

پھر تیسرا خط آیا اپنے دل کو مضبوط کرو۔ اپنے لشکر کو نیک نیت رکھنے اور اچھے کام کرنے کی ہدایت کرو۔ دیکھو کسی حالت میں بھی صبر کو نہ چھوڑو ہر حال میں صبر اختیار کرو ہر حال میں صبر اختیار کرو کیونکہ خدا کی مدد نیت کے مطابق اور اجر کام کے مطابق ملتا ہے ہر وقت ہوشیار اور چوکنے رہو کسی وقت غفلت اختیار نہ کرو ہر وقت خدا سے عافیت اور سلامتی مانگو لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ کا ورد اکثر پڑھتے رہو مجھکو لکھو کہ کفار کی فوجیں کہاں پہنچ گئی ہیں اور انکا سپہ سالار اعظم کون ہے کیونکہ جبتک مجھکو پوری واقفیت نہ ہو تمکو ہدائتیں نہیں دے سکتا مجھکو اس علاقہ کا پورا جغرافیہ لکھکر بھیجو ایسا واضح جغرافیہ گویا تمام نقشہ میری نظر کے سامنے ہیں مجھکو اپنے تمام حالات سے ہر وقت باخبر رکھو اللہ سے ڈرو اور اسی سے امید رکھو خدا کے سوا کسی اور چیز پر بھروسہ نہ رکھو جان رکھو کہ خدا نے تمکو فتح و ظفر دینے کا وعدہ کیا ہے وہ اپنے وعدہ کا کبھی خلاف نہیں کرتا اس سے ڈرو کہ تم اسکو (اللہ کو) اپنی طرف سے پھیر دو۔ اور وہ تمکو ہلاک کرکے تمہاری جگہ دوسری قوم کو لے آئے۔

حضرت سعدؓ نے حسب ہدایت اس علاقہ کا جغرافیہ لکھکر بھیجا کہ قادسیہ خندق و عتیق کے درمیان واقع ہے دور السوق ... درمیان قادسیہ کے بائیں جانب ایک سبز دریا پھیلا ہوا ہے جو حیرہ تک چلا گیا ہے ایک راستہ پشت پر چلا گیا ہے دوسرا اس نہر کے کنارے جسکو نہر حضوض کہتے ہیں اس شخص کو نظر آتی ہے جو خوانق اور حیرہ کے درمیان چلتا ہے اور قادسیہ کے داہنی جانب ولجہ تک پانی کا ایک فیض چلتا ہے۔

ہمارے مقابلہ میں کفار کا جو لشکر لیکر آیا ہے اسکا نام رستم ہے اب ہم دونوں فریقوں کے درمیان جنگ شروع ہونے والی ہے نتیجہ اللہ کے ہاتھ میں ہے ہم تو خدا سے اچھا نتیجہ حاصل کرنیکے متمنی ہیں حضرت عمرؓ نے لکھا جب تک دشمن تمہاری طرف حرکت نہ کرے تم اپنی جگہ قائم رہو سنو! اسکے بعد کبھی (لڑائیاں) ہونگی خدا اگر تمہارے دشمن کو شکست دے تو مدائن تک انکا تعاقب کرنا انشاءاللہ وہ (مدائن) تمہارے ہاتھوں برباد ہوگا حضرت عمرؓ خاصکر حضرت سعدؓ کیلئے اور عام طور پر مسلمانوں کیلئے خدا سے دعا مانگتے تھے۔

اسکے بعد حضرت سعدؓ ... اور ... کے ... کے ... سامنے ... اپنا ... ڈالا۔

پہلی فتح

کرب عکلی فرماتے ہیں میں ایام قادسیہ میں مقدمۃ الجیش میں متعین تھا ہمکو حضرت سعدؓ نے آگے بھیجا ہم عذیب ہجانات میں اُترے۔ جب حضرت سعدؓ اپنے لشکر کے ساتھ یہاں پہنچ گئے تو ہمارا افسر زہرہ میں حویّہ مقدمۃ الجیش کو لیکر آگے بڑھا جب ہمیں مذیت نظر آیا یہ ایرانیوں کی سرحد پر واقع تھا۔ تو ایک برج پر ہمنے چند آدمی دیکھے ہم تیز رفتار ہو کر جا رہے تھے اور ہمارے گھوڑے غبار بہت اُڑا رہے تھے جب بہت غبار ہو گیا تو ہم ٹھہر گئے اور ہمکو خیال ہوا شاید اس غبار میں ہمارا دشمن گھوڑے سوار لیے پڑا ہو پھر ہم عذیب کیطرف بڑھے جب ہم اُسکے قریب پہنچے تو ایک آدمی دیکھا جو قادسیہ کیطرف دوڑ رہا تھا۔ یہ ہماری خبریں لیکر دشمن کیطرف جا رہا تھا ہم اُسکے تعاقب میں نکلے لیکن کامیاب نہ ہو سکے ہمارے افسر زہرہ کو اسکی خبر ملی وہ ہمارے پیچھے دوڑے ہمکو پیچھے چھوڑ کر آگے بڑھ گئے فرمایا اگر یہ دشمن ہمارے ہاتھ سے چھوٹ گیا تو نقصان ہوگا اور دشمن کو ہماری خبریں ملجائینگی حضرت زہرہ رضؓ نے اسکو خندق میں جا لیا اسکو نیزہ مار کر گرا دیا۔ تمام اہل قادسیہ اس مقتول کی تعریف میں رطب اللسان تھے وہ کہتے تھے کہ یہ فنونِ حرب کا بہت ماہر تھا اور بڑا بہادر تھا۔

ہمکو عذیب میں بہت سے نیزے تیر اور مختلف سامان ملا جس سے ہم مسلمانوں کو بہت فائدہ پہنچا۔

اسکے بعد زہرہ نے اردگرد چھاپے مارنے کا حکم دیا اور غارت ڈالنے کیلئے رات کو دستے بھیجنے کا حکم دیا۔ حیرہ پر غارت ڈالو۔ اس دستہ کا افسر بکیر بن عبد اللہ لیثی کو مقرر کیا اس دستہ میں مشہور شاعر شماخ قیسی بھی تیس۳۰ بہادر سپاہیوں کے ساتھ شامل تھا۔ راستہ طے کیا سیلحین سے آگے بڑھ گئے اور اس کا پل اُڑا دیا کیونکہ حیرہ کا رُخ کرنا مقصود تھا۔ اب کچھ قدموں کے چلنے کی آواز آئی۔ بکیر آگے بڑھنے سے رُک گیا اور اپنے ساتھیوں سمیت ایک کمینگاہ میں چھپ گیا اس شور سے آگے ایک سوار دستہ رہا تھا جب یہ اُن کے سامنے سے گذرا تو انہوں نے اُسکو نہ چھیڑا جب وہ آگے گذر گیا تو ایک قافلہ نظر آیا جس میں حاکم حیرہ کی ہمشیرہ اپنے خاوند کے پاس شبِ عروسی گذارنے کیلئے جا رہی تھی جب یہ سوار دستہ اس قافلہ سے دُور نکل گیا تو مسلمان اپنی کمینگاہ سے نکلے اور اسپر حملہ کیا اس قافلہ کے ساتھ بہت قیمتی غنائم تھے مسلمانوں نے یہ سب حاصل کر لیئے بکیر نے شیرزاد پر حملہ کر کے اسکی کمر توڑ دی اور عذیب ہجانات میں حضرت سعدؓ کے پاس صبح کے وقت یہ بیش بہا غنائم پیش کر دئے جن میں یہ دُلہن بھی تھی۔ یہ دیکھکر مسلمانوں نے بلند آواز سے نعرہ تکبیر بلند کیا حضرت سعدؓ نے فرمایا تمنے ایسی تکبیر کا نعرہ بلند کیا ہے جس سے مجھے یقین ہو گیا کہ تکبیر مارنیوالوں کی عزت بڑی ہے حضرت سعدؓ نے غنائم تقسیم کیئے اور ہر مجاہد کو اسکا حصہ دیا دلہن اور اسکے ساتھ تیس۳۰ عورتوں کی حفاظت

کیلئے ایک سوار دستہ مقرر کر دیا اور غالب بن عبداللہ لیثی کو اسکا افسر بنایا۔ اب حضرت سعدؓ قادسیہ کی جانب روانہ ہوئے اور قدیس میں اپنی چھاؤنی ڈالی۔ (طبری صفحہ ۹۰-۹۱- جلد ۴)

قادسیہ ایک مشہور مقام کا نام ہے جو کوفہ سے پندرہ فرسخ اور عذیب سے چار میل کے فاصلہ پر ہے وجہ تسمیہ یہ بیان کیجاتی ہے کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ یہاں سے گذرے اسکی تروتازگی دیکھی۔ ایک بڑھیا کو دیکھا جو یہاں غسل کر رہی تھی حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا قدسیت من ارض (تم ایک مقدس سرزمین میں ہو) اُس روز سے اُسکا نام قادسیہ پڑ گیا۔

یہاں ایرانیوں سے مسلمانوں کی سخت خونریز جنگ ہوئی حضرت سعدؓ اپنے محل میں بیٹھے ہوئے میدان جنگ کا نظارہ کر رہے تھے انکو بزدلی کی طرف منسوب کر کے ایک مسلمان نے کہا

الم تر ان اللہ انزل نصرہٗ	تم نے دیکھا کہ خدا نے اپنی مدد اتاری۔
وسعد بباب القادسیۃ معصمٌ	اور حضرت سعد قادسیہ کے محل میں پگڑ دبائے ہوئے بیٹھے ہیں
فابنا وقد امت نساء کثیرۃٌ	جب ہم میدان جنگ سے لوٹے تو بہت سی عورتیں بیوہ ہو چکی تھیں
ونسوۃ سعد لیس فیھن ایّمٌ	لیکن حضرت سعدؓ کی کوئی عورت بیوہ نہ ہوئی

بشر بن ربیعہ اس لڑائی کے متعلق کہتا ہے۔

وحلت بباب القادسیۃ ناقتی	قادسیہ کے دروازہ میں میری ناقہ (اونٹنی) ٹھہری
وسعد بن وقاص علیّ امیرٌ	اور حضرت سعدؓ بن ابی وقاص میرے امیر تھے
تذکر ھداک اللہ وقع سیوفنا	خدا تجھے ہدایت کرے یاد کر اس واقعہ کو جبکہ ہماری تلواریں
بباب قدیس والمکرّ ضریر	انکا مار ایسر پڑ رہی تھیں اور ہمارا حملہ انکو ضرر پہنچا رہا تھا
عشیۃ ودّ القوم لو ان بعضھم	اس شام کو جبکہ دشمن کے بعض افراد نے خواہش کی انکو مسلمانوں سے
یُعار جناحی طائر فیطیر۔	بچنے کے لئے کسی پرندے کے دو پر ملجائیں اور وہ ان پر بیٹھ کر اڑ جائیں
اذا برزت منھم الینا کتیبۃٌ	جبکہ ہماری طرف انکا ایک بڑا لشکر ظاہر ہوا
اتونا باخریٰ کالجبال تمور	پھر دوسرا آگیا جیسا کہ پہاڑ گذرتا ہے
نصادمھم حتی تفرق جمعھم	پھر ہم نے انپر تلواریں چلائیں یہانتک کہ انکو جمعیت متفرق ہو گئی
وطاعنت انی بالطعان مھیر	پھر میں نے نیزے چلائے کیونکہ میں نیزے چلانے میں ماہر ہوں
عمرو ابو ثور شھید وھاشم	(میں خوشامد نہیں ليلتا بس مندرجہ ذیل حضرات) عمرو ابو ثور ہاشم
وقیس ونعمان الفتی وجریر	قیس نعمان جریر دیگر نوجوان موجود تھے (انسے میری بہادری پوچھ لو)

رستم اس لڑائی میں مارا گیا اسکے بعد کسی جگہ ایرانیوں کے پیر نہ جمے (معجم البلدان والف)
اسکے بعد حضرت سعد رضؓ نے اپنی چھاؤنی قدیس میں ڈالی اور زہرہ قنطرہ عتیق (عتیق کے پل
کے بالمقابل اترے۔ اسکے بعد حضرت سعد رضؓ نے مختلف دستے مختلف جہتوں کیطرف غارت ڈالنے
کیلئے بھیجے کسکر اور انبار کے درمیان تمام علاقہ مسلمانوں کی جولانگاہ تھا ایک ماہ تک یہی سلسلہ
جاری رہا حضرت عمر رضؓ کو لکھا ابھی تک کوئی دشمن ہمارے مقابلہ میں نہیں آیا اور ہمارے علم میں ابھی
تک لڑائی کے کوئی آثار نہیں جب دشمن ہمارا رخ کرے گا ہم آپکو لکھینگے آپ خدا سے ہمارے لئے
دعاء مانگئے کیونکہ اس وقت دنیا کے ایک مخمصہ میں پھنسے ہوئے ہیں اور سخت لڑائیوں کا سامنا
ہے خدا خود فرماتا ہے
سَتُدۡعَوۡنَ اِلٰی قَوۡمٍ اُولِیۡ بَاۡسٍ شَدِیۡدٍ۔ عنقریب تمکو ایک ایسی قوم کا فر سے واسطہ پڑے گا
جو لڑائی میں بہت سخت ہے۔
حضرت سعد رضؓ نے عاصم بن عمرو کو فرات کے زیرین حصہ میں کھانے کے جانور حاصل کرنے
کے لئے بھیجا وہ میسان تک بکریاں اور گائیں ڈھونڈتے آگئے کوئی کامیابی نہ ہوئی بہت دور
ایک آدمی نظر آیا اس سے پوچھا کہ بتاؤ بکریاں اور گائیں کہاں ہیں اُسنے قسم کھا کر کہا مجھے علم نہیں
درختوں کے پیچھے سے ایک بیل بول اٹھا جھوٹ بولتا ہے ہم یہاں موجود ہیں عاصم بن عمرو ان درختوں
میں گھسے اور بیل ہانک لائے اور لشکر میں پہنچائے حضرت سعد رضؓ نے انکو لشکر میں تقسیم کر دیا کچھ دنوں
تک اسپر گذارہ چلتا رہا حجاج بن یوسف جب اپنے زمانہ میں اس علاقہ کا حاکم بنکر آیا تو اسکو یہ واقعہ سنایا
گیا اُسنے وہ آدمی طلب کئے جو خود اس واقعہ میں شامل تھے نذیر بن عمرو اور ولید بن عبد شمس نے کہا
ہم نے خود اپنے کانوں سے بیل کا کلام سنا یہ مسلمانوں کیلئے خدا کی طرف سے بشارت تھی کہ خدا ان سے
راضی ہے اور وہ انکے دشمنوں کو شکست دیگا۔ الغرض اسیطرح کسکر اور انبار کے درمیان گاہ بگاہ چھاپے
مارے جاتے اور ضرورت کے مطابق کھانے کے جانور حاصل کئے جاتے یزدجرد (شاہ ایران) کو خبر دیگئی
کہ حیرہ اور فرات کے درمیان کا تمام علاقہ مسلمانوں نے خراب کر دیا ہے اسکو لوٹ لیا یزدجرد نے رستم
سپہ سالار کو طلب کرکے مسلمانوں پر حملہ کرنیکا حکم دیا اُسنے بزدلی دکھائی اور خود فوج لیجانے سے انکار کیا
کہ سپہ سالار کا جانا مناسب نہیں یکے بعد دیگرے مختلف جیوش روانہ کرنا بہتر ہے بہ نسبت اسکے کہ یکدفعہ ان
سے مقابلہ کیا جائے یزدجرد نے اصرار کیا تمکو خود جیش لیکر انکے مقابلہ میں جانا ہوگا۔
رستم نے ... کا مرکز ساباط بنایا حضرت سعد رضؓ نے حضرت عمر رضؓ کو اس سے باخبر کیا

حضرت عمر رض نے لکھا دشمن کی خوفناک طیاریوں کی خبریں تمکو وحشت زدہ نہ کریں تم کچھ فکر نہ کرو اللہ سے
مدد مانگو اور اسپر بھروسہ کرو۔ اپنے لشکر سے چند ایسے افراد منتخب کرو جنکی صورتیں خوفناک ہوں دیکھنے
میں قوی ہوں اور اہل رائے وعقلمند ہوں انکو یزدجرد کے سامنے بھیجو وہ اسکو دعوت اسلام دیں
اللہ تعالیٰ اس منظر کو اُنکی شکست کا باعث بنائیگا۔ اور ہمکو اسپر کامیابی ہوگی اور مجھکو ہر روز کے حالات
لکھکر بھیجتے رہو۔

جب رستم نے ساباط میں اپنا لشکر اتارا تو حضرت عمر رض کو اطلاع دیگئی۔
حضرت سعد رض نے لشکر سے چند آدمی منتخب کیے جو خاندانی شریف تھے اور بڑے عقلمند اور اہل رائے
تھے اُن کے نام یہ ہیں۔ نعمان بن مقرن۔ بسر بن ابی رہم۔ حملہ بن حوبہ کنانی۔ حنظلہ بن ربیع تمیمی۔
فرات بن حیان عجلی۔ عدی بن سہیل۔ مغیرہ بن زرارہ
اور چند ایسے افراد منتخب کیے جو دیکھنے میں بڑے ہیبتناک اور اُنکی صورتیں خوفناک تھیں اُنکے
نام یہ ہیں عطارد بن حاجب۔ اشعث بن قیس۔ حارث بن حسان۔ عاصم بن عمرو۔ عمرو بن معدیکرب۔ مغیرہ
بن شعبہ۔ معنی بن حارثہ ان سب کو یزدجرد کے سامنے بھیجا
حضرت عمر رض کو لکھا۔ رستم نے ساباط میں اپنی چھاؤنی ڈالی ہے۔ وہ بیشمار سوار دستے اور خوفناک
ساتھ میں لایا ہے ہم خدا سے مدد مانگتے ہیں اور اسی پر بھروسہ کرتے ہیں مینے آپکی ہدایت کے مطابق ایک
جماعت یزدجرد کے سامنے بھیجدی ہے یہ جماعت رستم کو چھوڑکر سیدھی یزدجرد کے پاس چلی گئی ایرانی
نہایت تعجب سے انکی صورتیں انکے گھوڑے اور انکا لباس دیکھتے اور انکو محل سے پرے دیکھتے
مسلمان گھوڑوں کی برہنہ پشت پر سوار تھے اور جنائب (وہ گھوڑا جو سوار اپنے ساتھ فالتو رکھے تاکہ
ضرورت کیوقت کام آسکے) ساتھ تھے یزدجرد کو جب انکی آمد کا علم ہوا تو اپنے وزراء اور اراکین
سلطنت جمع کیے تاکہ اُنسے مشورہ کرے کہ ان کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے آناً فاناً سب لوگ
جمع ہوگئے ان مسلمانوں کو حاضر کیا گیا اور اُن کے ہاتھ میں کوڑے تھے پیروں میں جوتیاں انکو اندر آنے
کی اجازت دیگئی۔ ایرانی یہ منظر دیکھکر بڑا متاثر ہو رہے تھے یزدجرد بڑا بداخلاق تھا انکو بیٹھنے کا حکم دیا انکی
چادر دلی انکی جوتیوں اور اُن کے کوڑوں سے اُسے بد فالی لی کوڑے کو عربی میں سوط کہتے ہیں اور
فارسی میں سوط کے معنی جلادینا۔ یزدجرد نے کہا ہونہ تم نے ہمارا ملک جلادیا خدا انکو جلائے یزدجرد نے ترجمان
سے کہا ان سے پوچھو یہ ہمارے ملک میں کیوں آئے اور انکے آنیکا سبب کیا ہے۔ ہم سے کیوں لڑتے
ہیں اور ہمارے ملک کو کیوں پامال کرتے ہیں۔ اس لئے کہ ہم نے تمہیں لوٹنی اختیار کی ہے انکو ہم پر

آنے کی جرأت ہو گئی ہے حضرت نعمان بن مقرن نے اپنے ساتھیوں سے کہا اگر آپ مجھکو اجازت دیں تو میں اسکو جواب دوں انھوں نے اجازت دی کہ تم ہی انکا جواب دو اور بادشاہ سے خطاب کیا ہمارے طرف سے یہ کلام کرینگے حضرت نعمان نے اپنا کلام شروع کیا۔

خدا نے ہمپر اپنا فضل کیا ہماری ہدایت کیلئے ایک رسول بھیجا جس نے ہمکو نیک راستہ بتایا اور برے کام کرنے سے منع کیا اور فرمایا اگر تم میری دعوت قبول کرلو تو دنیا و آخرت دونوں جگہ اجر کے مستحق ہوگے جس قبیلے کے سامنے آپ دعوت پیش کرتے اسکے دو حصے بن جاتے ایک حصہ آپکے ساتھ ہوجاتا دوسرا حصہ مخالف ہوجاتا صرف خاص افراد اسلام قبول کرتے آپ برابر اپنی دعوت تبلیغ میں اسیطرح مصروف منہمک رہے پھر آپ نے مسلمانوں کو مخالفین اسلام سے جہاد کرنے کا حکم دیا اب عرب مسلمان ہونے لگے کچھ لوگ برضا و خوشی اور کچھ افراد زبردستی دین میں داخل ہوئے حتیٰ کہ ہم تمام عرب آپکے دین میں داخل ہو گئے اور ہمکو دین اسلام کی حقیقت و فضیلت بخوبی معلوم ہو گئی پھر حضور نے ہمکو حکم دیا کہ پہلے ہم ان دشمنان اسلام سے جہاد شروع کریں جو ہمارے جوار میں بستے ہیں اور انکو دعوت اسلام دیں پس ہم انکو دعوت اسلام دیتے ہیں کہ یہ دین قبول کرلو اگر تم مسلمان ہونے سے انکار کرتے ہو تو اس سے ہلکی چیز لینا منظور کرلو۔ ہمکو جزیہ دو اس سے بھی انکار ہے تو پھر میدان جنگ میں نکل آؤ تلوار فیصلہ کردے گی اگر تمنے اسلام قبول کرلیا تو ہم اپنے لشکر واپس لیجائینگے اور تمہارا ملک خالی کردینگے تم خود ہی احکام اسلام کے مطابق اسکا انتظام کرنا اور اگر تمنے جزیہ دیا تو ہم تمہاری حفاظت کرینگے۔

یزدجرد نے جواب دیا۔

جہاں تک میرا علم ہے ہم تمکو روئے زمین کی کل قوموں سے بدتر سمجھتے ہیں تمہاری تعداد کم تصور کرتے ہیں اور تمکو بہت ہی برا جانتے ہیں ہم سرحد کے قریب واقع ہونیوالی قوم انکی سرکوبی کیلئے مقرر کرینگے وہی تمکو کافی ہونگے یہ امید نہ باندھو کہ تم ایرانیوں کا مقابلہ کرسکتے اگر فقر و فاقہ اور افلاس نے تمکو ہمارے ملک پر حملہ کرنے کیلئے مجبور کیا تو ہم تمہارا افلاس دور کرنے کیلئے کافی انتظام کردینگے تمکو کپڑے پہنائینگے اور تمہارا ایک حاکم مقرر کرینگے جو تمپر حکومت کرے گا اور تم سے اچھا سلوک کرے گا۔

یہ جواب سنکر مسلمانوں کی طرف سے قیس بن زرارہ اٹھے اور فرمایا

اے شاہ ایران یہ نمائندے عرب قوم کے اشراف اور برگزیدہ افراد ہیں اور معزز لقب شرفا

ادر کرتے ہیں اُن کے حقوق کا احترام کرتے ہیں اب میں اُنکے سامنے آپ سے کلام کرتا ہوں آپ نے ہمارے
ب کی بدحالی اور افلاس کا جو ذکر کیا ہے اسمیں کوئی کلام نہیں بلکہ ہماری حالت ہیں سے بھی بدتر
ی ہم وہ کیڑے کھاتے تھے جو بخانہ اور نجاست میں پھرتے ہیں اور جانوران کی سیاہ اور بچھو اور
انپ کھاتے تھے زمین پر لیٹتے بکریوں اور اونٹوں کے بال کا لباس پہنتے ہماری وحشت اور
ندگی کی یہ حالت تھی کہ ہم ایک دوسرے کو قتل کرتے تھے اور ایکدوسرے پر لوٹ مار کرتے
م اپنی لڑکیوں کو زندہ زمین میں دفن کرتے تھے صرف اس وجہ سے کہ ہم اسکا خرچ کہاں سے
داشت کرینگے ہماری یہ بدترحالت تھی لیکن خدا نے اپنا رسول بھیجکر ہمپر فضل کیا اسنے ہمارے
امنے اپنا دین پیش کیا جسکے قبول کرنے سے ہماری حالت درست ہو گئی اور کما حقہ ہماری اصلاح
و گئی اب میں پرزور الفاظ میں تُم سے کہتا ہوں کہ تم ہمکو جزیہ دینا منظور کرو اس حالت میں کہ تم ذلیل
لت میں ہمارے سامنے کھڑے ہو کر ہمکو جزیہ پیش کرو یا ہم سے لڑنا قبول کرو یا اسلام قبول کرکے اپنی جان بچاؤ
یزدجرد نے کہا اگر بین الاقوامی قانون نہ ہوتا کہ کسی قوم کے نمائندے اور قاصد نہ قتل کئے جائیں
یں فوراً تمکو قتل کرا دیتا پھر اسنے حکم دیا مٹی سے بھری ہوئی ایک ٹوکری لاؤ اور انکے رئیس ہو تو اس پر
لادو اسکے بعد اُسنے مسلمانوں سے کہا تم یہاں سے چلے جاؤ اپنے امیر سے کہو کہ میں رستم جیسا بہادر
ہارے مقابلہ میں بھیجتا ہوں جو تمکو قادسیہ کی خندق میں دفن کر دیگا اسکے بعد تمہارے ملک کو
مال کر دیگا اور اول سے آخر تک اسکو اسطرح تباہ کردیگا کہ آجتک کسی سالار نے بھی ایسا نکیا ہو
حضرت عاصم رضؓ نے وہ مٹی کا ٹوکرا اُٹھا لیا اور زبان سے ارشاد فرمایا میں اس وفد کا رئیس
ہوں یہ کہکر باہر نکل آئے اور حضرت سعد رضؓ کے پاس واپس پہنچے عرض کیا آپ کو مبارک ہو خدا
نے ہمکو انکی زمین کی مٹی سپرد کر دی۔

یزدجرد نے رستم کو مسلمانوں کا پورا واقعہ بتایا اور عاصم کی پوری تقریر سنائی رستم کو غصہ آیا
اور وفد کے تعاقب میں فوج بھیجی۔ کمبخت منجم تھا فوج کے افسر سے کہا اگر تمنے انکو پکڑ لیا تو ہم
تلافی کر لینگے اور اپنے مقبوضات ان سے واپس لے لینگے اور اگر تم انکو گرفتار کرنے میں کامیاب
نہ ہو سکے تو پھر تمام ملک پر انکا قبضہ ہو جائیگا اور تمام ایرانی قیدی بنائے جائینگے یہ مبارک وفد
حضرت سعد رضؓ کے پاس پہنچ چکا تھا اخیر سے انکا تعاقب کرنے والی فوج واپس آگئی اور افسر
نے کہا بلاریب مسلمان تمہارے ملک پر قابض ہو گئے وہ ہماری سلطنت کی کنجیاں ساتھ لیگئے
یہ سُنکر ایرانیوں کو اور بھی غصہ آیا۔

جب وفد یزدجرد کے پاس گیا ہوا تھا تو حضرت سواد رض بن مالک تمیمی نے فراض وغیرہ پر چھاپہ مارا اور غارت ڈالی تین سو خچر گدھے اور بیل ہنکا کر لائے اور بہت سی مچھلی بھی ملی یہ تمام فوج میں پہنچا دیے گئے اور حضرت سعد رض نے انکو لشکریوں میں تقسیم کر دیا۔

آزاد مرد (ایک ایرانی افسر) مسلمانوں کے تعاقب میں نکلا سواد تمیمی نے افسروں سے کے پل پر تصادم ہوا اور ساری غنیمت اُن سے بچا کر لشکر میں پہنچا دی گئی۔

لشکر اسلام میں گندم، جو، کھجور و دیگر اقسام غلہ کی کوئی کمی نہ تھی۔ صرف تازہ گوشت حاصل کرنے کی کوشش تھی یہ تمام چھوٹے چھوٹے دستے صرف گوشت حاصل کرنے کیلئے چھاپے مارا اور غارت ڈالتے اور جس روز جو جانور حاصل ہوا اُسی نام سے وہ دن موسوم ہوا مثلاً کسی دن گائیں ملیں تو اسکا نام یوم البقر ہوتا اور اگر مچھلیاں ملیں تو یوم الحیتان ہوتا

اہل سواد نے یزدجرد کو پیغام بھیجا کہ عرب قادسیہ میں اُتر آئے ہیں انہوں نے فرات تک تمام علاقہ پائمال کر دیا ہے تمام جانور ہنکا کر لیگئے ہیں قلعے حکام کے ذخائر سے خالی ہوگئے ہیں اگر آپ جلدی امداد نہ بھیجی تو ہم ہتھیار ڈالدینگے اور اپنے آپکو مسلمانوں کے حوالہ کر دینگے یہی حالات ان حکام نے لکھے جنکے علاقوں سے مسلمانوں نے جانور وغیرہ حاصل کئے تھے۔

اب یزدجرد نے رستم پر اصرار کیا کہ تم بذات خود لشکر لیکر مسلمانوں کے مقابلہ میں نکلو وہ سے انکار کرتا تھا۔ کہتا تھا کہ صرف جالینوس انکے استیصال کیلئے کافی ہے اگر اُس نے فتح حاصل نہ کی تو میں فوج لیکر جاؤنگا یزدجرد نے انکار کیا اور اصرار کیا کہ تم میدان جنگ میں جاؤ رستم ساٹھ ہزار کے ساتھ ساباط میں آیا مقدمۃ الجیش میں جالینوس چالیس ہزار فوج کے ساتھ تھا۔ ساقہ (فوج کا پچھلا حصہ) بیس ہزار لشکر پر مشتمل تھا میمنہ میں ہرمز اور میسرہ میں مہران مقرر تھا تینتیس ۳۳ ہاتھی۔ اٹھارہ قلب میں اور پندرہ لشکر کے دونوں بازؤں میں یہ تعداد باقاعدہ فوج کی تھی جو رستم اپنے مدائن سے لیکر چلا تھا۔ رضا کاروں کی تعداد اس سے کہیں زیادہ تھی دو لاکھ سے اوپر۔

اب رستم ساباط سے بڑھا۔ راستہ میں پل بجا بان اُس سے ملا اس سے اپنی بدحالی کی شکایت کی رستم نے کہا میں خود مصیبت میں مبتلا ہوں لیکن حکم ماننے اور اطاعت بجا لانے کے کوئی چارا نہیں رستم نے مقام کوثی میں ڈیرے ڈالے اور جالینوس۔ آزاد مرد کو حکم دیا کوئی عرب پکڑ کر میرے سامنے پیش کرو دونوں ایک سو سپاہیوں کے ساتھ مسلمانوں کے لشکر کیطرف بڑھے اور پل کے ورے ایک مسلمان پکڑنے میں کامیاب ہوگئے اسکو رستم کے پاس بھیجدیا رستم نے اُس سے کہا تم یہاں کیا

آئے ہو اور کیا چاہتے ہو مسلمان نے جواب دیا خدا کے وعدے کی تلاش میں اُسنے ہم سے وعدہ کیا ہے کہ اگر ایرانی مسلمان نہ ہوں تو تم انکے ملک پر قابض ہو جاؤ گے اور تمام ایرانی تمہاری قید میں آجائینگے رستم نے کہا اگر اس سے پہلے تمکو قتل کر دیا جائے اُسنے جواب دیا جو قتل ہو گا جنت میں جائیگا اور جو زندہ رہیگا خدا کا وعدہ پائیگا اُسنے کہا تو اسکا مطلب یہ ہے کہ ہم تمہارے حوالہ کر دئے گئے اُسنے جواب دیا بلکہ تمہاری بد اعمالیوں نے تمکو اس درجہ پہنچایا ہے تمہاری ہلاکت یقینی ہے تم اپنے اردگرد اس کثرتِ لشکر سے دہوکہ نہ کھاؤ یہ تمکو نہ بچا سکینگے۔ تم انسانوں سے مقابلہ نہیں کر رہے قضا و قدر سے مقابلہ کر رہے ہو یہ سنکر رستم کا غصہ بڑھگیا اور اسکو مار نے کا حکمدیا اُس مسلمان کی گردن اُسکے سامنے اڑا دیگئی

اسکے بعد رستم آگے بڑھا۔ اسکے لشکریوں نے رعایا پر ظلم کرنا شروع کیا اُنکا مال غصب کیا اور عورتوں کی عصمت دری کی۔ شراب پی اور بدمستی کی۔ تمام ایرانی یہ شکائتیں لیکر رستم کے پاس پہنچے اور اسکے لشکریوں کی بداخلاقیاں سامنے کھولکر رکھدیں رستم نے اپنے لشکر میں کھڑے ہو کر بیان کیا۔ افسوس تمہاری بداخلاقی پر۔ اُس عربی نے سچ کہا تھا کہ ایرانیوں کا اب خاتمہ ہے ہماری بداعمالیوں نے ہمکو اس درجہ پہنچایا ہے عرب ہمپر صرف اس وجہ سے کامیاب ہو رہے ہیں کہ اُنکے اخلاق اچھے ہیں اپنے حسن سیرت کیوجہ سے ہمپر غالب آئینگے اور خدا انکی مدد کرے گا جن لشکریوں کی شکایت کی گئی تھی اُن میں سے بعض نے کچھ مسلمان پکڑ کر رستم کے سامنے پیش کر دئے رستم نے اُن کی گردنیں اُڑوا دیں۔

اسکے بعد رستم نے کوچ کرنیکا حکمدیا حتیٰ کہ حیرہ میں فرد کش ہوا اور حیرہ کے معزز افراد کو طلب کر کے انکو ذلیل کرنا شروع کیا کہا کمبختو تمنے عربوں کے آنے سے خوشیاں منائیں مسرت کا اظہار کیا تم انکے جاسوس بنگئے ہماری خبریں اُن تک پہنچائیں انکو مال دیکر تقویت پہنچائی۔

یہ بے عزتی دیکھکر ان معزز افراد نے ابن بقیلہ کو آگے کیا کہا تو جواب دے اور تو ہمکو بچا۔ ابن بقیلہ نے کہا آپکا یہ الزام کہ ہم اُن کے آنے سے خوش ہیں تو یہ غلط ہے ہم اُنسے کیونکر خوش ہو سکتے ہیں حالانکہ وہ ہمکو اپنا غلام سمجھتے ہیں وہ ہمارے مذہب کے نہیں وہ ہمکو علانیہ کہتے ہیں کہ سب ایرانی دوزخی ہیں آپکا یہ الزام کہ ہم انکے جاسوس بنگئے تو جناب پھر ہم کیا کرتے آپکی فوج انکے مقابلہ سے بھاگ گئی پھر انکا کوئی مزاحمت کرنے والا نہیں تھا سارا میدان صاف تھا وہ جس جانب جدہر چاہتے چلے جاتے آپکا یہ الزام کہ ہمنے انکو مال دیکر انکی تقویت کی تو جناب ہمنے اُنکو مال دیکر اپنی جان بچائی ورنہ ہم قید ہو جاتے اور ہمارے نوجوان قتل کر دئے جاتے جب تم انکا مقابلہ نہیں کر سکتے تو

ہم کب اُنکے مقابلہ میں ٹھہر سکتے تھے مجھکو اپنی عمر کی قسم تم ہمکو عربوں کے مقابلہ میں زیادہ پسندیدہ ہو اور اُن سے زیادہ بہادر تم ہمکو اُنسے بچاؤ ہم تمہاری مدد کرینگے ہم ہر حال میں غلام ہیں جو شخص سواد پر غالب ہوگا ہم اسکے غلام بنینگے۔ یہ جواب سنکر رستم نے انکو بری الذمہ قرار دیا۔

جب رستم بالکل مطمئن ہوگیا اور سب طیاریاں مکمل ہوگئیں تو جالینوس کو حکم دیا نجف سے جا دہ مقدمۃ الجیش لیکر سیلحین کے درمیان اترا۔ اور رستم آگے بڑھکر نجف میں فروکش ہوا جب سے رستم مدائن سے نکلا ہے اور ساباط پہنچا ہے اور پھر حضرت سعدرضؓ کی فوجوں سے تصادم کیا چار ماہ کا فاصلہ ہے اس دوران میں وہ کسی مسلمان سے نہیں لڑا۔ اتنی لمبی مہلت اُسنے مسلمانوں کو صرف اسواسطے دی کہ وہ تکلیفیں اُٹھا کر یہاں سے کوچ کر جائیں اور بغیر لڑے مسلمانوں سے خلاصی ہو جائے لیکن موت اسکے سر پر منڈلا رہی تھی اسکی کب خلاصی ہوتی اُسنے یہاں نجف میں پھر ایک خواب دیکھا کہ ایک فرشتہ نے ایرانیوں کے تمام ہتھیار لیکر ایک مکان میں بند کر کے اُپر مہر لگا دی پھر یہ کنجی نبی صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے حوالہ کی حضورؐ نے یہ کنجی حضرت عمرؓ کے حوالہ کر دی صبح اُٹھ یہ خواب دیکھکر رستم بہت بدحواس ہوا۔

حضرت عمرؓ کو معلوم ہوگیا کہ ایرانی مسلمانوں سے مقابلہ کو بہت طول دینگے اسواسطے انہوں نے حضرت سعدرضؓ اور مسلمانوں کو حکم دیا کہ صبر کے ساتھ عرب کی سرحد پر رہیں خدا کو یہی منظور ہے کہ اسکا نور (اسلام) پھیلکر رہیگا۔

حسب الحکم مسلمان نہایت اطمینان سے اپنی سرحد پر رہے اور سواد کے علاقوں پر چھاپے مار رہے اور جنگ کی طوالت کیلئے طیاریاں کرتے رہے حضرت عمرؓ بھی برابر انکو امداد پہنچاتے رہے مسلمان مضافات میں غارت ڈال رہے تھے رستم نجف میں تھا جالینوس نجف و سیلحین کے درمیان مقیم تھا ذوالحاجب رستم اور جالینوس کے درمیان ہرمز اور مہران لشکر کے دونوں بازوؤں پر۔ بیرزان ساقہ پر۔ زاذ بن بہیش پیدل فوجوں پر۔ کناری سوار فوجوں پر متعین تھے کل لشکر ایک لاکھ بیس ہزار تھا۔ سب فوجوں نے اپنے پیروں میں زنجیریں ڈال رکھی تھیں اور ایک دوسرے کے ساتھ ملے ہوئے تھے تاکہ جنگ کی چکی انکو پیس ڈالے۔

سواد اور حمیضہ دس ہزار لشکر کے ساتھ نہرین کے علاقہ میں چھاپے مار رہے تھے حضرت سعدرضؓ نے انکو تاکید کر رکھی تھی کہ زیادہ دور علاقوں میں نہ جانا رستم کو خبر ملی اُسنے انکو روکنے کے لئے لشکر بھیجا حضرت سعدرضؓ کو علم ہوا تو آپنے حضرت عاصم بن عمرو اور جابر اسدی کو امداد کیلئے

بھیجا۔ عاصم سے کہا تمہاری فوج بڑی بہادر ہے تم انکے امیر ہو مقام نہرین میں اُن سے ملاقات ہوئی حضرت عاصم رضہ نے دیکھا کہ ایرانیوں نے مسلمانوں کے لشکر کو گھیر رکھا ہے اور جسطرح شکار شکاری کی زد میں آجاتا ہے مسلمان انکی زد میں ہیں۔ سواد نے حمیضہ سے کہا تمہاان دو باتوں میں سے ایک بات پسند کرو یا تو یہاں اقامت اختیار کرو میں غنیمت لیکر جاتا ہوں یا تم غنیمت لیکر جاؤ میں یہاں ٹھہرتا ہوں حمیضہ نے کہا میں غنیمت لیکر جاتا ہوں تم یہاں ٹھہرو اور دشمن کو روکے رکھو حمیضہ غنیمت لیکر آرہے تھے راستہ میں عاصم ملے حمیضہ نے سمجھا یہ ایرانیوں کا دوسرا لشکر آگیا ہے اس سے کترا کر جانے لگے جب پہچان لیا تو غنائم لیکر آگے بڑھے اور عاصم نے سواد کا رُخ کیا کافر عاصم کو دیکھکر بھاگ گئے اور عاصم مال غنیمت لیکر صحیح و سالم اپنے لشکر میں پہنچ گئے۔

اسکے بعد حضرت سعد رضہ نے عمرؓ بن معدیکرب اور طلیحہ اسدی کو بطور ہراول دستے بنا کر بھیجا جب وہ ایک فرسخ کے فاصلہ پر پہنچے تو کافروں کی سرحد نظر آئی عمرو واپس آگئے اور طلیحہ آگے بڑھے چلے گئے حتیٰ کہ رستم کے لشکر میں گھس گئے چاندنی رات تھی رات وہیں گذاری ایک دو خیموں کے پائدان اکھاڑے اور ایک دو گھوڑے بھی نکال لئے پھر اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر بھاگے ایرانیوں نے انکو پکڑنے کی قسم کھائی اور تعاقب میں نکلے صبح تک تعاقب کرتے رہے اور اسکے پیچھے دوڑتے رہے انہوں نے پلٹ کر ایک ایرانی کو قتل کر دیا پھر دوسرے کو پھر تیسرے کو چوتھے کو زندہ پکڑ کر لشکر میں لے آئے جب مسلمانوں کا لشکر نظر آیا تو کافروں نے انکا تعاقب چھوڑ دیا اور طلیحہ لشکر اسلام میں داخل ہوگئے اور قیدی کو حضرت سعد رضہ کے حوالہ کیا اُسنے تمام حالات سے باخبر کیا اسلام قبول کیا اور تمام لڑائیوں میں طلیحہ کے ساتھ رہے۔

جب وہ حضرت سعد رضہ کو اپنے حالات سنانے لگا تو کہا میں بچپن سے سپاہیانہ زندگی بسر کررہا ہوں طلیحہ جیسا بہادر میںنے آجتک کوئی نہیں دیکھا یہ شخص دو لشکروں کو عبور کرکے ہمارے لشکر میں پہنچا ایک لشکر میں ستر ہزار ایرانی تھے ایک ایک ایرانی کے خادم پچیس افراد تھے طلیحہ نے اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ ایک سوار کو قتل کرکے اُسکا سلب اُتار ا اُسکے خیمہ کے پائدان اُکھاڑے پھر ہم اُسکے تعاقب میں نکلے۔ ہمارا سب سے بہادر اسکو پکڑنے آگے بڑھا یہ ایرانی بہادر ایکہزار افراد کا مقابلہ کرتا تھا طلیحہ نے اسکو قتل کر دیا پھر دوسرا ایرانی بہادر آگے بڑھا سب سے اسکو بھی کھٹکا سنا لگایا میرے دل میں دو ایرانیوں کے قتل کے بدلہ لینے کا انتقام جوش مار رہا تھا میں بھی آگے بڑھا یہ مقتول میرے چچا زاد بھائی تھے جب میں نے موت کو اپنے سر پر منڈلاتے دیکھا تو قیدہونا منظور

سمجھا اب میں ایرانی لشکر کے حالات بتاتا ہوں کل لشکر کی تعداد ایک لاکھ بیس ہزار ہے نوکروں چاکروں کی تعداد بھی اتنی ہے۔

حضرت سعد رضہ نے قیس بن ہبیرہ کو حکم دیا نامراد دنیا میں زندہ رہکر کیا کروگے۔ دشمن کے لشکر میں جاؤ اور انکا جھنڈا اُٹھا لاؤ حسب الحکم قیس نکلے جب پل کے مقابل پہنچے تو ایرانیوں کا ایک بڑا سوار دستہ نظر آیا قیس نے اپنے سپاہیوں سے کہا مسلمانو! اپنے دشمن کا مقابلہ کرو۔ لڑائی گرم ہوئی۔ کچھ دیر تک مسلمانوں نے دشمن کو پرے دھکیل دیا پھر قیس نے انپر حملہ کیا۔ دشمن ہزیمت کھا گیا بندرہ ایرانیوں کو قتل کیا تین کو قیدی بنایا یہ قیدی اور غنیمت لیکر اپنے لشکر میں آگئے اور حضرت سعد رضہ کو دشمن کے حالات بتلائے قیس نے عرض کیا یہ معمولی فتح آئندہ والی فتوحات کا پیش خیمہ ہے۔ انشاءاللہ حضرت سعد رضہ نے عمرو بن معدیکرب و طلیحہ کو بلا کر پوچھا تمنے قیس کو کیسا پایا عرض کیا بہادر ہے۔

رستم منجم تھا اُسنے میدان جنگ میں بہت بڑا خواب دیکھا کہ حضرت عمر رضہ ایک فرشتہ کے ساتھ ایرانیوں کے لشکر میں گھُسے فرشتہ نے ایرانیوں کے اسلحہ لیکر ایک کوٹھڑی میں جمع کیا اسپر مہر لگا کر کنجی حضرت عمر رضہ کے حوالہ کی یہ خواب دیکھکر رستم روتا تھا۔

رستم کے ہاتھیوں میں سے ایک ہاتھی کا نام سابور ابیض تھا یہ سب سے بڑا اور پرانا ہاتھی تھا جس شب کو رستم عتیق میں پہنچا تو دوسرے روز علی الصباح اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر باہر نکلا مسلمانوں کا لشکر دیکھا پھر چڑھتا چلا گیا حتی کہ پل پر آیا مسلمانوں کے لشکر کا اندازہ لگایا ٹھیک بالمقابل پل سے درے کھڑا ہو گیا مسلمانوں کے پاس پیغام بھیجا کہ اپنا ایک آدمی ہمارے پاس بھیجو ہم اس سے بات کرینگے حضرت زہرہ رضہ اُسکے پاس آئے رستم نے اُس سے مصالحت کا ہاتھ پھیلایا کہا تم ہمارے پڑوسی تھے تمہارا ایک حصہ ہمارے زیر اطاعت تھا ہمنے انکے ساتھ اچھا سلوک کیا ہمنے تمہاری حفاظت کی اور تمکو رعائتیں دیں۔ تمکو اپنے ملک سے غلہ ارسال کیا اب تم ہم سے کچھ رشوت لیکر اپنا لشکر ہٹا کر لیجاؤ حضرت زہرہ رضہ نے فرمایا رشوت لینا ہمارا کام نہیں۔ ہم تو صرف آخرت کے اجر کے طالب ہیں بے شک اس سے پہلے ہماری وہی حالت تھی جیسا کہ تمنے بیان کیا ہے لیکن خدا نے ہمپر فضل کیا ہماری ہدایت کیلئے رسول بنا کر بھیجا اُسنے ہمکو دین حق کی دعوت دی ہمنے لبیک کہی اور اسکی دعوت کو قبول کیا حضور نے ہم سے فرمایا جو لوگ میری اطاعت نہیں کرینگے میں تمکو انپر مسلط کرتا ہوں اور تمہارے ذریعہ اُن سے

انتقام لونگا اور تمکو اسپر حکمران بناؤنگا۔ جبتک تم دین حق پر قائم رہو گے رستم نے پوچھا وہ دین حق کیا ہے فرمایا کلمۂ شہادت (لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اللہ صرف ایک ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسکے رسول ہیں) کا اقرار لوگوں سے بُت پرستی چھڑا کر اللہ کی عبادت کرانا اور اگر تم اسلام قبول کر لو تو ہمارے بھائی تصور کئے جاؤ گے رستم نے کہا اگر ہمنے اسلام قبول کر لیا تو تم اپنا لشکر ہٹا کر لیجاؤ گے حضرت زہرہ رضہ نے فرمایا ضرور بالضرور پھر ہم تمہارے ملک کا رُخ نہیں کرینگے صرف تجارت یا کسی ضروری کام کیلئے آئینگے رستم واپس چلا آیا اور ایران کے بڑے بڑے افسروں کو جمع کرکے دعوت اسلام دی انہوں نے انکار کیا اور نفرت کا اظہار کیا۔ رستم نے کہا خدا تمکو ہلاک کرے تم بڑے نامراد ہو۔

اسکے بعد رستم نے حضرت سعد رضہ کو پیغام بھیجا کوئی مسلمان ہمارے پاس بھیجو ہم اُس سے کلام کرینگے حضرت سعد رضہ نے ربعی بن عامر کو بھیجدیا ایرانیوں نے انکو پل پر پکڑ لیا اور رستم کو خبر دی رستم اپنے سونے کے تخت پر جلوہ گر ہوا اعلیٰ لباس فاخرہ اور سنہری فرش اور قیمتی قالین غالیچے بچھائے اب حضرت ربعی رضہ کو اسکے سامنے پیش کیا گیا آپ گھوڑے پر سوار تھے تلوار ایک پرانے کپڑے میں لپٹی ہوئی تھی اور نیزہ پگڑی میں بندھا ہوا اسی حالت میں حضرت ربعی رضہ آگے بڑھے اور گھوڑے سے زرین اور سنہری فرش کو پامال کر دیا پھر گھوڑے سے اُترے اور اونکیوں کو پھاڑ کر اُس سے اپنے گھوڑے کی لگام باندھ دی پھر اپنے گھوڑے سے نیچے اُترے اور آپنے اونٹ کی پوشش پہن لی ایرانیوں نے کہا آپ اپنے ہتھیار اُتار کر رکھدیں فرمایا اگر میں خود آیا ہوتا تو البتہ اُتارتا اور بے ہتھیار ہوتا اب چونکہ تمنے مجھکو طلب کیا ہے میں اپنی مرضی مطابق آؤنگا۔ رستم کو خبر دیگئی اُسنے کہا چھوڑ دو وہ تنہا ہے ہمارا کیا کر سکتا ہے اب حضرت ربعی رضہ آگے بڑھے اور اپنے نیزے کے سہارے قدم بڑھایا حتی کہ اپنے نیزے سے تمام اعلیٰ زرین اور سنہری فرش خراب کر دیا پھر رستم کے قریب ہوئے اپنا نیزہ زرین اور سنہری فرش میں گاڑ دیا اور خود زمین پر بیٹھ گئے فرمایا ہم تمہارے اعلیٰ زرین اور سنہری فرش پر نہیں بیٹھتے ترجمان نے کہا تم یہاں کیوں آئے ہو فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہمکو بھیجا ہے تاکہ ہم اُسکی مخلوق کو دنیا کی کثافتوں سے نکالکر اور دنیا کے بُرے مذہبوں سے نکالکر بہترین دین اسلام میں لائیں اور اُسنے اپنا دین حق لوگوں کی ہدایت کیلئے بھیجا ہے جسنے اسکو قبول کیا۔ ہم اسکو چھوڑ دینگے اسکا ملک خالی کر دینگے جو اسکو قبول کرنے سے انکار کریگا اُس سے لڑینگے حتی کہ ہم یا تو جنت میں پہنچیں یا اسپر کامیاب ہوں رستم نے کہا کیا تم ہمکو دونوں کی مہلت دیدے

سکتے ہو تاکہ ہم اسپر غور کریں فرمایا ہاں تمکو مہلت دیجاتی ہے رستم نے کہا کتنے دن فرمایا صرف
ایک دن یا دو دن رستم نے کہا یہ مدت بہت تھوڑی ہے ہمنے اسکے متعلق اپنی مملکت کے ارکان اور
اپنی قوم کے سرکردہ اشخاص سے مراسلت کرنا ہے کچھ زیادہ دن دو۔ فرمایا ہمارے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ ہم اپنے دشمن کو تین دن سے زیادہ مہلت نہ دیں۔ ان تین دنوں میں
تم اسپر غور کر سکتے ہو اور اپنے اہل رائے سے مشورہ کر سکتے ہو ان تین چیزوں میں سے ایک چیز قبول
کر لو اسلام قبول کر لو۔ ہم تمکو چھوڑ دینگے اور اپنا لشکر ہٹا لینگے یا جزیہ دو۔ ہم تمہاری حفاظت کرینگے
اگر تمکو حاجت پڑی تو امداد بہم پہنچائینگے یا میدان جنگ میں اتر آؤ۔ اور چوتھے دن ہم سے لڑائی
شروع کردو۔ میں مسلمانوں کیطرف سے ان سب باتوں کا کفیل ہوں رستم نے کہا تم انکے سردار ہو
فرمایا نہیں لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ سب آپسمیں مساویانہ حقوق رکھتے ہیں اگر ادنی مسلمان کسی کافر
کو پناہ دے تو اعلیٰ مسلمان کو اسکی کفالت ماننا ہوگی

اسکے بعد رستم نے اپنے افسروں سے تخلیہ کیا کہا اس شخص کا کتنا بہترین کلام تھا افسروں نے
حضرت ربعی رضہ کی وقعت گھٹائی کہا اسکی حالت خراب ہے اسکا لباس پرانا ہے رستم نے کہا کہ
سیرۃ عقل اور کلام کیطرف دیکھنا چاہیئے ظاہری صورت سے کیا ہوتا ہے عرب ہلکا لباس پہنتے
ہیں تمہاری طرح کا فرانہ لباس زیب تن نہیں کرتے۔ اسکے بعد رستم نے حضرت سعد رضہ کو پیغام دیا
اسی شخص کو پھر ہمارے پاس بھیجو حضرت سعد رضہ نے حضرت حذیفہ رضہ بن محصن کو بھیجا وہ
حضرت ربعی رضہ کی طرح شان اسلام دکھاتے ہوئے آگے بڑھے گھوڑے نے تمام زرین اور ریشمی
فرش خراب کردیا اور اپنے گھوڑے سے نیچے نہیں اترے اور بعینہ پہلی گفتگو کی اور وہی جواب
دیئے رستم نے کہا کل والا شخص کیوں نہیں آیا حضرت حذیفہ رضہ نے جواب دیا ہمارا امیر ہمارے درمیان
انصاف سے چلتا ہے اور ہر امر میں عدل پیش نظر رکھتا ہے کل اسکی باری تھی آج میری نوبت ہے
رستم نے کہا مہلت کب تک ہے فرمایا کل سمیت صرف تین دن یعنی اب صرف دو دن رہگئے ہیں
یہ کہکر واپس آگئے۔ رستم نے اپنے اعلیٰ افسروں کو قوم مسلم کے اعلیٰ اخلاق کیطرف توجہ دلائی
کل والے شخص نے اپنی متانت و سنجیدگی کے ساتھ اپنے وقار کو قائم کیا اور اپنے گھوڑے کو ہمارے
زرین فرش پر بے تحاشا دوڑاتا رہا اس دوسرے شخص نے بھی اپنا وہی وقار قائم رکھا یہ
ہمارے لیئے فال بد ہے رستم کی گفتگو سنکر تمام اعلیٰ افسر اسپر ناراض ہوئے اور مسلمانوں کو حقارت
کی نظر سے دیکھا تیسرے روز رستم نے پھر حضرت سعد رضہ سے اپنا آدمی بھیجنے کا مطالبہ کیا حضرت

سعدرضہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ کو بھیجا حضرت مغیرہ رضہ تشریف لائے اور آپنے کمال ہی کر دکھایا سیدھے رستم کے پاس پہنچکر اُسکے ساتھ اُسکے زرین تخت پر جلوہ گر ہو گئے چاروں طرف سے ایرانی کودے اور آپکو اُتارا آپنے فرمایا تم سے زیادہ مینے کسی قوم کو بیوقوف نہیں پایا ہم عرب ایکدوسرے کے ساتھ مساویانہ سلوک رکھتے ہیں تمہارے متعلق بھی میرا یہی خیال تھا کہ تم بھی آپسمیں مساویانہ حقوق رکھتے ہو۔ میں تم سے پوچھتا ہوں کہ کیا تم میں سے بعض ایکدوسرے کا خدا ہے اس طرح سے تمہاری سلطنت قائم رہنے والی نہیں میں خود تمہارے پاس نہیں آیا تمنے بلایا ہے تو آیا ہوں تمہارا فرض تھا مجھسے اچھا سلوک کرنا آج مجھے علم ہوا کہ تمہارا کام مضمحل ہونے والا ہے اور تمہاری سلطنت ختم ہو رہی ہے۔ تم مغلوب ہو جاؤ گے یہ بد اخلاقی رکھنے کے بعد تمہاری سلطنت قائم نہیں رہ سکتی۔ رذیل سپاہیوں نے کہا عربی سچ کہتا ہے دہقانوں نے کہا اسی شیریں کلامی سے یہ ہمکو اپنا غلام بناتے ہیں۔ خدا ہمارے اُن افراد کو ہلاک کرے جو مسلمانوں کو حقیر سمجھتے ہیں رستم نے حضرت مغیرہ رضہ کے ساتھ بدسلوکی کا اثر مٹانے کیلئے مذاقاً کہا بعض دفعہ حاشیہ نشینوں سے ایسی ناجائز حرکتیں سرزد ہو جاتی ہیں۔ جو بادشاہ کی نظر میں مناسب نہیں ہوتیں اب رستم نے ایسی کلام شروع کی جس سے ایرانیوں کی عظمت وشان ظاہر ہو اور عرب حقیر سمجھے جائیں ہم ہمیشہ سب ملکوں پر غالب رہے ہے۔ اپنے دشمنوں پر کامیاب اور قوموں میں اعلیٰ منزل ہمنے حاصل کی کوئی بادشاہ ہم جیسا دبدبہ نہیں رکھتا ہماری شان وشوکت کے مقابلہ میں اُسکی شان وشوکت کچھ حقیقت نہیں رکھتی۔ ہم آجتک کسی سے مغلوب نہیں ہوئے صرف اب کچھ دنوں سے ہم میں اضطراب آگیا ہے یہ ہماری بداعمالیوں کا نتیجہ ہے جب ہماری حالت درست ہو جائیگی۔ تو پھر ہمارا گذشتہ وقار بحال ہو جائیگا اور ہم اپنے دشمنوں سے پورا انتقام لینگے۔ تمام دنیا میں تم عربوں سے زیادہ ہم کسی اور قوم کو حقیر نہیں سمجھتے تھے تمہارا تمدن نہایت بُرا تمہارے اخلاق سب سے زیادہ بُرے تمہاری معیشت سب قوموں سے بُری تھی۔ جب تمہارے ملک میں قحط پڑتا تھا تو ہم سے رجوع کرتے تھے ہم سے فریاد کرتے ہمارے ملک کا رُخ کرتے تھے ہم تمکو ہر قسم کی امداد اور ہر قسم کا غلہ دینے کا حکم دیتے تھے۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہارے ملک کے افلاس نے تمکو ہمپر یہ حملہ کرنے کا شوق دلایا ہے میں آج حکم دیتا ہوں کہ تمہارے امیر کو اتنا زرین لباس دیا جائے جو ایک خچر پر سما جائے اور ایکہزار درہم نقد دیئے جائیں اور تمہارے ہر سپاہی کو کھجوروں کی ایک بوری اور دو کپڑے دئے جائیں۔ یہ انعامات لیکر تم ہمارے ملک سے چلے جاؤ میں تمہارا قتل عام نہیں چاہتا اور نہ تمکو قید کرنا چاہتا ہوں

حضرت مغیرہ رضؓ بن شعبہ نے خدا کی حمد و ثنا بیان کرنے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کے بعد ارشاد فرمایا تم نے ہماری بدحالی سیۂ معیشت اور افلاس کا منظر جو بیان کیا ہے یہ بالکل ٹھیک ہے میں اسکو تسلیم کرتا ہوں خدا نے اس سے ہمارا امتحان لیا ہے دنیا ایک نامراد جگہ ہے اسکے بعد آخرت میں آرام وعیش حاصل ہوتا ہے جیسی سلطنت خدا نے تمکو دی ہے اگر تم اسکا شکر بجالاتے تو یہ تمہارے لئے مناسب تھا تمہاری بدشکری اور کفرانِ نعمت نے تمکو اس تغیر حال انقلاب زمانہ اور ضعف پر پہنچایا ہے خدا نے ہم پر فضل کیا اپنا رسول بھیجکر ہمکو ہدایت کے راستہ پر ڈالا پھر اوپر والا بیان ذکر کرنے کے بعد فرمایا اب تمکو حکم دیا جاتا ہے کہ ان تین باتوں میں سے ایک بات قبول کرو اسلام قبول کرنا یا جزیہ دینا یا میدان جنگ میں اتر آنا۔ آخر میں فرمایا ہمارے بچے تمہارے ملک کا ذائقہ چکھ چکے ہیں وہ کہتے ہیں اب ہم صبر نہیں کرسکتے (ایران پر ضرور قبضہ کرینگے) رستم نے کہا پھر تمہاری موت ہے حضرت مغیرہ رضؓ نے فرمایا جو مسلمان قتل ہوگا جنت میں جائیگا اور جو زندہ رہیگا وہ تمہارے ملک پر قبضہ کریگا۔ یہ سنکر رستم کو بہت غصہ آیا اور سورج کی قسم کھاکر کہا اب تم سے میری کبھی صلح نہ ہوسکتی میں کل ہی تم سب کو قتل کرڈالونگا۔

حضرت مغیرہ رضؓ واپس آگئے اور رستم نے اپنے افسروں سے تخلیہ کرکے صلح ومفاہمت کی انکو ترغیب دلائی اور لڑائی کے انجام سے انکو ڈرایا افسروں نے صلح کرنے سے انکار کیا اور جنگ کرنے پر اصرار کیا۔

حضرت سعد رضؓ نے پھر اتمام حجت کیلئے دوسرا پیغام رستم کو بھیجا کہ اسلام قبول کرنے میں تمہارا فائدہ ہے انہوں نے وہی جواب دھرایا اپنی عظمت بیان کرنا اور عربوں کو حقیر سمجھنا۔

اس ترجمان کا نام جو ترجمانی کے فرائض سرانجام دے رہا تھا عبوُد ہے اور یہ حیرہ کا باشندہ تھا رستم نے مسلمانوں سے کہا تم دریا کو عبور کرکے ہماری طرف آؤ یا ہمکو پار آنے دو حضرت سعد رضؓ نے جواب دیا ایرانی دریا عبور کرکے ہماری طرف آئیں۔ پل پر مسلمانوں کا قبضہ تھا۔ رستم نے پل کا مطالبہ کیا حضرت سعد رضؓ نے جواب دیا میں پل واپس نہیں کرونگا جو چیز ہمارے تسلط میں آگئی ہے اب اسکو واپس نہیں دینگے یہ جواب سنکر ایرانی نیا پل بنانے میں مصروف ہوگئے اور رات بھر مٹی سرکنڈے وغیرہ فراہم کرکے پل بناتے رہے اور پل کے ذریعہ دریا

یوم ارماث

عبور کرکے مسلمانوں کیطرف آئے رستم نے دو زرہیں پہنیں اور سر پر خود پہنا۔ بدن پر ہتھیار زیب

تن کئے اور گھوڑے پر کود کر سوار ہو گیا کہا کل ہم مسلمانوں کو پیس ڈالیں گے ایک شخص نے جواب دیا اگر خدا کو منظور ہو۔ رستم نے کہا اگر خدا کو منظور نہ ہو تب بھی ہم مسلمانوں کو شکست دینگے اور انکو پیس ڈالینگے رستم کے لئے سونے کا تخت جیسا کیا گیا وہ اسپر بیٹھا۔ ایک طیارہ بھی اسکے لئے بنایا گیا۔ اُسنے قلب (لشکر کا مرکزی حصہ) میں اٹھارہ ہاتھی مقرر کئے۔ انپر صندوق رکھے ہوئے تھے اور صندوقوں میں بہادر سپاہی تھے اور دونوں بازوؤں میں آٹھ اور سات ہاتھی تھے۔ جالینوس کو اپنے اور میمنہ کے درمیان متعین کیا ہیرزان کو اپنے اور میسرہ کے درمیان اور قلبوں کے برابر بڑے بڑے جھنڈے کھڑے تھے یزدجرد نے مدائن اور قادسیہ کے مابین بہت تیز رفتار آدمی مقرر کئے جو روزانہ خبریں بہت جلدی پہنچاتے تھے۔ ہر منزل پر ایک آدمی مقرر تھا جب کوئی حادثہ پیش آتا یا کوئی اہم واقعہ رونما ہوتا ایک منزل والا دوسرے منزل والیکو خبر دیتا وہ تیسرے منزل والیکو باخبر کرتا اس طرح جلد سے جلد شاہی محل میں خبریں پہنچتیں اور بریدکا یہ سلسلہ قائم تھا۔ اب مسلمانوں نے اپنی صفیں سیدھی کیں زہرہ عاصم اور شرحبیل مناسب جگہوں پر مقرر کئے گئے۔ منادی نے ندا دی مسلمانو! خوب جہاد کرو۔ جہاد کیلئے تمہاری غیرت حرکت میں آنی چاہیئے۔

حضرت سعدرضؓ عرق النسار کی بیماری میں مبتلا تھے۔ گھوڑے پر سوار نہیں ہو سکتے تھے زخموں کیوجہ سے بیٹھ بھی نہیں سکتے تھے آپنے اپنے لئے ایک محل بنوایا قصر کی سطح پر ایک تکیہ کے سہارے اپنا سینہ رکھے ہوئے تھے اور وہاں سے میدانِ جنگ میں جھانکتے۔ بعض افراد نے آپ پر اعتراض کیا آپ نیچے اُترے اور کپڑا اٹھاکر اپنے زخم انکو دکھائے تب انکو اعتبار آیا اور آپ کا عذر قبول کیا۔ حضرت سعدرضؓ نے خالد بن عرفطہ کو اپنا نائب مقرر کیا پھر فرمایا۔ مجھکو اس محل پر چڑھا دو میں وہاں سے جھانکونگا اور تمکو ہدایات دیتا رہونگا۔

جن لوگوں نے آپ پر اعتراض کیا تھا آپنے انکو سزا دی اور اپنے محل میں قید کر دیا۔ اُن میں ایک ابو محجن ثقفی بھی ہے۔ حضرت سعدرضؓ نے محرم ۱۴ھ کی دوسری تاریخ کو مسلمانوں کے سامنے خطبہ دیا۔

خدا کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا خدا حق ہے اُسکے ملک میں اُسکا کوئی شریک نہیں اسکے قول میں کوئی اختلاف نہیں اُسنے اپنی کتاب (قرآن مجید) میں فرمایا ہے۔

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ — ہمنے زبور میں لکھدیا ہے ذکر کے بعد کہ ہمارے نیک بندے ملک کے وارث بنیں گے۔

سلطنت کرنا تمہاری وراثت ہے اور تمہارے رب کا وعدہ ہے تین سال سے تم اس جہاد میں مصروف ہو۔ اس جہاد سے مستفید ہو رہے ہو اور تمکو فتوحات حاصل ہو رہی ہیں دشمن کو قتل اور قید کر رہے ہو۔ اب تمہارے سامنے کافروں کی یہ جمعیت آئی ہے تم عرب کے بہترین افراد۔ قوم کے سردار اور ہر قبیلہ کے بہترین اور قوم کے عزیز ترین فرد ہو اگر تمنے دنیا کو پس پشت ڈالا اور آخرت کو اپنا مقصد قرار دیا خدا تمکو دنیا و آخرت دونوں عطا فرمائیگا اگر تمنے بزدلی دکھائی کمزور پڑ گئے۔ تمہاری پھونک نکل جائے گی اور تمہاری آخرت خراب ہو جائے گی۔

عاصم بن عمرو نے سوار دستوں میں کھڑے ہو کر بیان کیا ان شہروں کو خدا نے تمہارے لئے حلال کر دیا ہے تم تین سال سے برابر فتوحات حاصل کر رہے ہو کافروں کو کچھ کامیابی نہیں ہو رہی۔ تم ہی سب سے بلند اور سرفراز ہو اگر تمنے صبر و استقامت اختیار کی میدانِ جنگ کی مصیبتوں اور تکلیفوں کو خلوص دل سے برداشت کیا نہایت بہادری و محنتِ شاقہ سے دشمن پر شمشیر زنی اور نیزہ بازی چلائی انکے تمام مال اُن کی تمام عورتیں اور بچے تمہارے قدموں میں ہیں اور اُنکے ملک پر تمہارا قبضہ ہے اگر تم پیچھے ہٹے بزدلی کی تو پھر خدا کے عذاب سے تمکو کوئی نہیں بچا سکیگا۔ تم میں سے کوئی فرد بھی باقی نہ رہ سکے گا سب ہلاک ہو جائینگے خدارا اُس سے ڈرو۔ خدارا اُس سے ڈرو اپنے گذشتہ ایام یاد کرو جنمیں خدا نے تمکو فتوحات عطا فرمائیں اپنا منتہائے نظر آخرت کو قرار دو۔

حضرت سعدؓ نے کل فوجوں کے افسروں کو لکھا خالد بن عرفطہ کو مینے اپنا نائب مقرر کیا ہے میں اپنے زخموں کی وجہ سے کھڑا نہیں ہو سکتا میں زمین پر اوندھے مُنہ پڑا ہوں لیکن میری نظر تمہاری طرف ہے اُسکا حکم مانو اور اسکی اطاعت بجا لاؤ۔

فوج کے ہر افسر نے کھڑے ہو کر اپنی فوج کو جہاد کی ترغیب دلائی اس سرے سے اُس سرے تک پھر کر انکو اپنے افسر کی اطاعت بجا لانے مصائب پر صبر کرنے اور ایکدوسرے کے ساتھ تعاون اور حمدلی اختیار کرنے کی تلقین کی۔

حضرت سعدؓ کے منادی نے مسلمانوں کو کامیابی حاصل کرنے اور رستم نے کافروں کو مسلمانوں پر سخت حملہ کرنیکا حکم دیا۔ لشکرِ اسلام کی صفوں میں حضرت مغیرہؓ بن شعبہؓ۔ حذیفہؓ۔ عاصمؓ۔ طلیحہؓ۔ قیسؓ۔ غالبؓ۔ عمروؓ بن معدیکرب نے اپنی مؤثر تقریروں سے اور شعراء شماخؓ۔ حطیہؓ۔ عبدیؓ۔ عبدہؓ بن طیبؓ نے اپنے دلآویز قصائد سے مسلمانوں کو جوش دلایا۔ اسکے بعد حضرت سعدؓ نے

نفال پڑھنے کا حکمدیا اسکے سننے سے مسلمانوں کے دلوں میں جوش اٹھا آنکھوں میں آنسو آئے اور تسکین اطمینان حاصل ہوا اسکے بعد حضرت سعدرضؓ نے مسلمانوں کو حکمدیا صفوں میں اپنی اپنی جگہ مضبوطی سے کھڑے ہو جاؤ جب تم نماز ظہر سے فارغ ہو تو میں نعرۂ تکبیر بلند کرونگا تم بھی تکبیر کہنا اور طیار ہو جانا جب دوسری دفعہ تکبیر کہوں تم بھی تکبیر کہنا اور اپنی طیاری مکمل کر لینا جب تیسری دفعہ تکبیر کہوں تم بھی تکبیر کہنا اور حملہ کرنے کیلئے طیار ہو جانا جب میں چوتھی دفعہ تکبیر کہوں تم دشمن پر ٹوٹ پڑنا حتی کہ اس میں گھس جانا. اور لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (گناہوں سے پھرنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی توفیق صرف اللہ ہی سے حاصل ہوتی ہے) کہکر دشمن کی صفوں میں خلط ملط ہو جانا تیسری تکبیر کے بعد بہادر میدان میں نکلے اور مقابلہ کیلئے دشمن کو للکارا۔ اور جوشیلے شعر پڑھتے ہوئے دشمن پر ٹوٹ پڑے سب سے پہلے میدان جنگ میں ہرمز قید ہوا۔ یہ ایرانیوں کے اعلیٰ افسروں میں سے ایک تھا غالب بن عبد اللہ اسدی نے اسکو قید کیا اور حضرت سعدرضؓ کے حوالہ کر کے پھر میدان جنگ میں لوٹ گئے عاصم نے بھی بہت کارہائے نمایاں دکھائے ایک ایرانی کا تعاقب کر رہا تھا کہ وہ بھاگ کر اپنی صف میں چھپ گیا دوسرا سوار نظر آیا جسکے ساتھ ایک خچر تھا ایرانی سوار نے خچر کو چھوڑ دیا اور اپنے آدمیوں کے ساتھ ملکر اپنی جان بچائی عاصم اس خچر کو ہنکا کر لشکر اسلام میں لے آئے جب اسکو کھولا تو اس میں رستم کا کھانا لپٹا ہوا تھا۔ یہ اعلیٰ قسم کی روٹیاں حضرت سعدرضؓ کو پہنچائی گئیں حضرت سعدرضؓ نے انکو دیکھکر حکمدیا اس مورچہ پر لڑنے والے سپاہیوں کو کھلادو اُنسے کہو امیر جیش نے تمکو بھیجی ہیں مسلمان چوتھی تکبیر کے منتظر تھے کہ بنو ہند کے افسر قیس بن حذیم نے کہا یا بنی ہند اُٹھو تمہارا نام بنی ہند اسواسطے رکھا گیا ہے کہ اُٹھکر دشمن پر حملہ کرو (ہند و کے معنی عربی میں دشمن کیطرف اٹھنا)

ایرانی لشکر سے ایک ایرانی افسر بڑے جوش وخروش سے نکلا پکارا مسلمانوں میں کونسا مرد ہے جو میرے مقابلہ میں آئے حضرت عمرو بن معدیکرب اُسکے مقابلہ میں آئے اسکو پکڑ کر زمین پر گرایا اور اسکو ذبح کر کے اُسکا سارا سلب اُتار لیا۔ پھر مسلمانوں کیطرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا ایرانی کے ہاتھ سے جب کمان گر جاتی ہے تو وہ بھیڑ بنجاتا ہے جسطرح چاہو اسکو ذبح کر دو۔

اسکے بعد ایرانیوں نے اپنے ہاتھی مسلمانوں پر دھکیل دئے مسلمانوں کے گھوڑے بھاگنے لگے اور سارے لشکر میں وحشت پھیلی حضرت سعدرضؓ نے بنو اسد کی فوج کے افسر کو حکمدیا ان ہاتھیوں کی مدافعت کرو طلیحہ بن خُوَیلد۔ حمّال بن مالک۔ غالب بن عبد اللہ۔ ربیل بن عمرو اپنی فوجوں کے ساتھ ہاتھیوں کے سامنے آگئے ہر ہاتھی پر بیس ایرانی سوار تھے طلیحہ اپنی فوج میں کھڑے ہو کر کہا۔ تم بہادر سمجھے

جاتے ہو اسواسطے اس مشکل کام کیلئے تمکو طلب کیا گیا ہے اگر اور کوئی قبیلہ تم سے زیادہ بہادر ہوتا تو اسکو بلایا جاتا۔ سختی سے انپر حملہ کرو اور شیر کیطرح آگے بڑھو۔ تمہارا نام بنو اسد (عربی میں اسد شیر کو کہتے ہیں) اسی واسطے رکھا گیا ہے کہ شیر کیطرح اقدامات کرو حضرت طلیحہ کی تقریر سے فوج بہت متاثر ہوئی اور اس سختی سے حملہ کیا اور نیزے چلائے کہ ہاتھی پیچھے ہٹ گئے ایک بڑا ایرانی افسر طلیحہ کے مقابلہ میں آیا تھوڑی دیر کے بعد مقابلہ کرنے کے بعد طلیحہ نے اسکو قتل کر دیا۔

اشعث بن قیس نے اپنی فوج کو کندہ میں کھڑے ہو کر انکے سامنے بنو اسد کے کارنامے بیان کر کے انکو غیرت دلائی کہ تم بھی ایسے کارہائے نمایاں سرانجام دو ابھی تک تم بیٹھے ہوئے انتظار کر رہے ہو دوسرے قبائل عرب سخت محنت کر کے دشمن کو پیچھے ہٹا رہے ہیں اور تم ابھی تک گھٹنوں کے بل بیٹھے ہوئے غور و فکر میں مبتلا ہو یہ سنکر ان میں سے دس بہادر اُٹھے تم ہمکو بزدل بنا رہے ہو حالانکہ ہم سب سے زیادہ بہادر ہیں اب مسلمانوں میں بہت جوش اُٹھا۔ عاصم نے بنی تمیم سے کہا کیا آپ کے پاس ان ہاتھیوں کو ہٹانے کیلئے کوئی حیلہ نہیں۔ انہوں نے جواب دیا ہاں ہے اسکے بعد انہوں نے تیراندازی کی فوج کو بلایا انہوں نے اس زور سے تیراندازی کی کہ گویا آسمان سے تیروں کی بارش ہو گئی اس لشکر میں ذوالحاجب اور جالینوس تھے انہوں نے اپنے ہاتھیوں کو بڑھنے کا حکم دیا ہاتھی آگے بڑھے اور مسلمانوں کے گھوڑے بدکنے لگے حضرت سعدؓ نے چوتھی تکبیر کہی مسلمانوں نے نہایت شدت سے حملہ کیا اور مسلمانوں کی تیراندازی سے ہاتھیوں پر سے ایرانی فوج نیچے گرنے لگی ایرانی لشکر پیچھے ہٹ گیا رات تک یہ خونریز لڑائی جاری رہی اس پہلے دن کا نام یوم ارماث یا یوم رُمات (یعنی تیراندازی کا دن) ہے بنو اسد کی فوج پر لڑائی نے بہت زور کیا اور جنگ کی چکی نے انکو پیسا حتی کہ انکے پانچ سو سپاہی شہید ہو گئے اسی فوج کا ایک شاعر عمرو بن شاس کہتا ہے

جَلَبْنَا الْخُيُلَ مِنْ اَكْنَافِ نِيقٍ — ہمنے پہاڑوں کے بلند ترین جگہ سے اپنے سوار دستے جمع کئے

اِلٰی کِسْرٰی فَوَافَقَهَا رِعَالًا — اور کسریٰ کی طرف بڑھے حتی کہ ہم انپر غالب آ گئے

تَرَکْنَ لَهُمْ عَلَی الْاَقْسَامِ شَجْوًا — ہمنے سخت حملے کر کے انکو قسم قسم کے غموں میں مبتلا کر دیا

وَبِالْحَقْوَيْنِ اَيَّامًا طِوَالًا — اور بہت دنوں تک انکو درد شکم ہوتا رہا۔

وَدَاعِيَةٍ بِفَارِسَ قَدْ تَرَکْنَا — اور ہمنے ایرانیوں کے بڑے بڑے افسروں کو مار کر یہ حال کر دیا

تُبَکِّيْ کُلَّمَا رَاَتِ الْهِلَالَا — کہ جب وہ ہلال دیکھتے تو روتے۔

قتلنا رستما و بنيه قسرا — ہمنے رستم اور اس کے بڑے بڑے افسروں کو قتل کر دیا
تثير الخيل فوقهم الهيالا — ہمارے گھوڑوں کی تیز رفتاری کا یہ حال تھا کہ دوران حملہ میں انپر غبار اُٹھاتے تھے
تركنا منهم حيث التقينا — ہمنے میدان جنگ میں انکا یہ حال کر دیا۔
قياما ما يريدون ارتحالا — کہ وہ ایک عرصہ تک وہاں سے نقل و حرکت کرنے کے قابل نہ رہے
وفر البيرزان ولم يحامى — بیرزان بھاگ گیا۔
وكان على كتيبته وبالا — وہ اپنے لشکر پر ایک وبال تھا
ونجى الهرمزان حذار نفسي — ہرمزا اپنی جان بچا کر بھاگا
وركض الخيل موصلة عجالا — مسلمانوں کے سوار دستے جلدی جلدی انکا تعاقب کر رہے تھے۔

دوسرے دن صبح کو مقتولین دفن کر دئے گئے زخمی عورتوں کے حوالہ کئے گئے وہ اُن کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔

یوم اغواث

جب اس سے فارغ ہوئے تو شام سے سوار دستے آتے نظر آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ بن ولید کو معزول کرنے کے بعد حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ عراقی لشکر پر ہاشم بن عتبہ کو افسر بنا کر عراق بھیجدو۔ مقدمۃ الجیش میں حضرت قعقاع بن عمرو متعین تھے وہ جلدی جلدی اپنی فوج کو میدان جنگ میں لے آئے لشکر کے ایک بازو پر قیس بن ہبیرہ دوسرے بازو پر ہزہاز بن عمرو عجلی ساقہ پر انس بن عباس متعین تھے یہ سارا لشکر صرف چھ ہزار تھا پانچ ہزار ربیعہ و مضر ایکہزار یمنی فوج۔ حضرت قعقاع کا مقدمۃ الجیش ایکہزار سپاہیوں پر مشتمل تھا انہوں نے اپنے سپاہیوں کو حکم دیا سب دس دس آدمیوں کے قطاریں کھڑے ہو جائیں حضرت قعقاع رضی اللہ عنہ اپنے سپاہیوں کے ساتھ قادسیہ کے مسلمانوں کے سامنے آئے اور انکو السلام علیکم کہا اور انکو اس لشکر کی آمد کی خوشخبری سنائی فرمایا میں ایسی فوج لایا ہوں جو دشمن کے چھکے چھڑا دیگی اور کافرونکا خوب قتل عام کرینگے اب تم میدانِ جنگ میں مجھکو جسطرح کرتے دیکھو تم بھی اسیطرح کرنا اسکے بعد دشمن کے سامنے کھڑے ہو کر للکارا کون میرے مقابلہ میں آتا ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انکے متعلق ارشاد فرمایا تھا جس لشکر میں قعقاع بن عمرو جیسے بہادر سپاہی ہوں اسکو ہزیمت نہیں ہوتی انکی للکار سنکر ایرانی چپکے ہو گئے پھر ذوالحاجب سامنے آیا حضرت قعقاع رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو کون ہے اُسنے جواب دیا بہمن جاذویہ

اُس نے پل والی لڑائی میں ابو عبیدہ سلیط کو شہید کیا تھا حضرت قعقاع رضؓ نے انکا انتقام لینے کے لئے مسلمانوں کو اُبھارا اور جوش دلایا فرمایا اس کمبخت نے ہمارے بہترین افسر کو شہید کیا تھا مسلمانوں اس سے بدلہ لو۔ یہ کہکر اس پر ٹوٹ پڑے اور اسکو قتل کر دیا۔ مسلمان اسکے قتل سے خوش ہوئے ایرانیوں میں صف ماتم بچھگئی مسلمانوں کو اتنی خوشی ہوئی کہ وہ کل کی مصیبت بھول گئے حضرت قعقاع رضؓ کا گھوڑا خوب جولانی کر رہا تھا انہوں نے پھر دشمن کو للکارا کون میرے مقابلہ میں نکلتا ہے دو ایرانی افسر مقابلہ میں آگئے ایک خیرزان دوسرا بندوان حضرت قعقاع رضؓ نے خیرزان کو اور حارث بن ظبیان نے بندوان کو قتل کیا حضرت قعقاع رضؓ نے مسلمانوں کو جوش دلاتے ہوئے کہا انپر ٹوٹ پڑو۔ مسلمان سوار دستے بے تحاشا دوڑے اور ایرانیوں کا قتل عام شروع کر دیا۔ شام تک گاجر مولی کی طرح اُنکا قتل ہوتا رہا جیسا کہ بھیڑیں ذبح ہو رہی ہیں آج ایرانی ہاتھی مسلمانوں کے مقابلہ میں نہیں لائے کیونکہ ان کے صندوق ٹوٹ چکے تھے از سرِ نو صندوق بنانے پڑے۔

قبیلۂ نخع کی ایک خاتون کے چار بیٹے قادسیہ کے معرکہ میں شامل تھے اُسنے اپنے بیٹوں سے کہا تمنے اسلام قبول کیا اب اسکو نہ چھوڑنا تمنے ہجرت کی ہے اب واپس نہ آنا اب تمہاری بڑھیا ماں میدان جنگ میں آگئی ہے اسکو بچانے کیلئے خوب لڑو۔ تمہارا باپ بڑا بہادر تھا یہ سُنکر بیٹے میدانِ جنگ میں کود پڑے اور دشمن سے خوب لڑے جب وہ اسکی نظر سے غائب ہو گئے تو اُسنے دعا مانگی یا اللہ میرے بیٹوں کی مدافعت کر سخت مشقت اٹھانے کے بعد وہ واپس آگئے انمیں سے ایک بھی زخمی نہوا اسکے بعد پھر وہ میدانِ جنگ میں لوٹ گئے اور دو ہزار ایرانیوں کا مقابلہ کرتے تھے انکا قتل عام کر کے پھر واپس آتے اور اپنے آپکو اپنی ماں کی گود میں ڈالدیتے۔ ماں انکو پھر واپس کرتی اور قسم دلا کر کہتی کافروں کا قتل عام کر کے واپس آنا۔

حضرت قعقاع رضؓ نے قبیلۂ بنی یربوع سے تین سپاہی منتخب کئے انکے نام یہ ہیں۔ نعیم بن عمرو۔ عتاب بن نعیم۔ عمرو بن شبیب۔ جب دشمن کا کوئی دستہ نمودار ہوتا یہ انکے ساتھ ملکر ایسا حملہ کرتے انکی تکبیر سنکر مسلمان بھی نعرۂ تکبیر مارتے ہوئے دشمن میں گھس جاتے حضرت عمر رضؓ نے دار الخلافہ سے چار تلواریں اور چار گھوڑے بھیجے جنکو میدانِ جنگ میں بہت مشقت اٹھانی پڑی ہے یہ اُن میں تقسیم کر دیئے جائیں۔ امیر جیش نے حمال بن مالک۔ ربیل بن عمرو۔ طلیحہ بن خویلد (یہ تینوں اسدی ہیں) اور عاصم بن عمرو تمیمی کو بلا کر یہ چاروں تلواریں ان میں تقسیم کر دیں

اسکے بعد حضرت قعقاع اور تینوں یربوعیوں کو بلایا اور گھوڑے اپنیں تقسیم کر دئے۔ ربیل بن عمرو تلوار لیکر کہتا ہے۔

لقد علم الاقوام انا احقهم — تمام قومیں جانتی ہیں کہ میں قاطع تلواریں
اذا حصلوا بالمرهفات البواتر — حاصل کرنے کا زیادہ حقدار ہوں
وما نتئت خیلی عشیة ازمعوا — میرے گھوڑے نے اُس شام کو کوئی تقصیر نہیں کی جبکہ دشمن کے
یذودون رهوا عن جموع العشائر — لشکروں کو دھکیلنے کیلئے گھوڑوں پر زین کسکر آگے بڑھ رہے تھے
لدن غدوة حتی اتی اللیل دونهم — صبح سے شام تک حتی کہ دوسری رات آگئی
وقد افلحت اخری اللیالی الغوابر — اور دوسرا لشکر گذشتہ شبکو بھاگنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

حضرت قعقاع رض گھوڑے کی شان میں کہتے ہیں

لم تعرف الخیل العراب سواءنا — عربی گھوڑے ہمارے سوا کسی اور کو نہیں پہچانتے
عشیة اغواث بجنب القوادس — خصوصاً قادسیہ کی لڑائی میں یوم اغواث کی شام کو
عشیة رحنا بالرماح کانها — خصوصاً اس شام کو جبکہ ہم اپنے نیزوں کے ساتھ دشمن پر ٹوٹ پڑے
علی القوم الوان الطیور الروادس — گویا مختلف رنگ کے پرندے ہیں جو ثابت قدمی سے اُن پر چھائے ہوئے ہیں

حضرت قعقاع رض نے ایک ایک اونٹ پر دس دس آدمی برقعے پہنا کر بٹھا دئے اور گھوڑے سوار دستوں کے حفاظت میں انکو دشمن کے سامنے چھوڑ دیا یہ دیکھکر ایرانیوں کے گھوڑے بدکنے لگے اور پریشانی وابتری میں اُنکے سوار گرنے لگے کہ یہ کیا بلا ہمارے سامنے آگئی مسلمان گھوڑے سوار دستوں نے انکا قتل عام شروع کیا۔ ایرانیوں نے ان اونٹوں سے اتنا نقصان اٹھایا جتنا نقصان ہاتھیوں سے مسلمانوں کا نہیں ہوا تھا یعنی ایرانیوں کا بہت ہی نقصان ہوا۔

قبیلہ بنی تمیم کے ایک شخص سوادنے میدان جنگ میں شہادت حاصل کرنے کی بہت کوشش کی جب اسکو کامیابی نہ ہوئی تو اُسنے رستم پر حملہ کیا اور شہید ہو گیا۔

حضرت قعقاع رض نے تیس ۳۰ سواروں کے ساتھ ایرانیوں پر تیس ۳۰ حملے کئے سب حملوں میں ایرانیوں کا قتل عام کیا آخری ایرانی افسر جوان کے ہاتھ سے قتل ہوا اُسکا نام بزرجمہر ہے۔

ایرانی لشکر سے ایک شخص باہر نکلا اُسنے کسی مسلمان کو اپنے مقابلہ پر آنے کیلئے للکارا حضرت علیا بن جحش عجلی اُسکے مقابلہ میں نکلے طرفین سے تلواریں چلیں دونوں زخمی ہو کر نیچے گر پڑے ایرانی تو تھوڑی دیر میں مرگیا لیکن انکی انتڑیاں باہر نکل آئیں انہوں نے انکو اندر پھنسانے کی

بہت کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکے حتی کہ ایک مسلمان وہاں سے گذرا اس سے اعانت مانگی اُس نے
انتڑیاں اندر پھنسائیں اور یہ انکو پکڑ کر کھڑے ہوئے اور ایرانیوں کے لشکر کا رخ کیا تقریباً تیس گز
کے فاصلہ پر جا کر گر پڑے اور فوت ہو گئے اور زبان سے کہا

ارجوا بہا من ربنا ثوابا — میں اپنے رب سے امید رکھتا ہوں کہ وہ اس ضرب سے مجھکو ثواب دیگا۔
قد کنت ممن احسن الضرابا کیونکہ میں دشمن پر اچھی ضرب لگانے والوں میں سے تھا۔

ایرانی لشکر سے ایک آدمی باہر نکلا اور مسلمانوں کو مقابلہ کیلئے للکارا اعرف بن اعلم اُسکے مقابلہ
میں نکلے اور حملہ کر کے اسکو قتل کر دیا پھر دوسرا کافر مقابلہ میں آیا اسکو بھی موت کے گھاٹ اتار دیا
پھر بہت سے ایرانی سواروں نے اسکا احاطہ کر لیا اور اسکو نیچے گرا دیا اعرف نے اپنے ہتھیار اتار کر
رکھدئے ایرانیوں نے ہتھیار اٹھائے اعرف نے اُنکے منہ پر مٹی پھینککر اپنے لشکر کیطرف رجوع
کرتے ہوئے کہا۔

وان یاخذوا بزّی فانی مجرّبٌ — اگر انہوں نے میرا لباس چھین لیا تو کیا ہوا میں لڑائی میں بہت تجربہ کار ہوں
خروج من الغماء محتفر النصر — مصیبت سے نکلنے والا مدد کا مستحق ہے۔
وانی لحام من وراء عشیرتی — میں اپنی قوم کو بچاتا ہوں
رکوب لآثار الہوی محفل لامر — میدان جنگ میں جانے والا دشمنوں پر مصیبت لانے والا

اس بعد حضرت قعقاع رضؓ نے تیس ۳۰ حملے کئے جب دشمن کا دستہ نظر آتا فوراً حملہ کر دیتے اور
خوب قتل عام کرتے اور یہ شعر فخریہ پڑھتے۔

ازعجہم عمداً بہا ازعاجا — میں عمداً دشمنوں کو انکی جگہ سے اٹھا کر پھینکدیتا ہوں
اطعن طعناً صائباً ثجاجا — ایسا نیزہ مارتا ہوں کہ انکا خون بکثرت بہنے لگتا ہے
ارجوا بہ من جنۃ افواجا — امید ہے کہ اس خدمت کے بدلہ جنت میں میرا استقبال فوج در فوج ہوگا۔
یعنی بہت حوریں مجھے ملیں گی۔

حضرت قعقاع رضؓ نے اپنے بہترین تیس ۳۰ سواروں کے ساتھ مشہور تیس ۳۰ حملے کئے اور فخریہ اشعار پڑھے

حبوته جیاشة بالنفس — میں اپنے نفس کے انتہائی جوش کے ساتھ
ہدارۃ مثل شعاع الشمس — شعاع سورج کیطرح انکو ضربات لگاتا تھا
فی یوم اغواث فلیل الفرس — اغواث کے دن ایرانیوں کی شکست خوردہ فوجوں پر
انخس بالقوم اشد النخس — سخت سے سخت حملے کر رہا تھا۔

حتیٰ تفیض معشری و نفسی - حتیٰ کہ میرا اور میری فوج کا نفیس (یعنی ایرانیوں کا خون بہانا) عام ہوگیا۔

الغرض بڑے بڑے ایرانی افسر مسلمانوں کے ہاتھ سے مارے گئے جب دوپہر ہوئی تو مسلمانوں نے سخت حملہ کردیا اور آدھی رات تک خونریز جنگ ہوتی رہی اور ایرانیوں کا قتل عام ہوا۔

ایک شاعر کے کارنامے

آدھی رات تک خونریز جنگ ہوتی رہی اگر ایرانیوں کا سوار دستہ موقعہ پر حملہ نہ کردیتا تو مسلمانوں نے رستم کو زندہ پکڑ لیا تھا غرضیکہ دن بھر بڑی سخت لڑائی ہو رہی تھی اور ابو محجن مشہور شاعر حضرت سعد رضہ کے محل میں بیڑیوں میں جکڑا ہوا قید میں پڑا تھا۔ شام کو وہ حضرت سعد رضہ کے محل میں چڑھ کر حاضر خدمت ہوا اور معافی کی درخواست کی۔ حضرت سعد رضہ نے اسکو ڈانٹا اور واپس قید میں بھیجدیا اسکے بعد وہ انکی بیوی سلمیٰ کے پاس آیا عرض کیا آپ ایک نیکی کا کام کرینگی پوچھا وہ کونسا عرض کیا میری بیڑیاں کھلوا دو اور بلقاء گھوڑا مجھے مستعار دیدو۔ اگر خدا نے مجھے سلامت رکھا تو میں واپس آجاؤنگا اور اپنے پیروں میں بیڑیاں ڈلوا لونگا۔ حضرت سلمیٰ نے کہا مجھسے یہ کار نہیں ہوسکتا ابو محجن بیچارہ مایوسی کی حالت میں اپنی بیڑیوں میں اچھلتا ہوا واپس گیا۔ اور یہ شعر پڑھے۔

کفیٰ حزناً ان تردی الخیلُ بالقنا — اس سے زیادہ مجھے اور کیا غم ہوگا کہ گھوڑے سوار نیزہ بازی کر رہے ہیں

واترک مشدوداً علیَّ وثاقیا — اور میں مضبوطی سے بیڑیوں میں بندھا ہوا ہوں

اذا قمتُ عنّا فی الحدید اُغلقت — جب میں کھڑا ہونیکی کوشش کرتا ہوں لوہے کی بیڑیاں مجھے پکڑ لیتی ہیں

مصاریع دونی قد تصمّ المنادیا — اور میرے سامنے لاشوں کے ڈھیر لگ رہے ہیں جواب بالکل بھری ہوچکی ہیں۔

وقد کنتُ ذا مالٍ کثیرٍ واخوۃٍ — میں بڑا مالدار تھا اور بہت بھائی تھے (لیکن عبرت کا مقام ہے کہ میں)

فقد ترکونی واحداً لا اخالیا — اب اکیلا پڑا ہوں۔ کوئی میرے پاس نہیں۔

وللّٰہ عہدٌ لا اَخیس بعہدہٖ — میں خدا سے عہد کرتا ہوں اور میں اسکا یہ عہد نہیں توڑونگا۔

لئن فُرِجَتْ وان لا ازور الحوانیا — کہ اگر اب مجھکو چھوڑ دیا تو پھر اس گناہ کا ارتکاب نہیں کرونگا۔

سلمیٰ نے کہا میں نے استخارہ کیا مجھے تمہارا اعتماد ہے یہ کہکر اسکی بیڑیاں کھولدیں لیکن گھوڑا نہیں دونگی۔ پھر اپنے گھر گئی اور گھوڑے کو اس دروازہ سے نکالدیا جو خندق کیطرف تھا۔ ابو محجن اسپر سوار ہوا جب ایرانیوں کے میمنہ کے سامنے پہنچا تو نعرہ بلند کیا اور حملہ کردیا پھر دشمن کے میسرہ پر بھی حملہ کیا دونوں جانب اپنے نیزہ سے کافی بہت قتل کئے اور ایرانیوں پر اپنے ہتھیاروں کو آزمایا گھوڑے پر زین بھی نہ تھی۔ بغیر زین کے گھوڑے پر سوار ہوگیا پھر مسلمانوں کے پیچھے سے ہوکر دشمن کے قلب

(لشکر کے درمیانی حصہ) پر حملہ کیا اور کافروں کو اپنے نیزہ پر رکھا اور خوب انکا قتل عام کیا یہ دیکھکر مسلمان تعجب کرتے تھے اسکو پہچانتے نہ تھے کیونکہ دن کو اُسے دیکھا نہیں تھا

حضرت سعدرضؓ محل سے جھانک کر یہ تمام کارروائی دیکھ رہے تھے فرمایا اگر ابو محجن میری قید میں نہ ہوتا تو میں بلا ریب کہہ اُٹھتا یہ ابو محجن ہے اور یہ میرا گھوڑا ابلقاء ہے بعض سپاہیوں نے کہا اگر ہمارا عقیدہ ہوتا کہ خضر علیہ السلام لڑائیوں میں شامل ہوتے ہیں تو ہم بے دریغ کہتے یہ خضر ہے ایک سپاہی کہا اگر ہمارا خیال ہوتا کہ فرشتے ہماری امداد کو آتے ہیں تو ہم کہتے یہ فرشتہ ہے جو ہمکو ثابت قدمی سکھا رہا ہے کوئی نہ کہتا کہ یہ ابو محجن ہے کیونکہ وہ قید میں تھا جب آدھی رات کو لڑائی ٹھہر گئی اور مسلمان میدان جنگ سے واپس آ گئے تو ابو محجن بھی لوٹا جہاں سے نکلا تھا وہیں سے واپس اندر آیا گھوڑے سے نیچے اُترا۔ اور اپنے پیروں میں بیڑیاں ڈلوالیں۔ اور زبان سے کہا۔

لقد علمت ثقیف غیر فخر	تمام ثقیف جانتا ہے اور اسمیں کوئی فخر کی بات نہیں کہ
بانا نحن اکرمھم سیوفا	تلوار چلانے میں ہم سب قوموں سے بڑھ گئے ہیں
واکثرھم دروعا سابغات	ہم قوم ثقیف سب سے زیادہ کامل زرہیں پہننے والے
واصبرھم اذا کرھوا الوقوفا	جب دوسری قومیں میدانِ جنگ میں جانے سے گریز کرتی ہیں ہم سب سے زیادہ لڑائی کی مصائب برداشت کرتے ہیں
وانا وفدھم فی کل یوم	اور میں تو ہر روز ان سب سے آگے لڑائی میں بڑھتا ہوں
فان عمیوا فسل بھم عریفا	اگر یہ اندھے ہو گئے ہیں تو انکے رئیس سے پوچھ لو
ولیلۃ قادس لم یشعروا بی	اور قادسیہ کی رات کو تو انکو میرا علم ہی نہ ہوسکا
ولم اشعر بمخرجی الزحوفا	انکو یہ بھی علم نہوا کہ میں حملہ کرتا ہوا کدھر سے نکل گیا
فان احبس فذلکم بلائی	اگر میں قید میں ہوں تو یہ بھی انکے لئے میری بلا ہے
وان اترک اذیقھم الحتوفا	اور اگر چھوڑا جاؤں تو انکو موت چکھاؤں گا۔

سلمیٰ نے کہا ابو محجن تمکو حضرت سعدرضؓ نے کیوں قید کیا جواب دیا اللہ کی قسم مجھسے کوئی حرام گناہ سرزد نہیں ہوا جسکے لئے مجھے قید کیا جاتا اور نہ میںنے شراب پی لیکن میں جاہلیت میں شراب پینے کا عادی تھا میں شاعر ہوں شعر میری زبان پر بے تحاشا چلتا ہے اور میری زبان سے شراب کے حق میں کچھ کلمات نکل جاتے ہیں اس واسطے حضرت سعدرضؓ نے مجھے قید کر دیا کیونکہ میں نے یہ کہا تھا۔

اذا مت فادفنّی الی اصل کرمۃٍ جب میں مرجاؤں تو اے میری معشوقہ مجھکو انگوروں کی شراب پلانا

تروّی عظامی بعد موتی عروقہا اور اتنی کثرت سے پلانا کہ میری ہڈیاں بھی رگوں کے سیر ہونے کے بعد تر ہوجائیں

ولا تدفننّی بالفلاۃ فانّنی مجھکو جنگل میں نہ دفن کرنا

اخاف اذا مامتّ ان لا اذوقہا اسلئے کہ مجھے اندیشہ ہے کہ اگر میں وہاں مرگیا تو شراب نہ ملے گی

وتُروّی بخمر الحِصّ لحدی فانّنی میری لحد (قبر) کو شراب سے سیراب کرنا۔

اسیر لہا من بعد ما قد اسوقہا کیونکہ میں نزع کی حالت کے بعد اسکی طرف (قبر کیطرف) جاؤنگا۔

حضرت سلمیٰ حضرت سعد رضہ کی خدمت میں آئیں اور انکو ابو محجن کے کارنامے سنائے حضرت سعد رضہ نے ابو محجن کو بلایا اور قید سے رہا کر دیا فرمایا آئندہ ہم تمکو تمہارے کسی قول کیوجہ سے گرفتار نہیں کرینگے جبتک تم سے اُسکا عمل سرزد نہو ابو محجن نے عرض کیا اللہ کی قسم آئندہ میری زبان اس نامراد چیز (شراب) کو چھوئے گی بھی نہیں۔

یوم عماس

تیسرے روز علی الصباح دونوں فریق اپنی اپنی صفوں میں کھڑے ہو گئے گذشتہ روز دو ہزار مسلمان شہید ہوئے تھے اور مشرکین دس ہزار مسلمانوں نے اپنے مقتولین دفن کر دئیے حضرت سعد رضہ نے فرمایا جو شخص چاہے اپنے قتیل کو غسل دے یا دئے بغیر دفن کر دے دونوں طرح جائز ہے زخمی مسلمان عورتوں اور بچوں کے حوالہ کئے گئے۔ عورتوں اور بچوں کو قبریں کھودنے پر مقرر کیا گیا مشرکین کے مقتولین اسیطرح دونوں صفوں کے درمیان میدان جنگ میں پڑے رہے گویا وہ لاوارث ہیں

حضرت قعقاع رضہ نے رات کو جس جگہ اپنی فوج کو چھوڑا تھا انکو ہدایت کر دی تھی کہ سورج طلوع ہوتے ہی سب سپاہی سَو سَو کی تعداد میں اسی جگہ جمع ہو جائیں آفتاب نکلتے ہی حضرت قعقاع رضہ کے سپاہی پہنچ گئے اور نعرہ تکبیر بلند کرنا شروع کیا اور نیزہ بازی شروع ہو گئی ابھی یہ سپاہی آرہے تھے کہ ہاشم بھی پہنچ گئے اور اپنے سپاہیوں کو ستر ستر کی تعداد میں قطار در قطار کھڑا کیا قیس بن مکشوح بھی ان میں شامل تھے حضرت قعقاع رضہ کی اس ترتیب سے یہ فائدہ ہوا کہ دشمن کو یقین ہو گیا کہ مسلمانوں کو تازہ امداد ملگئی ہے اور مزید تازہ دم فوجیں دار الخلافہ سے آگئی ہیں اُدھر یزدجرد کو علم ہوا تو اُسنے بھی مزید لشکر بھیجدئے تاکہ میدان جنگ میں ایرانیوں کا حوصلہ نہ ٹوٹے۔ اگر حضرت قعقاع رضہ صبح ہوتے ہی اپنی تدبیر کو عمل میں نہ لاتے تو ایرانیوں کے مزید لشکر دیکھکر مسلمانوں کی ہمت ٹوٹنے کا اندیشہ تھا

قیس جب قلب میں پہنچا تو بلند آواز سے نعرۂ تکبیر بلند کیا مسلمانوں نے بھی یکدم نعرے بلند کئے اور دشمن پر حملہ کر دیا انکی صفوں کو چیرتے ہوئے عتیق تک جا پہنچے اور پھر لوٹ آئے۔

ہاشم بن عتبہ ہمیشہ گھوڑی پر سوار ہو کر لڑتے تھے کبھی گھوڑے پر سوار نہ ہوتے جب میدان جنگ میں پہنچے تو تیر کا نشانہ لگایا نشانہ خطا گیا اور گھوڑی کے کان میں لگا آپنے افسوس کیا کہ میرا نشانہ خطا گیا اور گھوڑی سے نیچے اتر آئے اور تلوار لیکر پیدل کافروں سے لڑنا شروع کیا۔

قیس بن مکشوح لڑائی کے تیسرے روز (یوم عماس) ہاشم کے ساتھ شام سے آئے تھے مسلمانوں کے سامنے کھڑے ہو کر کہا تم شیر کیطرح دشمن پر جا پڑتے ہو اور بھیڑیوں کیطرح انکو پکڑتے ہو تم خدا کی مدد کرو خدا تمہاری مدد کریگا شام میں تمہارے بھائی مسلمانوں کو تو خدا نے اپنا وعدہ پورا کر دیا۔ للل تلعے اور للل نبل فتح ہو گئے اب تم کوشش کر کے خدا سے اپنا وعدہ فتح ایران حاصل کرو۔

آج کی لڑائی میں ایرانیوں نے ہاتھیوں پر پھر صندوق چڑھائے انکے چاروں طرف پیدل فوجیں کھڑی کر دیں تاکہ انکی حفاظت ہو سکے اور ہاتھی منتشر نہ ہوں اور سوار فوجیں پیدل فوجوں کی حفاظت کرتی تھیں آج اتنا فرق ہوا کہ مسلمانوں کے گھوڑے ہاتھی دیکھکر بالکل نہ گھبرائے عماس کا دن لڑائی کے لحاظ سے سخت تھا اور اس دن خونریز جنگ ہوئی تھی لیکن فریقین برابر تھے قیس بن مکشوح اور عمرو بن معدیکرب کو اس روز بہت سخت محنت اٹھانا پڑی

عمرو بن معدیکرب نے مسلمانوں سے کہا میں ہاتھیوں پر اور ہاتھی کے اردگرد ایرانی فوج پر حملہ کرتا ہوں جتنی دیر میں اونٹ ذبح ہوتا ہے اتنی دیر میں تم پہنچ جانا اگر تم نہ پہنچے تو پھر میری خیر نہیں اگر تم پہنچ گئے تو میں بچ جاؤں گا اور میرے ہاتھ میں تلوار ہوگی عمرو نے یکبارگی ایرانیوں پر حملہ کیا اور صف کے اندر گھس گئے غبار نے انکو چھپا دیا انکے سپاہیوں نے کہا اب مزید انتظار نہ کرو اگر تمنے تاخیر کی تو وہ مارے جائینگے یہ کہکر سب مسلمان آگے بڑھے اور ایسا حملہ کیا کہ مشرک عمرو کے سامنے سے ہٹ گئے لیکن انکے بدن میں تلوار اور نیزہ کے بہت زخم تھے۔ اتنی تکلیف اٹھانے کے باوجود تلوار ہاتھ میں تھی اور برابر کافروں سے لڑ رہے تھے عمرو نے ایک ایرانی سوار کا پیر پکڑ رکھا تھا ایرانی سواروں نے دیکھا تو وہاں پہنچے سوار نے حرکت کی اور چھوٹ گیا اور پھر عمرو پر پل پڑا اتنے میں مسلمان آگئے ایرانی انکو دیکھکر اپنا گھوڑا چھوڑکر بھاگ گیا عمرو نے مسلمانوں سے کہا مجھکو گھوڑے کی لگام پکڑا دو۔ مسلمانوں نے لگام پکڑا دی یہ اسپر سوار ہو گئے۔

کافروں کی صف سے ایک ایرانی باہر نکلا بہت جوش دکھایا اور مسلمانوں کو اپنے مقابلہ میں للکارا

ایک مسلمان جسکا نام شبر بن علقمہ تھا بہت کریہ المنظر اور بد صورت اور چھوٹا قد تھا اُسنے مسلمانوں سے ایما اُسکے مقابلہ میں نکلو جب کوئی مسلمان مقابلہ میں نہ آیا تو اس مسلمان نے اپنے بھائیوں سے کہا اگر تم مجھکو حقیر نہ سمجھو تو میں اسکے مقابلہ میں نکلتا ہوں یہ کہکر تلوار لی۔ چمڑے کی ڈھال پکڑی اور اسکے مقابلہ میں نکلا فارسی انکو دیکھ کر جوش میں آیا اور ایکدم گھوڑے سے اُتر کر اُنکے سینہ پر سوار ہو گیا پھر ذبح کرنے کے لئے تلوار کو نیام سے نکالنے لگا اور گھوڑے کی لگام اُسکے زرین کمر سے بندھی ہوئی تھی۔ تو گھوڑا اید کنے لگا۔ اور لگام کھینچنے سے ایرانی افسر نیچے جا پڑا شبر کو موقعہ ملا فوراً اُسکے سینہ پر سوار ہو گیا یہ دیکھکر ایرانی افسر کے سپاہی چیخنے چلانے لگے شبر نے کہا کتنا ہی تم چیخو اب میں اسکو ذبح کر کے ہی چھوڑونگا۔ اور اسکا سلب حاصل کرونگا۔ اسکو قتل کردیا اور اسکا سلب اتار کر حضرت سعد رضؓ کی خدمت میں پیش کردیا حضرت سعد رضؓ خدا کا شکر بجالائے اور شبر کی تعریف کرکے یہ سلب اسکو عنایت کردیا شبر نے اپنا یہ سلب بارہ ہزار درہم میں فروخت کیا اسکے بعد حضرت سعد رضؓ نے اعلان کیا جو شخص جس کافر کا سلب اُتارے وُہی اُسکا حقدار ہے۔

اسکے بعد ہاتھیوں کی فوج نے مسلمانوں پر حملہ کردیا اور فوجوں میں اضطراب پیدا کیا۔ دو زبردست ہاتھی تھے ایک ابیض یہ قعقاع اور عاصم کے سامنے تھا اور ابیض کے پیچھے باقی ہاتھی تھے دوسرا ہاتھی اجرب یہ حمال اور ربیل کے سامنے تھا اور اس ہاتھی کے پیچھے باقی دوسرے ہاتھیوں کی قطار تھی حضرت سعد رضؓ نے قعقاع و عاصم کو حکمدیا تم دونوں ابیض کو ہٹاؤ حمال و ربیل سے کہا تم دونوں اجرب کی مدافعت کرو حضرت قعقاع و عاصم نے اپنی بہادر فوج کے ساتھ ابیض پر حملہ کیا اسکو قتل کردیا اور اس پر جتنے کافر تھے انکو بھی موت کے گھاٹ اتارا حمال و ربیل نے اپنے بہادر سپاہیوں کے ساتھ اجرب پر حملہ کیا اُسکی سونڈ کاٹ ڈالی اور اُسکی آنکھ پھوڑدی اسکے سوار ظبر زین نے اجرب کو مارا وہ زخمی ہو کر بھاگا اور دونوں صفوں کے درمیان پریشانی کی حالت میں دوڑنے لگا۔ اسکے پیچھے جتنے ہاتھی تھے وہ بھی اُسکے پیچھے ہو گئے اور کافروں کی صفوں کو چیرتے ہوئے اور انکو پامال کرتے ہوئے عتیق کو عبور کرکے مدائن کیطرف بھاگے اور انپر جتنے کافر تھے وہ سب ہلاک ہو گئے شام تک لڑائی کا کوئی نتیجہ نہ نکلا دونوں فریق برابر تھے اب رات کو لڑائی شروع ہوئی اس رات کا نام لیلۃ الہریر ہے

حضرت سعد رضؓ نے طلیحہ اور عمرو کو سکر کے زیرین حصہ میں بھیجا تاکہ عقب سے مسلمانوں پر حملہ نہ ہو۔ اس ندی کا پانی اتنا تھا کہ سوار آسانی سے گذر سکتا تھا جب یہ دونوں یہاں پہنچے تو مشورہ کیا

کہ ہم کافروں پر عقب سے حملہ کر دیں طلیحہ دشمن کے پیچھے آئے اور نعرۂ تکبیر بلند کیا ایرانی خوفزدہ
عمرو نے ندی کے زیریں حصہ سے حملہ کر دیا۔ اب مسلمانوں نے حضرت سعد رضہ سے اذن لئے بغیر
کر دیا۔ پہلے حملہ کی ابتدا حضرت قعقاع رضؓ نے کی اسکے بعد بنو اسد نے پھر نخع پھر بجیلہ پھر کندہ
حضرت سعد رضہ فرماتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَھُمْ وَانْصُرْھُمْ یا اللہ تو انکو بخش دے (کہ انہوں نے میری اجازت بغیر حملہ کر دیا) اور انکی مدد
فرمایا جب میں تیسری تکبیر کہوں تو تم سب یکبارگی دشمن پر حملہ کر دینا جب آپ نے تیسری تکبیر
مسلمان دشمنوں میں گھس گئے نماز عشاء کیوقت سخت لڑائی شروع ہوئی اور بہت زور سے نیزے
اور شمشیر زنی ہونے لگی حضرت سعد رضہ کو لشکر اسلام کی کوئی خبر نہیں ملتی تھی کہ فتح ہو رہی ہے یا ہزیمت
حضرت سعد رضہ پر ایسی پریشانی کی رات کوئی نہیں گذری صرف نصف شبکو حضرت قعقاع کو یہ کہتے
ہوئے سنا گیا جس سے معلوم ہوا کہ مسلمان فتح کی طرف جا رہے ہیں۔

نحن قتلنا معشرا وزائدا	ہمنے دس دس بلکہ اس سے زیادہ کافر قتل کئے
اَربعۃً وخمسۃً وواحدًا	چار چار پانچ پانچ اور ایک ایک قتل کیا۔
نحسبُ فوق اللبدِ الاساودا	ہمکو کافروں کے لشکر پر شیر سمجھا گیا۔
حتی اذا ماتوا دعوتُ جاھدا	حتی کہ جب کافر مر گئے تو مینے جہاد کرتے ہوئے پکارا
اللہ ربّی واحتززتُ عامدا	اللہ میرا رب ہے اور (یہ کہکر) مینے کافروں کو کاٹنا شروع کیا

جب خبریں مسدود ہو گئیں تو حضرت سعد رضہ نے خدا سے فتح و نصرت کی دعا مانگنا شروع
کی اسکے بعد آدھی رات کو قعقاع کو یہ کہتے سنا گیا اور وہ اپنے چند بہادروں کے ساتھ رستم پر ٹوٹ
پڑے اور صبح تک اسکے محافظوں سے سخت جنگ ہوتی رہی ہر جہت سے حملہ شروع ہو گیا
چوتھے دن دوپہر تک سخت لڑائی ہوتی رہی کافروں کا قلب (لشکر کا درمیانی حصہ) ٹوٹ گیا
آندھی چلی رستم کا طیارہ اپنے تخت سے نیچے گر کر عتیق میں جا پڑا حضرت قعقاع رضہ اپنے بہادروں
ساتھ اسپر ٹوٹ پڑے رستم ایک طرف ایک خچر کے سایہ میں کھڑا ہوا تھا ہلال بن علقمہ نے اسپر حملہ
کیا چاروں طرف خوشبو مہک رہی تھی۔ رستم عتیق کی طرف دوڑا اور اپنے آپکو پانی میں ڈال دیا ہلال
اندر گھس گئے اسکے پیر پکڑ کر اسکو کھینچا اور قتل کر دیا اور اسکے تخت پر بیٹھکر اعلان کیا رب کعبہ کی قسم
مینے رستم کو قتل کر دیا ہے مسلمانو! میری طرف آؤ۔ مسلمان نعرۂ تکبیر بلند کرتے ہوئے آگئے اور ہر
طرف سے انکو گھیر لیا۔

دوسری روایت میں ہے جب ہلال نے رستم کا قصد کیا تو پہلے اسکو تیر مارا۔ اسکے قدم رکاب
میں لگے پھر ہلال نے آگے بڑھکر اس پر حملہ کر کے اسکو قتل کر دیا۔ اسکا سر اُتار لیا اور اعلان کیا میں نے
رستم کو قتل کر دیا ہے یہ اُسکا سر ہے یہ سُنکر ایرانی لشکر کا قلب ہزیمت کھا گیا جالینوس نے کھڑے ہو کر
اعلان کیا تمام ایرانی پل کو عبور کر جائیں کافروں کی جو فوجیں زنجیروں میں بندھی ہوئی تھیں وہ سب
خندق میں گر کر ڈوب گئیں انکی تعداد تیس ہزار تھی یہ سب ہلاک ہو گئے ضرار بن خطاب نے ایرانیوں
کا سب سے بڑا جھنڈا پکڑ لیا اسکی قیمت دس کروڑ اور دس لاکھ درہم تھی صرف ایک معرکہ میں دس ہزار ایرانی
قتل ہوئے لیلۃ الہریر میں دو ہزار پانچسو ایرانی قتل ہوئے تھے بے شمار غنائم حاصل ہوئے ناقابل
بیش قیمت غنیمت مسلمانوں کو آج سے پہلے کبھی حاصل نہ ہوئی تھی حضرت سعدؓ نے ہلال بن
علقمہ کو رستم کا سلب عطا کیا قعقاع اور شرجبیل کو دشمن کے تعاقب میں بھیجا زہرہ اس سے پہلے
اُن کے تعاقب میں روانہ ہو چکے تھے زہرہ نے جالینوس اور اسکے لشکر کو جا لیا اسکو قتل کیا اور اسکا
سلب اُتار لیا حضرت سعدؓ نے زہرہ کو جالینوس کا سلب دینے میں لیت و لعل کیا اور حضرت عمرؓ
کو لکھا حضرت عمرؓ نے لکھا زہرہ کو جالینوس کا سلب دو اور اسکی فوج کو انکے حصوں کے علاوہ
مزید پانچسو درہم دو جب لیلۃ الہریر میں حضرت سعدؓ کو مسلمانوں کی کوئی خبر نہ ملی تو ایک لڑکے بجاذ
نامی کو میدانِ جنگ میں بھیجا جب وہ واپس آیا تو پوچھا کیا خبر لائے عرض کیا مسلمان کافروں کا
خوب قتل عام کر رہے ہیں۔

قادسیہ کی پوری لڑائی میں مسلمان صرف چھ ہزار شہید ہوئے ان سبکو خندق میں دفن کر دیا گیا
ہلال نے رستم کا سلب ستر ہزار روپے میں فروخت کیا صرف اسکے تاج کی قیمت ایک لاکھ روپے
تھی اگر وہ اسکو ملجاتا چند آدمی حضرت سعدؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کیا ہمنے آپکے محل کے
دروازہ پر رستم کی نعش پڑی دیکھی ہے لیکن اسکا سر نہ تھا وہ اسکی جگہ دوسرا رکھدیا گیا ہے یہ سنکر
حضرت سعدؓ ہنس پڑے۔

رستم کے قتل ہونیکے بعد سرحد کے ایرانی افسروں نے کہا اب ہم اگر مسلمان نہ ہوئے تو ہماری خلاصی
نہیں پھر یہ سب افسر مسلمان ہو گئے حالانکہ اس سے قبل انہوں نے مسلمانوں کو سخت نقصان پہنچایا تھا۔
لڑائی ختم ہونے کے بعد بچے پانی سے بھری ہوئی تھیلیاں لیکر میدان جنگ میں نکلے جس
مسلمان میں ذرہ بھر بھی روح موجود ہوتی اسکو پانی پلاتے اور جس مشرک کو سسکتا ہوا دیکھتے فوراً
اسکو مار ڈالتے ہر قبیلہ نے حضرت سعدؓ کو فتح کی مبارکباد دی۔

جب زہرہ جالینوس کو قتل کر کے واپس آئے اور انکا سلب حضرت سعدرضؓ کے سامنے پیش کیا تو قیدیوں نے پہچانا کہ یہ فی الواقع جالینوس کی وردی ہے حضرت سعدرضؓ نے زہرہ سے پوچھا اسکے قتل کرنے میں کسی نے تمہاری مدد کی عرض کیا جی ہاں فرمایا کون عرض کیا اللہ نے میری مدد کی۔

جن بہادر مسلمانوں نے قادسیہ کی لڑائی میں سخت مشقت اٹھائی تھی انکو اپنے حصوں سے پانچ پانچسو درہم زیادہ دئیے گئے انکی تعداد پچیس ہے زہرہ ان میں شامل ہے۔

قادسیہ میں کفار کی شکست کے بعد کافروں کا اتنا قتل عام ہوا کہ اسکی نظیر تاریخ میں نہیں مسلمان دور سے کھڑا ہو کر ایرانی کو آواز دیتا جب وہ سامنے کھڑا ہو جاتا تو مسلمان اسکو قتل کر دیتا۔

سلمان بن ربیعہ نے دور سے کافروں کی ایک فوج دیکھی انہوں نے اپنا جھنڈا زمین میں گاڑ دیا اور بیٹھ گئے اور حلف اٹھایا کہ یہاں ایرانی مسلمانوں سے لڑ کر قتل ہو جائینگے حضرت سلمان نے ان پر حملہ کیا اور سبکو من اولہم الی آخرہم قتل کر دیا۔ دوسری طرف عبدالرحمٰن نے بھی ایرانیوں کا ایک سوار دستہ پکڑا اور ان سب کو قتل کر دیا۔

ایرانیوں میں سے یہ افسر میدان جنگ سے بھاگنے میں کامیاب ہو گئے ہرمز۔ رہود۔ زاد بن قارن اور مروان فردان اہواز میں قید ہو گئے۔

حضرت سعدرضؓ نے حضرت عمرؓ کو فتوحات کی تفصیل لکھی اور ان مسلمانوں کی فہرست بھیجی جو اس لڑائی میں شہید ہوئے تھے۔ حضرت عمرؓ اتنے پریشان تھے کہ ہر روز مدینہ سے باہر نکل کر عراق سے آنے والی بڑی سڑک پر صبح سے دوپہر تک کھڑے رہتے اور قافلوں سے حالات دریافت کرتے دوپہر کے بعد گھر چلے جاتے۔ جس روز بشیر (خوشخبری سنانے والا) نظر آیا تو پوچھا کہاں سے آئے ہو عرض کیا عراق سے آیا ہوں اور خدا نے کافروں کو کامل ہزیمت دے دی ہے حضرت عمرؓ خوش ہو گئے

لشکر اسلام لڑائی کے بعد قادسیہ میں مقیم رہا اور حضرت عمرؓ کی ہدایت کا انتظار کرنے لگا۔ ہم شروع میں ذکر کر چکے ہیں کہ حضرت سعدرضؓ کو عرق النساء کی بیماری تھی اسواسطے وہ بنفس نفیس میدان جنگ میں تشریف نہ لا سکے اور اپنے لئے ایک محل بنوایا جس پر آپ ایک تکیہ کے سہارے اُس منہ بیٹھ کر باہر جھانکتے اور ہدائتیں دیتے تو ایک مسلمان نے طعنہ دیا مسلمان لڑ رہے ہیں اور سعد الگ سے محل میں پگڑی باندھے بیٹھا ہے اور شعر ہوئے حضرت سعدرضؓ نے بد دعا کی۔ یا اللہ اگر یہ جھوٹا ہے تو اسکی زبان اور ہاتھ کاٹ کر پھینک دے قبیصہ کہتے ہیں میں میدان جنگ میں کھڑا تھا ایک تیر آیا اور اسکی زبان پر لگا پھر وہ بات نہ کر سکا اور اسی حالت میں مر گیا۔

جب حضرت عمرؓ کو خبر ملی کہ رستم بے شمار فوجوں کے ساتھ مسلمانوں پر چل پڑا ہے تو آپ ہر روز مدینہ سے باہر نکلکر دوپہر تک سڑک پر کھڑے رہتے اور اہل قافلہ سے عراق کے حالات معلوم کرتے جب بشیر آیا تو راستہ میں حضرت عمرؓ اس سے ملے اور حالات دریافت کئے اُسنے فتح اسلام کی خوشخبری سنائی بشیر اپنی اونٹنی پر سوار تھا اور حضرت عمرؓ پیدل اُسکے ساتھ چل رہے تھے حتیٰ کہ جب مدینہ میں داخل ہوئے تو چاروں طرف سے یہ آواز آنے لگی یا امیر المؤمنین السلام علیکم۔ یہ سُنکر بشیر نے عرض کیا آپنے مجھے پہلے کیوں نہ بتایا کہ آپ حضرت عمرؓ ہیں میں اتر جاتا اور آپ کی تعظیم بجا لاتا حضرت عمرؓ نے جواب دیا کوئی حرج نہیں تم میرے بھائی ہو۔

جب حضرت عمرؓ کو مدینہ میں فتح قادسیہ کی خبر ملی تو آپنے مسلمانوں کے سامنے کھڑے ہو کر خطبہ دیا میں اس بات کا بڑا خواہش مند ہوں کہ ہر مسلمان کی حاجت پوری ہو جائے۔ تم میرے حالات سے باخبر ہو میں تمکو صرف عمل کرنیکی ہدایت کرتا ہوں میں کوئی بادشاہ نہیں جو تمکو اپنا غلام بناؤں میں خدا کا بندہ ہوں میری گردن پر یہ امانت (خلافت) رکھدی گئی اگر میں اسکو اٹھانے سے انکار کر دیتا تو میں خوشحال رہتا اور کسی غم میں مبتلا نہ ہوتا۔ اور جب سے میں نے یہ بوجھ اُٹھایا ہے مجھے خوشی کم نصیب ہوئی ہے اور غم زیادہ حضرت عمرؓ نے حذیفہ کو مدائن کا حاکم بنایا حضرت عمرؓ نے انکو لکھا مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمنے مدائن میں کسی اہل کتاب کی عورت سے شادی کرلی ہے تم اسکو طلاق دیدو کیونکہ مجوسیوں کی عورتیں مکار اور جھوٹی ہوتی ہیں اور تمہاری عورتوں پر غالب آجائینگی (کاش شاہان مغلیہ اسپر عمل کرتے اور راجپوتنیوں سے شادی نہ کرتے تو یہ روز بد نہ دیکھنا پڑتا اور انکی نسل خراب نہ ہوتی یہی حال اُن مسلمانوں کا ہے جو ولایت جاکر میموں سے شادی کر کے نسل اسلامی کو خراب کرتے ہیں از مصنف)

(ابن خلدون صفحات از ۹۱ تا ۱۰۰ جلد ۲

طبری صفحات از ۸۱ تا ۸۴ جلد ۴

حضرت عمرؓ نے حکمدیا تمام مملکت اسلامیہ میں رمضان کی راتوں کو نماز تراویح باقاعدہ پڑھائی جاوے

بناء بصرہ

ایک روایت کے مطابق بصرہ کی بناء ۱۴ سنہ ھ میں پڑی دوسری روایت کے مطابق ۱۶ سنہ ھ میں۔

ایرانیوں کا بڑا افسر مہران ۱۴ھ میں مارا گیا حضرت عمر رضہ نے حضرت عتبہ بن غزوان سے کہا خدا نے حیرہ اور اسکے ماحول کا علاقہ مسلمانوں کے تسلط میں دیدیا ہے اور ایرانیوں کا بڑا افسر مرگیا ہے اب مجھکو اندیشہ نہیں کہ ایرانی اس علاقہ پر فوج کشی کرینگے میں تمکو ارض ہند (جہاں آج شہر بصرہ ہے اُسوقت اسکو ارض ہند کہتے تھے) بھیجنا چاہتا ہوں تاکہ تم یہاں جا کر ایرانیوں کو آگے بڑھنے سے روکو (اور چھاؤنی ڈالو) پھر کافروں سے لڑو شاید خدا تمکو فتوحات عطا فرمائے اللہ کا نام لیکر روانہ ہو جاؤ اور حتی الوسع خدا سے ڈرتے رہو۔ ہر کام انصاف سے کرو نماز کو اُسکے اصلی وقت پر ادا کرو اور اکثر خدا کا ذکر کرتے رہو۔

حضرت عتبہ رضہ تین سو دس آدمیوں کے ساتھ یہاں وارد ہوئے راستہ میں اہل بادیہ دیہات اور اعراب کو ساتھ لیا اور پانچسو جمعیت کے ساتھ بصرہ میں قدم رکھا ربیع الاول ۱۴ھ میں نزول کیا اُسوقت بصرہ کا نام ارض الہند تھا اسمیں سخت سفید پتھر تھے پہلے خریبہ میں آئے یہاں عجمیوں کے سات مکان تھے حضرت عمر رضہ کو اس مقام کا مفصل حال اور جغرافیہ لکھکر بھیجا حضرت عمر رضہ نے جواب لکھا ایک مقام تجویز کر کے اسکو چھاؤنی بناؤ حضرت عتبہ یہاں ایک ماہ تک مقیم رہے لیکن کسی سے کوئی جنگ نہیں کی۔

حضرت عتبہ رضہ راستہ طے کر رہے تھے کہ قوم نے عرض کیا یہاں کافروں کی فوج ہے وہ آپ پر حملہ کرنیکا ارادہ رکھتے ہیں حضرت عتبہ رضہ چار ہزار بہادر مسلمانوں کے ساتھ آگے بڑھے حکمدیا ان سب کو رسیوں سے باندھ باندھکر میرے سامنے پیش کرو فرمایا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میدان جنگ میں جا چکا ہوں جب زوال شمس کا وقت آتا تو فرماتے اب حملہ کرو۔ مسلمانوں نے ایسا ہی کیا اور انکے افسر کے سوا سب کو اول سے آخر تک قتل کردیا اُس افسر کو گرفتار کر کے حضرت عتبہ رضہ کے سامنے پیش کیا گیا۔ اسکے بعد حضرت عتبہ رضہ نے مسلمانوں سے فرمایا میرے لئے کوئی ایسا مقام تجویز کرو اس سے اچھا ہو مسلمانوں نے منبر کھڑا کیا حضرت عتبہ رضہ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا۔

دنیا ختم ہو رہی اور جا رہی ہے اب دنیا صرف اتنی رہگئی جتنا تھوڑا سا پانی پینے کے بعد آبخورہ میں رہجاتا ہے سنو اب تم اس دنیا سے منتقل ہو کر آخرت کے دار القرار میں جانیو لے ہو لیس نیکیاں اور بھلائیاں ساتھ لیکر منتقل ہو مجھسے ذکر کیا گیا ہے کہ اگر کوئی پتھر جہنم کے کنارہ سے اسمیں پھینکا جائے تو ستر سال تک وہ نیچے گرتا رہیگا (یعنی دوزخ اتنی گہری اور وسیع ہے) اور تم سب انسانوں نے اسکو پُر کرنا ہے مجھسے یہ بھی ذکر کیا گیا ہے کہ جنت کے ایک دروازہ سے دوسرے دروازہ تک جانا بھی

سال کا فاصلہ ہے انسان پر ایک ایسا دن آنے والا ہے جو اسپر زحمت ہو گا ایک دن کا ذکر ہے کہ ہم سات افراد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ اسوقت ہمارا کھانا کیا تھا صرف کیکر درخت کے پتے اسکو کھاتے کھاتے ہمارے ہونٹ پھول گئے میری ایک چادر تھی مینے اسکے دو ٹکڑے کئے ایک ٹکڑا مینے لیا دوسرا حضرت سعد رضہ نے اب ہم ساتوں آدمیوں کا یہ حال ہے کہ آج ہم سات شہروں کے حاکم ہیں ہمارے بعد آنے والے مسلمانوں کا عنقریب تجربہ ہونے والا ہے۔

جب حضرت عتبہ رضہ مدائن سے رجوع فرما ہوئے تو جزیرۂ عرب کے بالمقابل اُترے وہاں تھوڑے عرصہ ٹھہرے پھر وہاں سے چلے آئے لوگوں نے آپ سے اُس مقام کی شکایت کی حتی کہ حضرت عمر رضہ نے ایک جگہ میں اُترنے کا حکم دیا چوتھی دفعہ میں حضرت عتبہ رضہ مع لشکر کے بصرہ میں اُترے یہاں ایک شہر بنانے کا حکم دیا جو جلد سے کھینچی جائے بصرہ اور کوفہ دونوں چھاؤنیاں ایک ہی ماہ میں حضرت عمر رضہ کے حکم سے بنیں (اور آج یہ دونوں عظیم الشان شہر ہیں اور عیسائیوں کے قبضہ میں ہیں فَاعْتَبِرُوْا یَآاُولِی الْاَبْصَارِ از مصنف)

حضرت مثنی بن حارثہ اپنے زمانہ میں حیرہ کے نواح میں غارت ڈالتے تھے انہوں نے اس مقام کا جغرافیہ حضرت عمر رضہ کو لکھا اور یہ بھی عرض کیا اگر میرے ساتھ تھوڑی جمعیت ہو تو میں آگے بڑھکر ایرانیوں پر حملہ کر کے اُنپر کامیاب ہو جاؤں۔ اور اُنکو اس علاقہ سے نکالدوں۔ اس علاقہ کے کافر حضرت مثنی رضہ سے ڈر گئے تھے اُس لڑائی کے بعد جو حضرت خالد رضہ نے نہر مراۃ میں کی تھی حضرت عمر رضہ نے جواب دیا تمہارا خط آیا تمہاری رائے صائب ہے تم یہاں ٹھہرو اور دشمن سے چوکنے رہو حتی کہ میرا دوسرا حکم آئے اسکے بعد حضرت عمر رضہ نے شریح بن عامر کو بصرہ کیطرف بھیجا اسکو حکم دیا تم لشکر اسلام کی امداد کیلئے مقرر کئے جاتے ہو یہ بصرہ میں آئے اور یہاں ایک جمعیت چھوڑ کر آگے بڑھ گئے اور اہواز چلے گئے دارس میں پہنچے یہ کافروں کی سرحد تھی کافروں نے انکو شہید کر دیا انکی جگہ حضرت عمر رضہ نے حضرت عتبہ بن غزوان کو بھیجا۔

حضرت عمر رضہ جب حضرت عتبہ کو بصرہ کیطرف بھیجنے لگے تو انکو یہ ہدایت کی میں تمکو ارض ہند کا حاکم بنانے لگا ہوں یہ دشمن کا اہم مرکزی مقام ہے مجھے امید ہے کہ خدا تمکو یہاں کامیاب کریگا اور اسکے اردگرد کے علاقہ پر قبضہ کرنے کیلئے خدا تمہاری مدد کرے گا مینے علاء بن حضرمی کو لکھدیا ہے کہ وہ عرفجہ بن ہرثمہ کی فوج تمہاری امداد کیلئے بھیجدے یہ عرفجہ بڑا مجاہد اور تجربہ کار افسر ہے جب وہ تمہارے پاس آئے تم اس سے ہر کام میں مشورہ کرنا اور اسکو اپنا مقرب بنانا لڑائی

شروع کرنے سے پہلے کافروں کو دعوتِ اسلام دینا۔ جو مسلمان ہو جائے اُس سے درگذر کرنا جو
اسلام قبول کرنے سے انکار کرے تو اس سے جزیہ لینا اس شرط پر کہ وہ ذلیل حالت میں جزیہ
پیش کرے اگر کافر جزیہ دینے سے بھی انکار کریں تو بغیر کسی پس وپیش سے تلوار سے انکا فیصلہ کرنا
تم اپنے اس عہدہ کی ولایت کے متعلق خدا سے ڈرو اپنے نفس میں تکبر نہ ہونے دو کہ میں آج بڑا آدمی
ہو گیا ہوں تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہو تم نے حضور ؐ کی صحبت حاصل کر کے بڑی
عزت حاصل کی ہے حالانکہ اس سے پہلے تم کافر تھے کمزوری کے بعد تقویت حاصل کی ہے حتی
کہ آج تم ایک علاقہ کے بادشاہ بنگئے ہو لوگ تمہارا حکم سنتے ہیں اور تمہاری اطاعت بجالاتے
ہیں افسوس ہے تمہاری اس نعمت پر جو تمہارا درجہ (جنت میں) نہ بڑھائے اور تمہارے ماتحت
افراد تمکو متکبر بنائیں تم اپنی اس نعمت کی اسیطرح حفاظت کرو جسطرح تم گناہوں سے بچنے کی
کوشش کرتے ہو میرے نزدیک کسی اعلیٰ رتبہ پر پہنچنا بہت زیادہ اندیشناک ہے اسپر کہ انسان اُسکے
ذریعہ اپنے نفس کو دھوکہ میں ڈالے اور ایسی حالت میں پہنچ جائے کہ وہاں سے جہنم میں جانا
پڑے میں خدا سے دعا مانگتا ہوں کہ وہ مجھکو اور تمکو ایسی حالت سے بچائے جب خدا دنیا و پر تا ہے
تو لوگ اُسکی طرف دوڑتے ہیں۔ تم خدا کی طرف دوڑو دنیا کی مت خواہش کرو اور ظالموں کے
انجام سے بچو۔

حضرت عتبہ رضؓ تین سو مسلمانوں کے ساتھ ایسے مقام میں اُترے جہاں سرکنڈے اُگتے تھے
اور مینڈکوں کے بولنے کی آواز آرہی تھی فرمایا امیر المؤمنین نے مجھے یہاں چھاؤنی بنانے کا
حکم دیا ہے حضرت عتبہ نے یہاں پانچسو بہادر سوار اسکی حفاظت کیلئے مقرر کر دیئے یہاں چین کے
جہاز لنگر انداز ہوتے تھے حضرت عتبہ رضؓ نے یہاں تقریباً ایک ماہ قیام کیا پھر اہل ایلہ مقابلہ میں نکلے
انکی سرکوبی کی قطبہ بن قتادہ اور قسامہ بن زہیر کو یہاں دس سواروں کے ساتھ متعین کیا انکو ہدایت
دی تم یہاں ٹھہرو اور ہمارے عقب میں ایرانیوں کے شکست خوردہ سپاہیوں کو روکو پھر کافروں
سے جنگ شروع ہوئی جتنی دیر میں ایک اونٹ ذبح ہوتا ہے اتنی دیر نہیں لگی تھی کہ خدا نے کافروں
کو شکست دی اور وہ بھاگ کر شہر میں چلے گئے حضرت عتبہ رضؓ اپنی چھاؤنی میں مراجعت فرما ہوئے
کچھ دن قیام کیا خدا نے کافروں کے دلوں میں انکا رعب بٹھا دیا کافر شہر سے نکل گئے جتنا
سامان اُٹھا سکتے تھے اُٹھا کر دریائے فرات عبور کر کے چلے گئے اور شہر پر مسلمانوں نے قبضہ کر لیا
بہت سامان جنگ اور دیگر ضروری سامان ملا۔ غنیمت تقسیم ہوئی ہر مسلمان کو دو دینار ملے حضرت

بہ رضہ نے نافع بن حارث کو شہر کا حاکم بنایا خمس نکالکر باقی غنیمت فوج میں تقسیم کیگئی اور حضرت رضہ کو اس لڑائی کے حالات لکھے لکھا کہ نافع بن حارث نے نو اور ابو بکرہ نے چھ کافر قتل کئے ابلہ کی لڑائی میں مسلمانوں کو چھ سو دینار ملے ہر مسلمان کو دو دو دینار حصہ میں آئے رجب یا شعبان میں یہ شہر فتح ہوا حضرت عتبہ رضہ نے فتح ابلہ کی خبر حضرت نافع بن حارث کے ذریعہ مدینہ بھجوائی اسکے بعد اہل دست میسان ہمارے مقابلہ کیلئے جمع ہوئے حضرت عتبہ رضہ نے فرمایا ہمکو انکے مقابلہ میں جانا چاہیئے ہم وہاں گئے اور کافروں کے افسر سے مقابلہ ہوا اسکو زندہ گرفتار کر لیا گیا اور انکی فوج کو شکست ہوگئی اسکی زرین قبا اور کمر بند حاصل کر لیا گیا حضرت عتبہ رضہ نے اسکو انس بن حجیہ کے حوالہ کر کے دار الخلافہ بھیجدیا حضرت عمر رضہ نے اس سے مسلمانوں کا حال پوچھا اسنے کہا مسلمانوں کیلئے فتوحات کا دروازہ کھل گیا ہے اب وہ سونا چاندی جمع کر رہے ہیں حضرت عتبہ رضہ جب ابلہ کی مہم سے فارغ ہوئے تو دست میسان کا حاکم مقابلہ میں نکلا حضرت عتبہ ابلہ سے اسکے مقابلہ میں گئے پھر مجاشع بن مسعود کو فرات کیطرف غارت ڈالنے کیلئے بھیجا وہاں ایک شہر تھا۔ ادھر حضرت عمر رضہ کو ایک قاصد بھیجا اور حضرت مغیرہ رضہ بن شعبہ کو حکمدیا جبتک مجاشع فرات سے نہ آئے تم مسلمانوں کو نماز پڑہاؤ جب وہ آجائے تو وہ تمہارا امیر ہے۔ مجاشع کامیابی کے ساتھ بصرہ میں لوٹ آئے حضرت عتبہ رضہ نے انتقال فرمایا اور حضرت عمر رضہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ کو مقرر کیا۔ اہل میسان حضرت مغیرہ رضہ کے مقابلہ کیلئے جمع ہوئے حضرت مغیرہ انکی طرف روانہ ہوئے اور دجلہ سے ورے ان سے مقابلہ ہوا۔ اردہ بنت حارث نے دوسری خواتین سے کہا اگر ہم مسلمانوں سے ملجائیں تو اچھا ہے یہ کہکر اپنی چادروں کا جھنڈا بنایا اور اسکا پھریرا اڑاتے ہوئے مسلمانوں کیطرف بڑھیں اور مشرکین سے جنگ ہو رہی تھی جب کافروں نے جھنڈوں کو آتے دیکھا تو انکو خیال ہوا مسلمانوں کو امداد مل رہی ہے یہ دیکھکر انکو شکست ہوگئی مسلمانوں نے انکا تعاقب کیا اور فوج کا ایک حصہ قتل کردیا

مثنی ابن موسیٰ کہتے ہیں ابلہ کی لڑائی میں میرا دادا بھی شامل تھا اسکے حصہ میں تانبے کی ایک پتیلی آئی جب انہوں نے غور سے دیکھا تو وہ سونے کی تھی اس میں ایکہزار مثقال (ایک مثقال چہار و نیم ماشہ) سونا تھا حضرت عمر رضہ کو اسکی اطلاع دیگئی حضرت عمر رضہ نے لکھا انکو قسم دیکر پوچھا جائے کہ جب اسنے اسکو حاصل کیا تھا اسکو تانبا سمجھا تھا اگر وہ قسم کھالیں تو یہ بدستور انکے پاس رہنے دیجائے ورنہ ان سے چھینکر مسلمانوں میں تقسیم کر دیجائے میرے دادا نے قسم کھالی اور پھر انکے پاس بدستور رہنے دیگئی حضرت مثنی رضہ کہہ رہے ہیں آجتک ہم اس مال کو کھا رہے ہیں۔

بصرہ پر حضرت عتبہ رضؓ کی امارۃ صرف چھ ماہ رہی اسکے بعد حضرت مغیرہ رضؓ بن شعبہ کی امارۃ دو برس
پھر اسکے بعد اپر ایک اتہام لگایا گیا اور انکی جگہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضؓ کو مقرر کیا گیا۔
حضرت عمر رضؓ نے اسی سال ۱۴ھ میں اپنے بیٹے عبید اللہ اور اُسکے ساتھیوں کو شراب
کی سزا دی اور کوڑے لگائے۔ (طبری صفحات از ۱۴۸ تا ۱۵۲ جلد ۴)
خود لوگوں کو حج کرایا اور بنفس نفیس مکہ معظمہ تشریف لے گئے۔
کہتے ہیں بصرہ کی وجہ تسمیہ یہ ہے عرب کہتے ہیں۔
ثوب ذو بصرو سقاء ذو بصر۔ سخت کپڑا۔ سخت مشک۔
کہتے ہیں کہ جب مسلمان مقام بصرہ میں آئے تو دُور تک انکو کنکریاں نظر آئیں انہوں
کہا ھذہ ارض بصرۃ (یہ کنکریوں کا مقام ہے)
قبیلہ بنی سودس کا ایک شخص ثابت نامی حضرت عمر رضؓ کی خدمت میں حاضر ہوا عرض
میں ایسے مقام سے گذرا ہوں جو دجلہ سے پرے ہے اسمیں ایک محل ہے اور یہ مقام ایرانیوں
سرحد ہے اُسکا نام خُریبہ اور بُصیرہ ہے دجلہ سے چار فرسخ پر اسمیں دریا کی ایک خلیج ہے حضرت
عمر رضؓ کو یہ مقام بہت پسند آیا اور مسلمانوں کو یہاں چھاؤنی ڈالنے کا حکم دیا)
نافع بن حارث کہتے ہیں جب کافر ہمارے سامنے سے بھاگے اور ہم محل میں گھُس گئے
تو ہمارے امیر حضرت عتبہ رضؓ نے فرمایا کھانے کیلئے کچھ حاصل کرو۔ ہم درختوں میں گھُس
دو زنبیلیں ملیں ایک میں کھجور دوسری میں چاول مع چھلکوں کے یعنی ابھی تک اُنکے چھلکے
نہیں اُترے تھے۔ ہم ان دونوں زنبیلوں کو درختوں سے نکال لائے اور جو کچھ ان میں تھا
نکالا حضرت عتبہ رضؓ نے چاول دیکھکر فرمایا یہ زہر ہے جو دشمن نے تمہارے لئے تیار کیا ہے
(عربوں نے آجتک چاول نہیں دیکھے تھے اور نہ کھائے تھے) اسکو نہ کھانا ہمنے کھجوریں کھانا
شروع کردیں ایک گھوڑے کی رسّی ٹوٹ گئی اور وہ آکر ان چاولوں کو کھانے لگا۔ ہم چھریاں لیکر
کھڑے ہوگئے کہ اسکے مرنے سے پہلے اسکو ذبح کرکے کھالیں گے۔ گھوڑے کے مالک نے کہا
چھوڑ دو میں آج رات بھر اسکی حفاظت کرتا ہوں اگر میں نے اسکو مرتے دیکھا تو اسکو ذبح کردوں گا
صبح کو ہم گھوڑے کے مالک کے پاس گئے گھوڑا صحیح و سالم تھا میری ہمشیرہ نے کہا بھائی ان
والد ماجد بیان کرتے ہیں اگر اس زہر کو پکایا جائے تو نقصان نہیں دیتا۔ میں نے ایک ہنڈیا
میں چاول ڈال کر اُسکے نیچے آگ لگادی تھوڑی دیر بعد میری ہمشیرہ پکارنے لگی دیکھو اب اسکا

رنگ سُرخ ہوگیا پھر کہنے لگی اب سفید ہوگیا ہے چاول پکتے رہے حتی کہ اُنکے چھلکے اُتر گئے ہمنے یہ چاول ایک لگن میں ڈالے حضرت عتبہ رضنے فرمایا بسم اللہ پڑھکر کھاؤ ہمنے کھانا شروع کیا تو لذیذ معلوم ہوئے اسکے بعد ہم پہلے چاولوں کا چھلکا اتار لیتے پھر انکو چولہے پر چڑھاتے تھے اسکے بعد میں اپنے بچوں کو یہی غذا کھلاتا اسکے بعد ہماری تعداد چھ سو ہوگئی اور عورتیں چھ جن میں سے ایک میری ہمشیرہ ہے۔

اسکے بعد حضرت عمر رضنے حضرت عرفجہ کو امدادی فوج دیکر بھیجا چند لڑائیوں میں حاضر ہونے کے بعد عرفجہ موصل تشریف لیگئے (یہاں تیل کے چشمے ہیں آجکل اسپر انگریزوں کا قبضہ ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ)

شروع میں مسلمانوں نے بصرہ میں صرف سات مکانات بنائے۔

حضرت عتبہ رضنے حضرت عمر رض کی ہدایت کے مطابق بصرہ میں چھاؤنی بنائی سرکنڈوں سے ایک مسجد بنائی مسجد سے ورے ایک دارالامارۃ بنایا اسمیں قیدخانہ۔ دیوان (دفتر) اور امراء کیلئے حمام تھا جب لڑائی پر جاتے تو یہ سرکنڈے اُٹھاکر پھینکدیتے جب واپس آتے تو پھر کھڑا کر لیتے

بصرہ میں پہلا بچہ جو پیدا ہوا اُسکا نام عبدالرحمن بن ابی بکرہ ہے اسکے باپ نے خوشی میں ایک اونٹ ذبح کیا جس سے تمام اہل بصرہ کے پیٹ بھر گئے۔ کوفہ سے چھ ماہ پہلے بصرہ کی بنا ڈالی گئی۔ ابوبکرہ پہلا شخص ہے جسنے یہاں کھجور کا پودا لگایا اسکے بعد دوسرے لوگ کھجور کے پودے لگانے لگے۔ سب سے پہلا مکان بصرہ میں نافع بن حارث کا تھا۔

دوسری روایت میں ہے حضرت عمر رضنے حضرت سعد رض بن ابی وقاص کو لکھا حضرت عتبہ رض بن غزوان کو ارضِ ہند میں بھیجو اسلام کی خدمات میں حضرت عتبہ رض کا بڑا درجہ ہے اور وہ بدری ہیں۔ عتبہ یہاں آئیں اور اسکو مسلمانوں کی چھاؤنی بنائیں حسب الحکم حضرت عتبہ رض حیرہ سے آٹھ سو مسلمان لیکر بصرہ میں اترے جب حضرت عتبہ رض ابلہ کی فتح سے فارغ ہوئے تو بصرہ میں تشریف لائے اور مسلمانوں کے خیمے نصب کرائے حضرت عتبہ رض کا خیمہ کمل کا بنا ہوا تھا۔ اسکے بعد حضرت عمر رضنے مزید فوج بھیجی جب زیادہ آدمی ہوگئے تو پہلے سات مکانات پکی اینٹوں سے تعمیر ہوئے۔

حضرت عتبہ رض جب بصرہ سے مدینہ جانے لگے تو ایک خطبہ دیا جسکے آخری الفاظ یہ ہیں میرے بعد دوسرے حکام کو تم آزماؤ گے۔ حسن کہتے ہیں ہمنے دوسرے حکام کو آزمایا حضرت عتبہ اُن سے

اچھے تھے حضرت عتبہ رضؓ حضرت عمر رضؓ سے حضرت سعد رضؓ بن وقاص کی امارت اور انکے تسلط
شاکی تھے اور دار الخلافہ میں مراجعت کی خواہش ظاہر کی حضرت عمر رضؓ نے کہا ایک مشہور قریشی وصحا
کی ماتحتی میں تمہیں رہنے سے کیا انکار ہے عرض کیا مجھے منظور نہیں اور میں واپس آنا چاہتا
حضرت عمر رضؓ نے فرمایا تمکو ضرور وہاں رہنا چاہیئے حضرت عتبہ رضؓ نے واپسی کا اصرار کیا اور را
میں اپنی سواری سے نیچے گر کر فوت ہو گئے۔ یہ سلہ ۱۶ھ کا واقعہ ہے۔ اسکے بعد حضرت مغیرہ رضؓ
شعبہ بصرہ کے والی بن گئے جب لوگوں نے انپر تہمت لگائی کہ انہوں نے ام جمیلہ کے ساتھ ز
ہے تو حضرت عمر رضؓ نے انکو معزول کر کے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضؓ کو بصرہ کا حاکم مقرر کیا یہ ۱۶
یا ۱۷ سنہ ھ کا واقعہ ہے حضرت ابو موسیٰ نے مسجد اور دار الامارۃ کو پختہ اینٹوں سے بنایا۔ منبر وسط میں
اور امام کو لوگوں کی گردنوں پر سے پھلانگ لگا کر آنا پڑتا تھا جب حضرت امیر معاویہ رضؓ کے ز
میں زیاد یہاں کا حاکم مقرر ہوا تو دار الامارۃ کو مسجد سے ہٹا کر قبلہ مسجد کی جانب لے گیا اور م
مسجد کے صدر میں اب امام کو منبر پر جاتے وقت لوگوں کی گردنوں پر سے نہیں جانا پڑتا تھا۔ ز
مسجد کا بہت حصہ زیادہ بنا دیا مسجد کو نہایت خوبصورت اور سنگ مرمر سے بنایا اور اسکی چھ
ایک خاص قسم کی لکڑی ساج سے بنائی جب بنا سے فراغت ہو گئی تو وجوہ بصرہ (شہر کے
معزز افراد) کے ساتھ مسجد کا معائنہ کیا اس میں کوئی عیب نہیں نکالا گیا صرف یہ کہ اسکے ستون

مذمتِ بصرہ

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ رضؓ نے منبر پر کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا اے
بصرہ تم بقایا ثمود ہو تم چانوروں کے پیچھے چلتے ہو تم عورتوں کا گروہ ہو
اسیواسطے تمکو شکست ہوئی۔ تمہارا دین نفاق ہے یعنی تم منافق ہو تمہارا شہر جلد ہی تباہ ہو
جنگِ جمل سے فارغ ہو کر حضرت علی رضؓ نے یہ خطبہ دیا جب بصرہ سے چلے گئے تو فرمایا اللہ کا شکر
کہ اُسنے بدترین شہر سے مجھکو نکالا۔ (معجم البلدان فصل الباء والصاد)

دیگر واقعات

اسی سلہ ۱۴ھ میں حضرت ابو قحافہ حضرت ابو بکر رضؓ کے والد ماجد نے انتقال
فرمایا عمر ستانوے ۹۷ سال تھی۔

سلہ ۱۵ھ

اسی سال حضرت سعد رضؓ بن ابی وقاص نے کوفہ میں چھاؤنی بنائی

فتوحاتِ شام

اسی سال مرج الروم میں عیسائیوں سے جنگ ہوئی حضرت ابو عبیدہؓ نے حضرت خالدؓ بن ولید کو فحل سے حمص کیطرف بھیجا اور یرموک سے مزید مسلمان پہنچگئے یہ سب فوجیں ذوالکلاع سے مل گئیں ہرقل کو مسلمانوں کے اس اجتماع کی خبر ملی اُسنے مشہور عیسائی افسر توذر کو مقابلہ کیلئے بھیجا اُسنے اپنی فوجیں مرج دمشق کے مغربی جانب اُتاریں حضرت ابو عبیدہؓ نے پہلے مرج الروم پر حملہ کیا جاڑے کا موسم آگیا تھا۔ اور مسلمان زخمیوں کی تعداد بہت بڑھگئی تھی یہاں شنس نامی ایک بڑے عیسائی افسر نے بہت سوار فوجیں جمع کی تھیں اُدھر توذر نے ایک بڑا لشکر جمع کیا۔
حضرت خالدؓ ایک توذر کے مقابلہ میں تھے اور حضرت ابو عبیدہؓ شنس کے مقابلہ میں ہ دونوں جگہ عیسائیوں کا لشکر بہت زیادہ تھا حضرت خالدؓ کو خبر پہنچی کہ توذر دمشق کیطرف کوچ کر گیا حضرت خالدؓ اور حضرت ابو عبیدہؓ کی رائے اسپر جمع ہوئی کہ خالدؓ اسکے تعاقب میں جائیں حضرت خالدؓ اسی شب کو ایک گھوڑے سوار دستہ کیہمراہ تعاقب میں نکلے حضرت یزیدؓ بن ابی سفیان کو بھی توذر کی آمد کا علم ہو گیا انہوں نے اسکا استقبال کیا پیچھے سے حضرت خالدؓ تشریف لے آئے عقب سے حضرت خالدؓ نے حملہ کر دیا توذر پر دو طرف سے حملہ ہوا آگے سے اور پیچھے سے مسلمانوں نے سب عیسائیوں کو قتل کر دیا چند عیسائی بھاگ سکے مسلمانوں کو بہت مال غنیمت گھوڑے۔ برتن اور کپڑے ملے حضرت یزیدؓ نے یہ سب غنیمت اپنی فوج اور حضرت خالدؓ کی فوج میں تقسیم کر دی
اب حضرت ابو عبیدہؓ نے مرج الروم میں شنس سے مقابلہ شروع کیا۔ بہت عیسائی مارے گئے حضرت ابو عبیدہؓ نے شنس کو قتل کر دیا۔ کچھ عیسائی بھاگنے لگے۔ مسلمانوں نے انکو پکڑا اور حمص تک اُن کا تعاقب کیا۔

فتح حمص

حلب اور دمشق کے درمیان مشہور شہر حمص واقع ہے حضرت خالدؓ کی فوج نے اسکو فتح کیا شہر نے درخواست صلح پیش کی حضرت خالدؓ نے منظور کی ایک لاکھ ستر ہزار دینار جزیہ پر صلح ہوئی اسکے عجائبات میں سے یہ ہے کہ جامع مسجد کے دروازہ پر ایک تصویر بنی ہوئی ہے جس کا آدھا دھڑ سر سے کمر تک انسان کا ہے باقی دوسرا دھڑ بچھو کی صورت کا اسپر لکھا ہوا ہے کہ جس شخص

کو کچھ کاٹے اسکا پانی پلاؤ وہ یقیناً اچھا ہو جائے گا (معجم البلدان باب الحاء والمیم)

جب ہرقل کو عیسائیوں کی ہزیمت کی خبریں ملیں تو اُسنے حاکم حمص کو لکھا تم اپنی فو
حمص میں اُتارو عرب اونٹ کا گوشت کھاتے ہیں اور اسکا دودھ پیتے ہیں یہ انکی عام غذا
جاڑے کا موسم ہے یہ سردی کے متحمل نہیں تم انہی تمام موسم میں اُنسے لڑتے رہو اور حمص
حفاظت سے بیٹھے رہو حتی کہ گرمیاں آنے تک ایک مسلمان زندہ نہیں رہیگا سب سردی
مرجائیں گے حضرت ابو عبیدہ رضہ اور حضرت خالد رضہ کی فوجوں نے حمص کا محاصرہ کر لیا عیـ
ہر روز شہر سے نکلکر مسلمانوں سے لڑتے اور سردیوں میں انکو ستاتے مسلمانوں کو بہت لـ
لگی لیکن صبر کے ساتھ اسکو برداشت کرتے اور محاصرہ نہ چھوڑا خدا نے انکی مدد کی اور جاڑے
ختم ہو گیا دارالخلافہ کے مسلمانوں کو یہی اندیشہ رہا کہ جاڑا مسلمانوں کو ختم کر دے گا۔

ہرقل نے اہل حمص کو پختہ وعدہ دیا تھا کہ تمکو برابر ہماری امداد پہنچتی رہے گی تم ثابت
مسلمانوں سے لڑتے رہو اہل حمص آپسمیں ایکدوسرے کو جوش دلاتے رہے تو ایک بوڑ
عیسائیوں کو مسلمانوں سے صلح کرنے کی ترغیب دی عیسائیوں نے جوابدیا ہم کسطرح م
سے دب سکتے ہیں ہمارا ملک وسیع ہے ہمارے ذرائع غیر محدود ہیں دوسرے عیسائی نے بو
کی تائید کرتے ہوئے کہا جاڑا ختم ہو چکا امداد کی امید کا سلسلہ منقطع ہو گیا اب کس کا انتظا
مسلمانوں سے صلح کر لینی چاہیئے مسلمانوں کو برابر کمک پہنچ رہی ہے اور یہ اپنے عہد و میثاق
پکے ہوتے ہیں اس سے پیشتر کہ یہ بزور شمشیر شہر میں داخل ہوں انسے صلح کر لینا چاہیئے۔ عام
نے جواب دیا بوڑھے کی عقل ماری گئی ہے یہ فنون حرب کا ماہر نہیں۔

خدا نے مسلمانوں کی اسطرح امداد کی کہ دوران محاصرہ میں حمص کے اندر زلزلہ آیا مسلما
نے اس زور سے نعرۂ تکبیر بلند کیا کہ تمام عیسائی لرز گئے دیواریں ہل گئیں اب وہ اپنے افسروں کے
پاس دوڑے اور اُن اہل رائے کیطرف رجوع کیا جو انکو مسلمانوں سے مفاہمت کرنے کی ترغیب د
رہے تھے مسلمانوں نے دوسری دفعہ نعرۂ تکبیر بلند کیا اب بہت سے مکانات اور دیواریں گر پڑ
افسروں نے اُنسے کہا دیکھو عیسائیو تم پر خدا کا عذاب آرہا ہے۔ انہوں نے جوابدیا ہم صلح کیلئے
آمادہ ہیں تم مسلمانوں سے شرائط صلح کو گفت و شنید کرو۔ بالآخر صلح دمشق کے مطابق اہل
کے ساتھ بھی شرائط طے ہو گئیں اور عیسائی جزیہ دینے پر راضی ہو گئے۔ حضرت ابو عبیدہ رضہ نے
عبادہ رضہ بن صامت کو والئے حمص مقرر کیا اور حضرت عمر رضہ کو فتح کی خبر بھیجی اور حضرت عبد

مسعود کے ہاتھ غنیمت کا خمس دار الخلافہ بھجوایا حضرت ابو عبیدہ رض کو خبر دیگئی کہ ہرقل دریا پار کرکے رُہا میں مقیم ہے۔ حضرت عمر رض نے ابن مسعود کو حضرت ابو عبیدہ رض کے پاس واپس بھیجا۔ اسکے بعد انکو حضرت سعد رض کے پاس کوفہ بھیجا۔ پھر حضرت ابو عبیدہ رض کو حضرت عمر رض نے لکھا ابھی حمص میں قیام کرو شام کی عربی فوجیں بھرتی کرو اور بہادر رضا کاروں کو فوج میں داخل کردیں میں تمکو مزید امداد بھیجتا رہونگا انشاء اللہ۔

اسکے بعد حضرت ابو عبیدہ رض نے حماۃ کا قصد کیا وہاں کے عیسائی بھی جزیہ دینے پر راضی ہوگئے اسکے بعد شیزر کا رُخ کیا اُن سے بھی صلح ہوگئی پھر اہل معرہ نے بھی مسلمانوں کے سامنے ہتھیار ڈالدیئے اور جزیہ دینے پر راضی ہوگئے۔ پھر لاذقیہ پر دھاوا بولا اور اسکو پہلے بزور شمشیر پھر صلح سے فتح کیا۔

حضرت خالد رض بن ولید پھر بحال ہوگئے

فتح حمص کے بعد حضرت ابو عبیدہ رض نے حضرت خالد رض کو قنسرین بھیجا جب حاضر میں اُترے عیسائیوں نے اپنے مشہور افسر میناس کی سرکردگی میں مسلمانوں پر سخت ہجوم کیا ہرقل کے بعد میناس کا رتبہ تھا حاضر میں سخت لڑائی ہوئی میناس اور اُسکے افسر مارے گئے عیسائیوں کا اتنا قتل عام ہوا کہ آجتک انکا ایسا قتل عام نہیں ہوا تھا جب میناس کے قتل کی خبر پھیلی تو عیسائیوں نے دم توڑ دیا سب عیسائی مارے گئے کوئی زندہ نہ بچا اہل حاضر نے حضرت خالد رض کی خدمت میں درخواست بھیجی کہ عیسائیوں نے ہمکو زبردستی فوج میں بھرتی کرکے آپ کے مقابلہ میں کھڑا کیا ورنہ ہمارا لڑنے کا ارادہ نہیں تھا نیز ہم عرب ہیں حضرت خالد رض نے انکی درخواست منظور کی اور انکو چھوڑ دیا جب حضرت عمر رض کو حضرت خالد رض کے یہ کارنامے پہنچے اور انکی فتوحات سے آپکو خوشی ہوئی تو فرمایا خالد از خود لشکر کے امیر بنگئے اللہ حضرت ابو بکر رض پر رحم کرے وہ مجھسے زیادہ ارکان حرب سے واقف تھے حضرت عمر رض نے حضرت خالد رض و حضرت مثنیٰ رض دونوں کو معزول کردیا تھا حضرت عمر رض نے فرمایا مینے انکو انکے کسی قصور کیوجہسے معزول نہیں کیا صرف اسوجہ سے مینے انکو معزول کیا کہ مبادا یہ فخر میں پھر جائیں اور انکے دلوں میں تکبر پیدا ہو جائے۔ اب میں پھر حضرت خالد رض کو اُن کے عہدۂ جلیلہ پر فائز کرتا ہوں اسکے بعد حضرت خالد رض نے قنسرین کا قصد کیا اہل شہر انکو دیکھکر قلعہ میں پناہ گزین ہوگئے حضرت خالد رض نے فرمایا اگر تم ابر میں بھی چھپ جاؤ تب بھی خدا ہمکو تمپر حملہ کرنے کی توفیق دیگا اور تمکو ہمارے سامنے گرادیگا حضرت خالد رض کا یہ عزم دیکھکر عیسائیوں نے

اپنے معاملہ میں نظر ثانی کی اور معاہدۂ حمص کے مطابق مسلمانوں سے صلح کرنے پر آمادہ ہو گئے اور جزیہ دینے پر راضی ہو گئے حضرت خالدرضؓ نے انکار کیا اصرار کیا کہ میں تمہارا شہر جلا کر ہونگا یہ کہکر شہر کو خراب کر دیا۔

عیسائیوں کی پے در پے شکستیں دیکھکر ہرقل قسطنطنیہ کیطرف سرکنے لگا و نیز مسلمانوں کی چاروں طرف سے امداد آنے لگی یہ دیکھکر بھی اسکا دل ٹوٹ گیا عمرؓ بن مالک نے کوفہ سے قرقیسیا کا رُخ کیا۔ عبداللہ بن معتم موصل سے ولید بن عقبہ جزیرہ سے عرب فوجوں کے ساتھ چل پڑے جب یہ امدادی لشکر پہنچگئے اور حضرت خالدرضؓ قنسرین میں لوٹے تو اپنی بیوی سے فرمایا حضرت عمرؓ نے مجھکو پھر بحال کر دیا اور شام کا والی مجھے مقرر کر دیا ہے۔

ہرقل کی روانگئے قسطنطنیہ

جب عمر بن مالک کی فوج نے ہرقل کا رُخ کیا تو ہرقل گھبرا کر قسطنطنیہ کیطرف کوچ کرنے لگا حضرت زیاد بن حنظلہ بڑے مشہور صحابی اس فوج میں تھے انہوں نے رومیوں کے لشکر کو توڑ پھوڑ کر رکھدیا اور ہرقل بھاگنے پر مجبور ہو گیا۔ جب مسلمانوں نے رُہا میں قدم رکھا تو ہرقل نے قسطنطنیہ کا رُخ کیا اور ایک عیسائی بھی اُسکے ساتھ ہو لیا یہ مسلمانوں کے قید میں تھا کسی طرح چھوٹ کر اُس سے ہرقل نے اُس سے مسلمانوں کے حالات دریافت کئے اُسنے جواب دیا میں مسلمانوں کے حالات اس طرح تفصیلات کے ساتھ بیان کروں گا کہ گویا آپ انکو دیکھ رہے ہیں۔

مسلمانونکے اعلیٰ اخلاق

دِن کو گھوڑے پر سوار رات کو مصلّے پر کھڑے ہو کر خدا کی عبادت میں مصروف جہاں جاتے ہیں قیمت دیکر روٹی حاصل کرتے ہیں (ظلماً نہیں چھینتے) سلامتی کے ساتھ شہروں میں داخل ہوتے ہیں (لوٹ مار کرتے ہوئے نہیں) حملہ کرنے سے پہلے دشمن کو اپنا مقصد بتاتے ہیں۔ بلاوجہ اُنپر نہیں ٹوٹ پڑتے۔

ہرقل نے کہا اگر تمہارا بیان صحیح ہے کہ تو ایک دن آئیگا کہ مسلمان میرے تمام ملک پر قابض ہو جائینگے جب ہرقل بیت المقدس کے حج سے فارغ ہو کر شام آیا اور پھر قسطنطنیہ کا رُخ کیا ملک شام سے خطاب کیا تمکو رخصت ہونے والیکا سلام۔ آخری سلام۔ ہم تم سے اپنا مقصد پورا نہ کر سکے۔ جب مسلمانوں نے حمص کا رُخ کیا تو یہ دریا عبور کر کے رُہا میں آیا جب اہل کوفہ کی اسلامی فوج نظر آئی اور قنسرین فتح ہو گیا میناس مارا گیا۔ تو شمشاط میں آیا پھر یہاں سے قسطنطنیہ کو چلا اور شام کیطرف منہ کر کے کہا اے ملک شام تجھکو آخری سلام اب تم سے ملاقات نہ ہو سکیگی اور آج

بعد کوئی عیسائی امن وامان کے ساتھ تمہارے ملک میں نہ آئیگا اگر آئیگا تو مسلمانوں سے خوفزدہ ہوگا۔ (آج شام پر فرانس کا اور فلسطین پر انگریزوں کا قبضہ ہے از مصنف) کاش کوئی عیسائی پیدا نہ ہوتا۔ اسکی ابتدا اچھی لیکن انجام بہت خراب (آجکل تمام عیسائی آپسمیں کٹ کٹ کر مر رہے ہیں از مصنف) اسکندریہ اور طرطوس کے مابین جتنے قلعے تھے ان سب کی فوج کو اپنے ہمراہ لیگیا تاکہ مسلمان انطاکیہ اور عیسائی مملکت کے درمیان حائل نہ ہوجائیں۔ تمام قلعے فوج سے خالی ہوگئے اور مسلمان بلاخوف آسانی سے انپر قابض ہوتے گئے بعض بعض قلعوں کے پاس عیسائی کمینگاہوں میں چھپ گئے اور غفلت میں مسلمانوں پر ٹوٹ پڑتے مسلمان چوکنے ہوگئے۔ اور احتیاط برتی۔

ایک لاکھ عیسائیوں کا قتل عام

اسکے بعد حضرت ابو عبیدہ رض قنسرین سے حلب گئے آپکو خبر ملی کہ اہل قنسرین نے بغاوت کردی آپنے سمط کندی کو انکی سرکوبی کیلئے بھیجا۔ انہوں نے محاصرہ کیا فتح حاصل کی اور غنیمت پر قبضہ کیا۔

حضرت ابو عبیدہ رض خناصر حلب میں آئے یہ شہر کے قریب واقع ہے یہاں عربوں کی فوجیں جمع کیں اہل حلب نے ہتھیار ڈالدئے اور صلح کرلی اس وقت حضرت ابو عبیدہ رض کے مقدمۃ الجیش میں حضرت عیاض بن غنم متعین تھے اہل حلب نے انکے سامنے ہتھیار ڈالدئے اور حضرت ابو عبیدہ رض نے صلح کی درخواست منظور کی دوسری روایت میں ہے اس شرط پر صلح ہوئی کہ عیسائی یہاں سے انطاکیہ منتقل ہوجائیں پھر اہل حلب واپس حلب میں آگئے۔

اسکے بعد حضرت ابو عبیدہ رض نے حلب سے انطاکیہ کا قصد کیا۔ یہاں عیسائیوں کی بہت شکست خوردہ فوجیں جمع ہورہی تھیں انپر حملہ کیا محاصرہ کیا مختلف علاقوں میں مختلف صلحنامہ مرتب ہوئے بعض جگہ جزیہ دینے پر بعض جگہ اسپر کہ عیسائی یہاں سے جلاوطن ہوجائیں

عیسائیوں کے لشکر اجنادین اور بیسان وغزہ میں جمع ہوئے حضرت عمر رض کو لکھا گیا آپنے حضرت یزید رض (حضرت امیر معاویہ رض کے بھائی) کو لکھا اسلامی فوجوں سے انکی پشت گرم کرو اور حضرت امیر معاویہ رض کو قیساریہ بھیجا حضرت عمر رض نے حضرت امیر معاویہ رض کو لکھا۔

اما بعد میں تمکو قیساریہ کا حاکم بناتا ہوں وہاں جاؤ اور اللہ سے مدد حاصل کرو اکثر یہ ورد کرو

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اللّٰهُ رَبُّنَا | گناہوں سے پھرنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی توفیق صرف اللہ سے حاصل

وَنِعْمَتَنَا وَرَجَاؤُنَا وَمَوْلَانَا نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۝ | ہوتی ہے صرف اللہ ہمارا رب ہے اسی پر ہمارا بھروسہ ہے اسی سے ہماری امیدیں وابستہ ہیں وہ ہمارا مولیٰ ہے اچھا آقا ہے اور اچھا مددگار ہے۔

حضرت امیر معاویہ رضؓ قیساریہ پر فوج لیکر چڑھ دوڑے عیسائیوں کو شکست دی اور اُن کا محاصرہ کیا اسکے بعد عیسائی پھر مزاحمت کرنے لگے۔ جب مزاحمت کرتے حضرت امیر معاویہ رضؓ انکو شکست دیتے اور انکو اُن کے قلعوں میں پسپا کر دیتے پھر وہ قلعوں سے نکلتے لڑتے اور شکست کھاتے حتیٰ کہ ایک معرکہ میں اسی ہزار عیسائی مارے گئے اسکے بعد مزید انکا قتل عام کر کے ایک لاکھ کی میزان مکمل کر دی اور کل ایک لاکھ عیسائی مارے گئے اور دو مسلمانوں کے ہاتھ فتح کی دار الخلافہ

علقمہ بن مجززؓ نے غزہ میں فیقار (عیسائیوں کے ایک مشہور) افسر کو شکست دی اور حضرت عمر رضؓ کی ہدایت کے مطابق عمل کیا حضرت علقمہ پہلے فیقار سے مراسلہ کرتے رہے جب کوئی تشفی بخش جواب نہ آیا تو خود اسکے پاس آئے اور اسکو ظاہر کیا کہ علقمہ کے قاصد ہیں نیقار نے ایک عیسائی کو حکم دیا راستہ میں بیٹھ جاؤ جب یہ شخص گذرے اسکو قتل کر دینا حضرت علقمہ رضؓ کو علم ہو گیا نیقار سے کہا میرے ساتھ ایک اور جماعت ہے جو اس معاملہ میں میری شریک رائے ہے میں انکو بھی تمہارے پاس لاتا ہوں نیقار نے اُس شخص کو حکم بھیجا اس شخص قتل نہ کرنا یہ عربی مُدبّر وہاں سے چلا آیا اور پھر واپس نہ گیا۔

جب حضرت امیر معاویہ رضؓ کا قاصد مدینہ میں فتح کی خبر لیکر پہنچا تو حضرت عمر نے مسلمانوں کو جمع کیا اور فتح کی خوشخبری سنائی اور حضرت امیر معاویہ رضؓ کے کارنامے بتائے۔

حضرت امیر معاویہ رضؓ نے فتح کے بعد عیسائی قیدیوں کو سختی میں رکھنے کا حکم دیا فرمایا سحاکیل (عیسائی افسر) ہمارے قیدیوں کے ساتھ جو سلوک کرے گا ہم وہی سلوک عیسائی قیدیوں سے کریں گے۔

مزید فتوحات اور عیسائیوں کا قتل عام

جب حضرت علقمہ رضؓ غزہ میں مصروف بہ قتال تھے اور حضرت امیر معاویہ رضؓ قیساریہ میں تو حضرت عمرو بن عاص نے ارطبون کا رُخ کیا حضرت شرجیل بن حسنہ مقدمۃ الجیش میں تھے عبداللہ بن عمرو و جُنادہ بن تمیم جیش کے دونوں بازوؤں پر۔ علاقہ اُردن میں ابو اعور کو اپنا نائب مقرر کیا اور خود اجنادین میں عیسائیوں کے لشکر سے لڑنے روانہ ہوئے عیسائی اپنے

قلعوں میں محفوظ تھے اور باہر خندقیں کھود رکھی تھیں اور ارطبون جیسا مکار فریبی انکا افسر تھا یہ عیسائیوں کا بڑا مشہور افسر تھا۔ اُسنے رملہ میں ایک بڑا لشکر اور ایلیا ء میں دوسرا بڑا لشکر متعین کیا تھا حضرت عمرو بن عاص نے حضرت عمرؓ کو حالات سے باخبر کیا جب حضرت عمرؓ کو حضرت عمرو بن عاص کا خط ملا تو فرمایا ہمنے عیسائی ارطبون کے مقابلہ میں عربی ارطبون بھیجدیا ہے (یعنی ہمارا افسر بازی لیجائے گا) دیکھو اب کیا انجام ہوتا ہے

حضرت عمرؓ نے جب سے جہادِ شام شروع کیا بار بار ہر وقت اور ہر افسر کو پے در پے امدادی فوجیں بھیجتے رہے اُدھر حضرت یزیدؓ کو عیسائی فوجوں کی تفریق کرنے کیلئے اور حضرت امیر معاویہؓ کو اپنے سوار دستوں کے ساتھ قیساریہ پر حملہ کرنیکا حکم دیا تاکہ حضرت عمرو بن عاص پر عیسائیوں کا بوجھ ہلکا ہو جائے (اللہ اکبر حضرت عمرؓ کیسے فوجی مدبّر تھے از مصنف)

حضرت عمروؓ بن عاص نے علقمہ بن حکیم اور مسروق بن غلان کو ایلیاء کے عیسائیوں سے لڑنے بھیجا۔ یہ اہل ایلیاء کے مقابلہ میں گئے اور حضرت عمرو بن عاص کے مقابلہ میں جانے سے انکو اپنے ساتھ مشغول رکھا۔ اور ابوایوب مالکی کو رملہ میں تذارق سے مقابلہ کرنے بھیجا۔

جب حضرت عمرو بن عاص کو بہت امدادی فوجیں ملگئیں تو محمد بن عمرو کو علقمہ و مسروق کی امداد کیلئے بھیجا اور عمارہ بن عمرو کو ابوایوب کی امداد کیلئے بھیجا اور خود اجنادین میں ارطبون کے مقابلہ میں ڈٹ گئے جب حضرت عمروؓ بن عاص اسکو گرانے میں کامیاب نہ ہوسکے اور قاصدوں کے ذریعہ کوئی تسلی بخش جواب نہ ملا تو خود اسطرف روانہ ہوئے اسکے سامنے پہنچکر ظاہر کیا کہ یہ عمرو بن عاص کے قاصد ہیں۔ یہ اُسکے تمام مطالبات اور اسکی تمام گفتگو عمرو بن عاص کو پہنچادینگے ارطبون نے اُسکی گفتگو سُنکر اپنے دل میں کہا ہو نہ ہو یہ شخص خود عمرو بن عاص ہے اگر میں اسکو قتل کرنے میں کامیاب ہو گیا تو عیسائیت کی بہت بڑی خدمت سر انجام دونگا اسکے بعد اُسنے ایک پہرہ دار کو بلایا اور اسکے کان میں کہدیا کہ اس شخص کو قتل کردینا جاؤ فلاں جگہ چھپ جاؤ جب یہ تمہارے سامنے گذرے اسکی گردن اڑا دینا حضرت عمرو بن عاص سمجھ گئے۔ اور ارطبون سے کہا آپنے میری گفتگو سُنی اور میں نے آپکا کلام سنا آپکے مطالبات مجھے صحیح معلوم ہوتے ہیں میرے ساتھ نو آدمی اور ہیں جنکو حضرت عمرؓ نے اسکا فیصلہ کرنے کیلئے بھیجا ہے میں واپس جا کر انکو آپکے پاس لاتا ہوں اگر انہوں نے بھی میری طرح آپکے مطالبات کی تائید کی تو تمام لشکرِ اسلام اسکو مان لیگا اور حضرت عمرؓ بھی تسلیم کر لینگے اور اگر انہوں نے میری موافقت نہ کی تو تم انکو انکے لشکر میں واپس کردینا پھر آپکو

کھلے طور سے اپنی کارروائی اختیار کرنے کا حق حاصل ہے۔ ارطبون نے کہا مجھے منظور ہے اور ایک شخص کو بلاکر اُسکے کان میں کہا فلاں پہرے دار کو جو اس وقت فلاں جگہ کھڑا ہے بلا لاؤ۔ جب وہ پہریدار آگیا تو ارطبون نے عمرو بن عاص سے کہا آپ جائیں اور اپنے ساتھیوں کو واپس لے آئیں حضرت عمرو بن عاص صحیح و سالم اپنے لشکر میں پہنچ گئے جب ارطبون کو اسکا علم ہوا تو اپنا سر پیٹ کر بیٹھ گیا عربی نے مجھے دھوکہ دیا یہ کل دنیا میں سب سے زیادہ مکار اور فریبی ہے جب حضرت عمرؓ کو یہ خبر ملی تو فرمایا عمروؓ بن عاص اس پر غالب آگیا عمرو بن عاص کو مبارک ہو۔

اب لڑائی کے بغیر کوئی چارہ نہ رہا اجنادین میں سخت خونریز جنگ شروع ہوئی واقعہ یرموک سے زیادہ سخت جنگ ہوئی اور عیسائیوں کا قتل عام ہوا۔ ارطبون ہزیمت کھا کر ایلیا میں پناہ گزیں ہوا اور حضرت عمروؓ بن عاص فاتحانہ اجنادین میں داخل ہوئے اسکے بعد علقمہؓ۔ مسروقؓ۔ محمدؓ بن عمر ابو ایوبؓ اجنادین میں حضرت عمرو بن عاص سے مل گئے ارطبون نے حضرت عمرو بن عاص کو لکھا۔

تم میرے دوست ہو اور اپنی فوج میں ایسا ہی رتبہ رکھتے ہو جیسا کہ رتبہ میں اپنی قوم میں رکھتا ہوں اجنادین کے بعد آپ فلسطین کا ایک حصہ بھی نہیں فتح کر سکینگے آپ لوٹ جائیں اور ادھر کا رُخ نہ کریں ورنہ نقصان اُٹھائینگے حضرت عمرو بن عاص نے ایک شخص کو طلب کیا جو رومی زبان جانتا تھا اسکو ارطبون کے پاس بھیجا اور حکم دیا تم وہاں جا کر غیر معروف بنجانا اور اسکی تمام گفتگو سے مجھکو باخبر کرنا جب تم وہاں سے واپس آؤ گے انشاء اللہ۔

حضرت عمرو بن عاص نے ارطبون کو لکھا مجھکو آپکا خط ملا آپکو عیسائیوں میں وہی رتبہ حاصل ہے جو میرا رتبہ مسلمانوں میں ہے لیکن آپ غلطی کرینگے اگر آپ مجھکو ان فتوحات کا مالک سمجھیں میں فلاں فلاں اشخاص آپکے پاس بھیجتا ہوں جو آپکو میرا خط پڑھکر سنائینگے اور میرے اور آپکے درمیان پیغام رسانی کے فرائض سرانجام دینگے۔ یہ قاصد خط لیکر ارطبون کے پاس پہنچا اور اسکے افسروں کے سامنے یہ خط اسکے حوالہ کیا۔ یہ خط سنکر افسر ہنس پڑے اور تعجب کا اظہار کیا اور ارطبون سے پوچھا تمہیں کیسے معلوم ہے کہ یہ فتوحات کا مالک نہیں اُسنے جواب دیا اُس شخص کا نام عمرؓ ہے تین حرفوں کے ساتھ قاصد واپس حضرت عمرو بن عاص کے پاس واپس آیا اور تمام کیفیت سنائی۔

اسکے بعد حضرت عمرو بن عاص نے حضرت عمرؓ سے مزید امداد طلب کی۔

اسکے بعد ارطبون بیت المقدس بھاگ گیا پھر حضرت عمرو بن عاص نے سبسطیہ فتح کیا یہاں حضرت یحییٰ کی قبر تھی۔ پھر نابلس فتح ہوا پھر شہر لد۔ پھر عمواس و بیت جبرین۔ یافا۔ رفح اور اردن کے باقی شہر اسکے

عیسائیوں نے مسلمانوں سے درخواست صلح کی اور کہا۔ ہم ملک شام کے معاہدہ کے مطابق صلح کرنے کو طیار ہیں بشرطیکہ حضرت عمر رضؓ تشریف لائیں مسلمانوں نے حضرت عمر رضؓ کو لکھا آپنے حضرت علی رضؓ کو مدینہ میں اپنا جانشین مقرر کیا اور بیت المقدس روانہ ہوگئے اور تمام امراء لشکر کو لکھا کہ وہ جابیہ میں ملاقات کریں اور اپنی فوجوں پر اپنے نائب مقرر کر کے آئیں سب افسر حاضر ہوئے حضرت ابو عبیدہؓ حضرت خالد رضؓ نے نہایت شاندار گھوڑوں پر سوار ہو کر آپکا استقبال کیا گھوڑوں کی زین دیباج اور ریشم کی تھی یہ دیکھکر حضرت عمر رضؓ اپنی سواری سے نیچے اتر آئے اور پتھر مارنے شروع کئے کہ تم اس لباس ممنوع میں میرا استقبال کرتے ہو دو سال میں تمہاری یہ حالت ہوگئی انہوں نے جواب دیا ہم ہتھیار دل سے مسلح ہیں آپنے جواب دیا پھر اچھا ہے اسکے بعد اپنی سواری پر چڑھکر جابیہ میں داخل ہوئے حضرت عمرو بن عاص اور حضرت شرجبیل اجنادین میں رہے اپنی جگہ سے حرکت نہ کی۔

فتح بیت المقدس

ارطبون بیت المقدس سے بھی بھاگ گیا اور مصر چلا گیا اسکے ساتھ وہ عیسائی بھی ساتھ تھے جو مسلمانوں کے ساتھ صلح کرنا نہیں چاہتے تھے فتوحات مصر میں ارطبون ہلاک ہوگیا۔

جابیہ میں ایک یہودی حضرت عمر رضؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا امیر المؤمنین آپ کے جانے سے پہلے ایلیا فتح ہو جائے گا یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ سامنے سے ایک سوار دستہ نظر آیا جب وہ قریب آئے تو مسلمانوں نے تلواریں سونت لیں حضرت عمر رضؓ نے فرمایا یہ لڑنے کے لئے نہیں آرہے ہیں یہ تم سے امن مانگتے ہیں انکو امن دو اور ان کی درخواست صلح قبول کرلو۔

اسکے بعد حضرت عمر رضؓ بیت المقدس میں داخل ہوئے صخرہ کا افتتاح کیا اور اسپر مسجد بنانے کا حکم دیا۔ فلسطین کے آدھے حصہ پر علقمہ بن حکیم اور دوسرے نصف حصہ پر علقمہ بن مجزز کو والی مقرر کیا اور انکو بیت المقدس میں آباد کیا اب حضرت عمرو بن عاص اور حضرت شرجبیل رضؓ بھی جابیہ میں حضرت عمر رضؓ کی خدمت میں آگئے۔

حضرت عمر رضؓ کے آنے کا سبب یہ تھا کہ حضرت ابو عبیدہ رضؓ نے بیت المقدس کا محاصرہ کیا شہر کے عیسائیوں نے کہا ہم صلح کی درخواست کرتے ہیں اور معاہدہ شام کی شرائط کے مطابق جزیہ دینے کو طیار ہیں بشرطیکہ بنفس نفیس حضرت عمر رضؓ صلحنامہ کو مرتب کریں حضرت ابو عبیدہ رضؓ نے حضرت عمر رضؓ کو لکھا اور آپ مدینہ سے روانہ ہوگئے۔

جب جابیہ میں حضرت عمروؓ بن عاص اور حضرت شرجیل رضؓ آپکی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ
دونوں سے معانقہ کیا حضرت ابو مریم فرماتے ہیں میں فتح ایلیاء میں حضرت عمر رضؓ کے ساتھ تھا آپ
بیت المقدس میں تشریف لائے مسجد میں داخل ہوئے پھر حضرت داؤد ؑ کی محراب میں تشریف
لائے اور سجدۂ داؤد پڑھکر خود سجدہ کیا ہمنے بھی آپکے ساتھ سجدہ کیا۔
دوسری روایت میں ہے جب آپ مسجد کے دروازہ میں گھسے تو فرمایا لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ
بِمَا ھُوَ اَحَبُّ اِلَیْکَ (یا اللہ تیری خدمت میں حاضر ہوں تیری خدمت میں حاضر ہی اس حالت
کے ساتھ جو تجھکو پسند ہے) پھر محراب داؤد ؑ کا قصد کیا۔ رات کا وقت تھا۔ اس میں صبح تک نماز
پڑھتے رہے جب طلوع فجر ہوئی تو مؤذن کو اقامت کہنے کا حکم دیا مصلّٰی پر کھڑے ہوکر نماز پڑھائی
اور سورۂ ص پڑھی۔ دوسری رکعت میں سورۂ اسرائیل کا اول حصہ پڑھا پھر حضرت کعب رضؓ کو طلب
کیا۔ وہ پیش کئے گئے فرمایا میں کہاں مُصلّٰی بناؤں عرض کیا صخرہ (بڑا پتھر جو وہاں نصب تھا)
پر حضرت عمر رضؓ نے کہا تم یہودی ہوگئے ہو اور مجھکو بھی یہودی بنانا چاہتے ہو میں نے دیکھا کہ تم اسکو
اپنا قبلہ بنانے کے خواہشمند ہو (یہ صخرہ یہودیوں کے قبلہ کیطرف تھا) مجھکو بیت اللہ کو قبلہ بنانے
کا حکم ہوا ہے اسکے بعد حضرت عمر رضؓ نے بیت اللہ (مکہ) کیطرف رُخ کرکے نماز پڑھی۔
(طبری صفحات از ۱۵۳ تا ۱۶۲ جلد ۴) (ابن خلدون صفحات از ۱۰۴ تا ۱۰۶ جلد ۲)

تنخواہوں کا تقرر

اس سال حضرت عمر رضؓ نے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی تنخواہ مقرر کرنے کا
دفتر بنایا۔ حساب کی کتاب بنائی حضرت علی مرتضیٰ رضؓ و حضرت عبدالرحمٰن رضؓ بن عوف نے عرض
کیا۔ پہلے اپنی تنخواہ مقرر کرئیے فرمایا نہیں بلکہ سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت
عباس رضؓ کی تنخواہ مقرر کرتا ہوں اسکے بعد دوسرے لوگوں کی درجہ بدرجہ۔ تنخواہ مقرر کرنے کے
لئے مرحلے بنائے۔ پہلا مرحلہ ماہوار پانچہزار دوسرا مرحلہ چار ہزار۔ تیسرا مرحلہ تین ہزار پھر دو
ہزار یعنے اول قسم کے لوگوں کو تنخواہ پانچہزار سالانہ دیگئی ادنیٰ تنخواہ دوسو ماہوار رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کی تنخواہ دسہزار حضور ؐ کی ہر بیوی کو دس ہزار ملتی تھی صرف
حضرت عائشہ رضؓ کو دو ہزار زیادہ دیگئی یعنی بارہ ہزار تنخواہ تھی۔ عورتوں کی بھی بہت قسمیں تھیں
پہلی قسم بدریوں کی بیویاں۔ انکی تنخواہ علی حسب مراتب پانچسو۔ چار سو۔ تین سو۔ دوسو ماہوار

مسلمان بچہ کی تنخواہ ماہوار سو روپیہ اور ہر مسکین و فقیر کی تنخوا[redacted] دو جریب ماہوار آپ نے بیت المال میں کوئی نقدی نہ چھوڑی بیت المال کا سارا خزانہ مسلمانوں میں تقسیم کر دیا جب آپ سے عرض کیا گیا بیت المال میں بھی کچھ چھوڑنا چاہیئے فرمایا میرے بعد آنے والوں کیلئے یہ فتنہ ہے حضرت عمرؓ نے مسلمانوں سے درخواست کی بیت المال سے میری تنخواہ بھی مقرر ہونی چاہیئے مسلمانوں نے نہایت خوشی سے اسے اجازت دی۔ صحابہ کرام نے عرض کیا حضرت حفصہؓ (آپ کی صاحبزادی اور حضورؐ کی بیوی) کی تنخواہ زیادہ ہونی چاہیئے (اس خیال سے کہ کسی طرح حضرت عمرؓ کے گھر میں زیادہ مال پہنچ جائے) آپکو غصہ آیا اور زیادہ تنخواہ مقرر کرنے سے انکار کیا حضرت عمرؓ نے حضرت حفصہؓ سے پوچھا حضورؐ کے گھر کا کیا حال تھا کتنا خرچ تھا حضرت حفصہؓ نے فرمایا بالکل معمولی کفایت شعاری مدنظر تھی حضرت عمرؓ نے فرمایا میں فضول خرچ نہیں ہونے دونگا اور امید ہے کہ اس خدمت کی بدولت میری نجات ہوگی۔ میری اور مجھ سے پہلے دو ساتھیوں (حضورؐ اور حضرت صدیقؓ) کی مثال اُن تین دوستوں کی طرح جو ایک راستہ پر چل رہے ہیں پہلا دوست اپنی منزل مقصود پر پہنچ چکا ہے دوسرا بھی اسکی اقتدا کرتا ہوا اپنی منزل پر پہنچ گیا اب تیسرا ان کے بعد اسی کے راستہ پر چل رہا ہے اور انکی اقتدا کر رہا ہے امید ہے کہ وہ بھی پہنچ جائے گا۔ (ابن خلدون صفحہ ۱۰۶۔۱۰۷۔ جلد ۲)

حضرت عمرؓ نے تنخواہوں کا دیوان (دفتر) بنایا۔ اہل فتح (جو صحابی فتح مکہ میں شامل تھے) کی تنخواہ دوسروں کے مقابلہ میں جو پہلی لڑائیوں میں شامل تھے) کم تھی۔ اہل فتح نے یہ تنخواہ لینے سے انکار کر دیا وجہ یہ بیان کی ہم سے زیادہ کسیکو فضیلت حاصل نہیں حضرت عمرؓ نے جواب دیا تنخواہوں کا معیار خدمات اسلامی پر موقوف ہے حساب پر نہیں انہوں نے عرض کیا پھر ہم منظور کرتے ہیں۔

حارثؓ اور سہیل اپنے بال بچوں سمیت شام چلے گئے اور جہاد شام میں داخل ہو گئے حتیٰ کہ کسی سرحد پر شہید ہو گئے۔ بعض مؤرخ کہتے ہیں طاعون عمواس میں انتقال فرمایا۔

ہر بدری کی تنخواہ پانچہزار ماہوار تھی۔ بدر کے بعد سے حدیبیہ کی لڑائی تک شامل ہونیوالوں کی تنخواہ چار چار ہزار ماہوار تھی حدیبیہ کے بعد سے حضرت ابوبکرؓ کے عہد میں مرتدین سے جنگ تک لڑائیوں میں شامل ہونے والوں کی تنخواہ تین تین ہزار ماہوار۔ الغرض آپنے تنخواہوں کا معیار خدمات اسلامی کو قرار دیا نہ کہ خاندانی شرافت اور دیگر سفارشوں وغیرہ کو۔

ان چار اشخاص کو بدریوں میں شامل کیا اگرچہ یہ بدر میں شامل نہ تھے حضرت حسنؓ حضرت

حسینؓ حضرت ابوذرؓ حضرت سلمان فارسیؓ حضرت عباسؓ کی تنخواہ پچیس ہزار ماہوار تھی۔
حضرت عمرؓ نے فرمایا میری خواہش ہے کہ ہر مسلمان کی تنخواہ چار چار ہزار ماہوار مقرر
اس تنخواہ میں سے ہر مسلمان ایک ہزار ماہوار فوجی سامان کی طیاری میں خروج کرتا ہے حضرت
عمرؓ کی یہ خواہش پوری ہوئی اور شہید ہو گئے۔
ایک شخص نے کھلے مجمع میں کھڑے ہو کر حضرت عمرؓ سے پوچھا آپکو بیت المال سے کتنا
خرچ لینے کا اختیار حاصل ہے فرمایا صرف معمولی خرچ جس سے میرے بال بچوں کا گذارہ
چل سکے ایک حلہ جاڑے میں اور ایک حلہ جبہ جو انسان کپڑوں پر پہنتا ہے) گرمیوں میں
ایک سواری حج کیلئے صرف ایک گھوڑا جہاد اور دیگر ضروریات کیلئے۔
جب حضرت عمرؓ خلیفہ مقرر ہوئے تو اپنے لئے بیت المال سے وہی تنخواہ لی جو حضرت صدیق
لیتے تھے چونکہ انکا گھرانا زیادہ تھا خرچ پورا نہ ہوتا تھا حضرات مہاجرین کی ایک تعداد جمع ہوئی جن کے
نام یہ ہیں حضرت عثمانؓ علی مرتضیٰ طلحہؓ زبیرؓ۔ حضرت زبیرؓ نے فرمایا ہم حضرت عمرؓ سے
درخواست کریں کہ وہ اپنی تنخواہ میں کچھ اضافہ منظور فرمائیں حضرت علیؓ نے جواب دیا پہلے سے
یہ خواہش تھی ہم سب ملکر آپکے پاس چلیں اور درخواست کریں حضرت عثمانؓ نے فرمایا حضرت
عمرؓ ہیں (ایسا نہ ہو ناراض ہو جائیں) حضرت حفصہؓ کے پاس چلو اور اُن کے ذریعہ اپنی درخواست
پیش کرو۔ تاکہ ہم غصہ سے بچ جائیں یہ سب حضرت حفصہؓ کے پاس گئے اور اپنا مدعا پیش کیا کہ
ہمارا نام نہ لینا اگر وہ یہ درخواست قبول کر لیں تو پھر خوشی سے ہمارا نام پیش کر دیں حضرت حفصہ
نے حضرت عمرؓ سے ذکر کیا۔ حضرت عمرؓ نے غضبناک لہجہ میں کہا مجھے انکے نام بتاؤ حضرت حفصہ
نے عرض کیا اگر میں اُنکے نام آپکو بتاؤں تو آپ اُنسے کیا سلوک کرینگے فرمایا اگر مجھے اُنکے نام معلوم
ہو جائیں تو انکے منہ پر بھوکدوں تم اُنکے لئے سفارت کے فرائض انجام دے رہی ہو تم مجھے بتاؤ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کا کیا حال تھا عرض کیا حضورؐ کے صرف دو جُبے تھے آپ اُ
پہنکر وفود کا استقبال کرتے اور جمعہ کا خطبہ دیتے (ایک جُبہ گرمیوں کے لئے دوسرا جُبہ سردیوں
کے لئے) ہمارے گھر کا سب سے اچھا کھانا (یعنی جب میں حضورؐ کی بیوی تھی تو حضورؐ کے گھر کا کھانا
یہ تھا جَو کی روٹی جب وہ بہت گرم ہو تو اُسے گھی کے برتن کا نچلا گھی ڈالکر روٹی کو چُپڑ لیں۔ یہ ہمارا
بہترین کھانا تھا ایک کمبل تھا گرمیوں میں اسکی چار تہیں بنا کر نیچے بچھاتے سردیوں میں اسکا نصف حصہ
اوپر اُوڑھنے اور آدھا حصہ نیچے بچھاتے حضرت عمرؓ نے حضرت حفصہؓ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

نے ہمارا خرچ مقرر کر دیا ہے۔ میں فضول خرچ نہیں ہونے دوں گا۔

(طبری صفحات از ۱۶۲ تا ۱۶۵ جلد نہم)

فتح مدائن اور بیشمار غنائم کا حصول

جب قادسیہ میں ایرانیوں کو کامل شکست ہو گئی تو بابل چلے گئے۔ یہاں ایرانیوں کے باقی افسر موجود تھے۔ بخیرجان۔ ہرمزان۔ ہرمز۔ خیرزان ان سب کا افسر اعلیٰ تھا۔

حضرت عمرؓ نے حضرت سعدؓ کو ہدایت بھیجی مدائن (ایرانیوں کے دار السلطنت) کا رخ کرو۔ حسب ہدایت حضرت سعد مدائن چل پڑے اور ایک بڑی فوج کے ساتھ عورتوں اور بال بچوں کو عتیق میں چھوڑا اس فوج سے وعدہ کیا ہر لڑائی کے مال غنیمت میں انکو شامل کیا جائے گا۔

حضرت سعدؓ نے مقام شہرین کو اپنا مرکز و مستقر بنایا اپنے آگے حضرت زہرہؓ۔ شرجبیل بن سمط اور حضرت عبداللہؓ بن معتمر اور ہاشمؓ بن عتبہ فوجوں کو بھیجا۔ زہرہ لسان کیطرف بڑھے جہاں آج کوفہ ہے یہ پہلے لسان تھا۔ یہاں بخیرجان ایک ایرانی افسر فوج لئے پڑا تھا حضرت زہرہ کی آمد سنکر ثابت قدم نہ رہ سکا اور بھاگ کھڑا ہوا اور بابل میں ایرانی فوجوں کے ساتھ جا ملا۔

مسلمان ہر طرح کے آلات حرب سے مسلح تھے اور گذشتہ لڑائیوں میں ایرانیوں کے ہر قسم کا اسلحہ انکو ملا تھا۔

زہرہ نے جب مدائن کا رخ کیا تو راستہ میں مقام برس پر بصبہری سے تصادم ہوا اسکی ایرانی فوج سے لڑائی ہوئی خدا نے کافروں کو شکست دی اور بصبہری اپنی فوج کے ساتھ بھاگ گیا۔ حضرت زہرہؓ نے اسکو نیزہ مارا تھا یہ راستہ میں بابل جاتا ہوا نہر میں گر کر مر گیا۔ اس فرار کے بعد بسطام برس کے دہقانوں کو حضرت زہرہؓ کے پاس لایا انہوں نے صلح کی درخواست پیش کی وہ منظور ہوئی انہوں نے راستہ میں نہروں پر پل بنائے۔ اور بابل کی کل خبریں مہیا کیں حضرت زہرہ نے حضرت سعدؓ کو باخبر کیا جب حضرت سعدؓ ہاشم بن عتبہ کے ساتھ کوفہ میں نازل ہوئے اور زہرہ کی خبریں ملیں کہ بابل میں ایرانی فوجیں خیرزان کے ماتحت جمع ہو رہی ہیں تو عبداللہ اسکے بعد شرجبیل اور ہاشم کو بھیجا اور پھر خود اپنا لشکر لیکر کوچ کیا جب برس میں آئے تو زہرہ کو آگے بڑھنے کا حکم دیا یہ سب اسلامی فوجیں بابل میں خیرزان کے مقابلہ میں جمع ہو گئیں۔ ایرانیوں نے عہد کیا کہ منتشر ہونے سے پہلے وہ ایکدفعہ مسلمانوں سے دست بدست جنگ کرینگے لڑائی شروع ہوئی جتنا وقت ایک

چادر لپیٹنے میں خرچ ہوتا ہے اس سے پہلے کافروں کو شکست ہو گئی اور منہ اٹھائے ہوئے بھاگ کھڑے ہوئے ایرانیوں کے دو حصے ہو گئے۔ ہرمزان نے اہواز کا رخ کیا اور خیرزان نے نہاوند کا مہ بھی اسکے ساتھ تھا۔ خیرزان نے نہاوند کے کل خزانوں پر قبضہ کر لیا۔ بخیر جان جہران نے مدائن کا قصد کیا دجلہ کو عبور کر کے پل اڑا دیا۔ حضرت سعد رضہ نے کچھ دن بابل میں قیام کیا خبر ملی کہ بخیر جان نے کوثیٰ میں ایک جمعیت کے ساتھ شہر یار کو مقرر کیا ہے زہرہ کو اسکے پیچھے لگایا پھر باقی لشکر زہرہ نے کوثیٰ میں۔ فیدمان و فرخ کو قتل کر کے شہریار کو ٹھکانے لگایا بکیر بن عبداللہ کثیر شہاب کو بھی حضرت سعد رضہ کے آگے روانہ کیا یہ دونوں دریا عبور کر گئے اور راستہ میں دو ایرانی افسروں کو قتل کر کے کوثیٰ میں پہنچ گئے۔

کوثیٰ کی لڑائی میں شہریار نے میدان جنگ میں نکلکر مسلمانوں سے خطاب کیا تمہارا کوئی بہادر میرے مقابلہ میں آسکتا ہے تاکہ میں اسکو سزا دوں زہرہ نے جواب دیا تیرا مقابلہ کرنے لئے میرا خود نکلنے کا ارادہ تھا۔ لیکن اب میں صرف ایک معمولی غلام کو تیرے مقابلہ میں بھیجتا ہوں اگر تونے پامردی سے اسکا مقابلہ کیا تو وہ تجھکو قتل کر دیگا انشاء اللہ اور اگر تو بھاگا تو لوگوں میں مشہور ہو گا کہ تو ایک معمولی غلام کا مقابلہ نہ کر سکا اور بھاگ کھڑا ہوا اسکے بعد حضرت زہرہ نے ابو نباتت نائل بن جعشم کو اسکے مقابلہ میں نکلنے کا حکمدیا۔ یہ نکلے دونوں کے ہاتھ میں نیزے تھے دونوں کے جسم مضبوط تھے لیکن شہریار ایک اونٹ تھا۔ جب اسنے نائل کو دیکھا تو اس بغلگیر ہونے کیلئے نیزہ ہاتھ سے پھینکدیا اور نائل نے بھی اپنا نیزہ پھینکدیا اور دونوں نے اپنی تلواریں سوت لیں۔ اور دونوں بغلگیر ہو گئے۔ اور دونوں اپنی سواریوں سے گر پڑے۔ و نائل پر اسطرح گرا جیسا کہ ایک گھر کسی شخص پر ایکدم سے گر پڑتا ہے۔ نائل نے نہایت شدت اسکی ران پکڑ لی۔ خنجر ہاتھ میں لیا اور اسکی زرہ کا بند کھولنے کا ارادہ کیا اس دوران میں شہریار ہاتھ کا انگوٹھا نائل کے منہ میں آگیا نائل نے اس زور سے چبایا کہ انگوٹھے کی ہڈی کچلی گئی میں ضعف ظاہر ہوا اور نائل نے اسکو اپنے نیچے دبالیا پھر اسکے سینہ پر بیٹھ کر اسکے پیٹ زرہ کا بند کھولکر اسکے پیٹ اور پہلو میں خنجر مارا جس سے وہ مر گیا پھر اسکی وردی اتار کر اسکا تمام سامان حاصل کر کے اسکے گھوڑے کو پکڑ لیا یہ دیکھکر ایرانی شکست کھا گئے اور ملک میں منتشر گئے اور حضرت سعد رضہ کے آنے تک زہرہ کوثیٰ میں مقیم رہے حضرت سعد رضہ نے نائل کو حکمدیا شہریار کی پوری وردی پہنکر اور اسکے تمام زرین کپڑے پہنکر اسکے گھوڑے پر سوار ہو کر میرے سامنے

آؤ نائل حکم بجالائے جب حضرت سعدرضؓ نے معائنہ کیا تو فرمایا۔ اسکے کپڑے اتار دو لیکن جب ایرانیوں کے مقابلہ میں جاؤ تو پہن سکتے ہو یہ پہلا مسلمان ہے جسکو عراق میں کپڑے پہننے کا حکم ہوا۔

حضرت سعدرضؓ نے کچھ دن کوثی میں قیام کیا اور کوثی کے اس مقام پر آئے جہاں حضرت ابراہیمؑ نے جلوس فرمایا تھا (بیٹھے تھے) اور اس حصہ میں اترے جہاں قوم نے حضرت ابراہیمؑ کو خوشخبری سُنائی تھی اور اُس گھر میں آئے جہاں حضرت ابراہیمؑ کو قید کیا گیا تھا۔ اسکو دیکھا اور حضرت ابراہیمؑ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کل انبیاءؑ پر درود بھیجا۔ پھر یہ آیت پڑھی۔

وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ۚ۔ یہ انقلاباتِ زمانہ ہم لوگوں میں باری باری سے پھیرتے رہتے ہیں۔

اسکے بعد حضرت سعدرضؓ نے زہرہ کو بہرسیر کیطرف بھیجا۔ زہرہ کوثی سے اپنے مقدمۃ الجیش کے ساتھ بہرسیر کیطرف بڑھے۔ راستہ میں ساباط میں شیرزاد نے صلح کی درخواست پیش کی اور جزیہ دینے پر راضی ہوا۔ درخواست منظور ہوئی زہرہ نے اسکو حضرت سعدرضؓ کے پاس بھیجدیا حضرت سعدرضؓ اُسکے ساتھ آگے بڑھے لشکر کے دونوں بازو پیچھے تھے مُظلِم کے پاس زہرہ نے کسرٰی کی فوجوں کو شکست دی۔ ہاشم اپنی فوج کے ساتھ حضرت سعدرضؓ سے پہلے مُظلِم ساباط میں پہنچے اور حضرت سعدرضؓ کا انتظار کرنے لگے۔ اب حضرت سعدرضؓ بھی پہنچگئے۔ یہ اُس وقت کا ذکر ہے جب مُقرَط کسرٰی کی بہترین لشکر کے ساتھ آگے بڑھا یہ بوران کا بہترین لشکر مشہور تھا اسکے سپاہی ہر روز قسم کھاتے تھے کہ جبتک وہ زندہ ہیں کسرٰی کا ملک فنا نہیں ہو سکتا حضرت سعدرضؓ کی آمد سے پہلے مقرط نے حملہ کر دیا ہاشم اُسکے مقابلہ میں آلئے اور اسکو فی النار والسقر کیا۔ اور ہاشم کی تلوار کا نام متن (بہت زیادہ کاٹنے والی) رکھا گیا اور حضرت سعدرضؓ نے ہاشم کی پیشانی کا بوسہ لیا اور ہاشم نے حضرت سعدرضؓ کے قدم چومے حضرت سعدرضؓ نے ہاشم کو بہرسیر کیطرف روانہ کیا ہاشم مُظلِم میں اُترے اور یہ آیت پڑھی۔

أَوَلَمْ تَكُونُوا أَقْسَمْتُم مِّن قَبْلُ مَا لَكُم مِّن زَوَالٍ

کیا تم نے اس سے پہلے قسم نہ کھائی تھی کہ تم کو زوال نہیں آئیگا۔

جب رات کا کچھ حصہ گذرا تو کوچ کیا اور فوج کو بہرسیر میں اُتارا جب بہرسیر میں اسلامی لشکر کا سوار دستہ اُترتا مسلمان نعرہ تکبیر بلند کرتے حتیٰ کہ حضرت سعدرضؓ کے لشکر کا آخری حصہ آگیا۔ حضرت سعدرضؓ نے یہاں دو ماہ قیام فرمایا تیسرے مہینہ دریائے دجلہ کو عبور کیا اور مدائن کے سامنے پہنچے جب مسلمانوں کو کسرٰی کے شاہی محلات نظر آئے تو اسی سال ہرقل شام سے مایوس ہو کر قسطنطنیہ

چلا گیا حضرت سعدؓ نے بلند آواز سے نعرہ تکبیر بلند کیا کہا
هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ۔ انہی کے فتح کا خدا اور اسکے رسول نے ہم سے وعدہ کیا تھا۔
اسی سال حضرت عمرؓ نے دار الخلافہ سے چلکر مکہ معظمہ کا حج کیا
اسی سال ہرقل شام سے مایوس ہوکر قسطنطنیہ چلا گیا۔

۱۶ سنہ ھ

اس سال کے شروع میں مسلمان شہر بہرسیر میں فاتحانہ داخل ہوئے اور یزدجرد مدائن سے بھ
جب حضرت سعدؓ بہرسیر میں داخل ہوئے تو چاروں طرف چھاپے مارنے کیلئے اپنے فوجی دستے پھیلا
اور دریائے دجلہ تک غارت ڈالی ایک لاکھ کسان پکڑے گئے ان سب کو فوجی سمجھا گیا اور انکو قتل کرنے
کیلئے خندقیں کھودی گئیں شہرزاد نے حضرت سعدؓ سے عرض کیا آپ انکو کوئی سزا نہ دیں یہ ایرانیوں
کے غلام ہیں مشرک خود بخود جنگ کے ارادے سے نہیں آئے بلکہ انکو لایا گیا ہے جبتک دار الخلافہ سے
انکے متعلق کوئی قطعی فیصلہ نہ آئے آپ انکو میرے حوالہ کردیجئے۔ حضرت سعدؓ نے انکی فہرست طیار کر
انکو شیرزاد کے حوالہ کردیا شیرزاد نے انکو حکم دیا سب بھاگ جاؤ اور اپنے اپنے گاؤں چلے جاؤ۔
حضرت سعدؓ نے حضرت عمرؓ کو لکھا ہم مختلف لڑائیوں کے بعد بہرسیر میں داخل ہوگئے ہیں
مینے اپنے سوار دستے مختلف اطراف میں بھیجے ہیں انہوں نے کسان پکڑے ہیں اب وہ آپکے حکم کے منتظر ہیں
حضرت عمرؓ نے جواب دیا جن کسانوں نے مسلمانوں کے خلاف کسی قسم امداد نہیں دی اور وہ
خود بخود تمہارے سامنے آگئے ان سب کو چھوڑ دو اور جو بھاگ گئے اور بعد میں تم نے انکو گرفتار کرلیا تمہیں
اختیار ہے جو چاہو انکے متعلق فیصلہ کرو۔ جب یہ جواب آیا تو حضرت سعدؓ نے تمام کسان چھوڑ دئے
تین ماہ تک اس شہر کا محاصرہ رہا دشمن سخت مقابلہ کرتا۔ اور مسلمان بھی نہایت شدت سے انپر سنگباری
کرتے اور مجانیق چلاتے حضرت سعدؓ نے شیرزاد سے منجنیق طیار کرلئے اور انسے اہل بہرسیر کو خوب
سزا دی۔ کافر بھی سخت مقابلہ کرتے اور نہایت جوش و خروش کے ساتھ باہر نکلتے لیکن شکست کھاجاتے ایرانیوں
کا آخری دستہ جو مقابلہ میں آیا وہ ایک پیدل دستہ تھا اور قسم کھاکر آئے کہ آخر دم تک مسلمانوں کا مقابلہ کرتے
رہینگے لیکن ثابت قدم نہ رہ سکے اور مسلمانوں کے مقابلہ سے بھاگ گئے۔
حضرت زہرہؓ کے بدن پر ایک ٹوٹی زرہ تھی عرض کیا گیا آپ اسکو اتاریں تاکہ اسکو مضبوط کردیا
جائے اور اسکے حلقے بنا دئے جائیں حضرت زہرہ نے جواب دیا کیوں عرض کیا گیا۔ ہمیں اندیشہ ہے کہ آپ

کو نقصان پہنچے فرمایا میں نے خدا کو کھلی اجازت دیدی ہے کہ دشمن کا تیر مجھکو اس ٹوٹی ہو زرہ سے لگے اور پھر میں شہید ہو جاؤں۔

اس لڑائی میں سب سے پہلے آپکو تیر لگا۔ ایک سپاہی نے کہا تیر کو نکالو حضرت زہرہؓ نے فرمایا چھوڑ دو جبتک یہ تیر میرے بدن میں گھسا رہیگا میں زندہ رہونگا شاید کسی اور کافر کو ایک تلوار کی ضرب سے یا ایک نیزے یا ایکدم آگے بڑھ کر کافروں کو نقصان پہنچا سکوں یہ کہکر آگے بڑھے اور ایرانیوں کے افسر شہر براز کو اپنی تلوار سے قتل کیا۔ کافروں نے آپکو گھیر لیا اور آپکو شہید کر کے منتشر ہو گئے۔

بعض مورخ کہتے ہیں حجاج بن یوسف کے عہد میں شبیب خارجی نے آپکو شہید کیا۔

انس بن حُلیس فرماتے ہیں ہمنے بہر سیر کا محاصرہ کر رکھا تھا کہ ایرانیوں کا ایک قاصد نمودار ہوا اُسنے کہا ہمارا بادشاہ کہتا ہے کیا تم ہمسے صلح کرنیکو طیار ہو۔ دریائے دجلہ تک جتنا علاقہ تمنے فتح کیا اسکو اپنے پاس رکھو اور دجلہ کے اُس پار پہاڑوں تک ہمارا قبضہ تسلیم کرو۔ کیا ابھی تک تمہاری حرص نہیں بھری خدا تنکو نہ بھرے یہ سُنکر تمام سلمان ابو مُفزّر کے پاس گئے۔ ابو مفزر نے نہ معلوم انکو کیا جواب دیا وہ ایرانی واپس چلا گیا اور دفعۃً تمام ایرانی مدائن کیطرف بھاگنے لگے ہمنے ابو مُفزّر سے کہا تمنے انکو کیا جواب دیا کہ وہ سب بھاگ کھڑے ہوئے اُسنے جواب دیا نہ معلوم خدا نے میری زبان سے کیا نکلوایا مجھے خود معلوم نہیں کہ مینے کیا کہا تھا یہ سنکر حضرت سعدرضؓ تشریف لائے فرمایا ابو مُفزّر تمنے انکو کیا کہا کہ انہوں نے راہ فرار اختیار کی اُسنے یہی جواب دیا کہ مجھے خود معلوم نہیں اسکے بعد حضرت سعدرضؓ نے مُنادی کرائی کہ دشمن کی طرف اُٹھو اور ہمارے مجانیق شدت سے انپر سنگ باری کر رہے تھے شہر میں جتنے ایرانی تھے سب پکار اُٹھے ہم سلمانوں سے امن کی درخواست کرتے ہیں۔ ہمنے انکو امان دیا حضرت سعدرضؓ نے فرمایا اگر تمہارا وہاں کوئی آدمی باقی رہا تو اسکو کسطرح بچاؤ گے۔ یہ سُن کر انہوں نے اپنے سب آدمی فصیل پر چڑھا دئے اور سلمانوں نے شہر فتح کر لیا سب کافر قیدی بنا لئے گئے شہر کے باہر ایرانیوں سے ہمنے پوچھا تمنے راہ فرار کیوں اختیار کی انہوں نے جواب دیا ہمارے بادشاہ نے تمکو پیغام صلح بھیجا تمنے جوابدیا جبتک ہم افریذین کا شہد نہ چکھ لیں اور کوثی کے ترنج میوہ نہ کھالیں ہماری اور تمہاری کوئی صلح نہیں ہمارے بادشاہ نے جواب یا فرشتے انکی زبان پر بول رہے ہیں اور عربوں کیطرف سے جواب دے رہے ہیں تم اپنی فوجیں مدائن میں ہٹالو۔

جب سلمان بہر سیر میں داخل ہوئے اور دجلہ عبور کرنے کا ارادہ کیا تو دیکھا ایرانیوں نے بطائح اور شکریت کے درمیان بہت سی کشتیاں جمع کر رکھی ہیں۔

آدھی رات کو بہرسیر فتح ہوا تھا جب مسلمان شہر میں گھسے تو کسریٰ کے سفید محلات نظر آئے حضرت
ضرار بن خطاب نے کہا اللہ اکبر
هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ۔ خدا اور اسکے رسول نے ہم سے اسی کے فتح کا وعدہ کیا تھا۔
سب مسلمان صبح تک نعرۂ تکبیر بلند کرتے رہے۔
مسلمانوں نے بہرسیر کا اتنا سخت محاصرہ کیا کہ ایرانیوں کو بلیاں اور کتے کھانے پڑے پھر یہ ندا آئی
شہر میں کوئی ایرانی موجود نہیں یہ سنکر مسلمان شہر میں داخل ہو گئے۔

مسلمانوں نے دریا میں اپنے گھوڑے ڈال دیئے

دریائے دجلہ کے پار مدائن کا عظیم الشان شہر تھا مسلمان اسکو عبور کرنیکی تدبیریں سوچنے
لگے کیونکہ دریا کا کل سامان کشتیاں وغیرہ ایرانی لیگئے تھے۔ مخاضہ (وہ دریا جسکا پانی بہت کم ہو
انسان اُس میں سے گذر سکے) سے ایک کافر حضرت سعد رضؓ کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کیا آگے
اگر آپنے دریا کو عبور کرنے میں تین دن لگا دیئے تو یزدجرد خزانہ کا سب مال لیجائیگا یہ سنکر حضرت سعد
دریا کو بغیر پل کے عبور کرنیکا ارادہ کیا مسلمانوں میں کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور انکو جوش دلایا اور دریا عبور
کی ترغیب دی فرمایا پہلے کونسی فوج دریا کو عبور کرتی ہے تاکہ وہ فراض تک پہنچ جائے حضرت عاصم
بن عمرو اپنے چھ سو سپاہیوں کے ساتھ پیش ہوئے عرض کیا ہم دریا کو عبور کرنے کی جرأت کر
یہ کہکر انہوں نے اپنے آپ کو دریائے دجلہ میں ڈالدیا اور بغیر کسی نقصان کے دریا کو عبور کر
فراض جا پہنچے وہاں ایرانیوں نے انکا استقبال کیا عاصم کی فوج نے تلواروں سے انکی خاطر
اور انپر سخت حملہ کر کے انکو شکست دی ایرانی فوج کا اکثر حصہ قتل ہو گیا۔ مسلمانوں نے کافروں
آنکھوں میں نیزے چلا کر انکو بھینگا کر دیا یہ دیکھکر باقی مسلمان جوش و خروش کا اظہار کرتے ہوئے
اور یہ دعا پڑھتے ہوئے
نَسْتَعِيْنُ بِاللّٰهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ حَسْبُنَا ہم خدا سے مدد مانگتے ہیں اس پر بھروسہ کرتے ہیں اللہ ہمکو کافی ہے۔
اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اور اچھا کارساز ہے اور برائیوں سے پھرنے کی طاقت اور نیکی کر
اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ توفیق اللہ ہی سے حاصل ہوتی ہے جو سب سے بڑا اور بزرگ ہے۔
دریا میں کود پڑے گھوڑے سوار دستے تیر کر دریا کو عبور کر گئے اور دریا کو عبور کرتے وقت سپاہی
ایکدوسرے سے باتیں کر رہے تھے اسی طرح تمام لشکر نے دریا عبور کر لیا کچھ نقصان نہیں ہوا

ایک سپاہی کا پیالہ گم ہوگیا اسکا علاقہ کمزور تھا ٹوٹ کر پیالہ بہنے لگا اور دریا کے دوسرے کنارے کسی دوسرے سپاہی نے اُٹھالیا اور لشکر میں منادی کر کے اصل مالک کو پہنچا دیا یہ واقعہ ماہ صفر ۱۶ھ میں ہوا اسی کے متعلق نافع بن اسود کہتا ہے۔

واسلنا علی المدائن خیلنا ہم نے مدائن کیطرف بڑھنے کیلئے اپنے گھوڑے دریا میں ڈالدیے

بحرھا مثل بَرّھن اریضا اور ہمنے دریا کو اسطرح عبور کر لیا جسطرح ہم خشکی پر چلتے ہیں۔

سب کے آخر میں حضرت سعد رض حضرت سلمان فارسی کے ساتھ دریا کو عبور کر رہے تھے اور اپنے گھوڑوں پر بیٹھے ہوئے تھے جب کافروں نے مسلمانوں کو دریا عبور کرتے دیکھا تو مدائن چھوڑ کر حلوان بھاگ گئے یزدجرد اس سے پہلے وہاں اپنی ملکہ اور شہزادیوں کے ساتھ چلا گیا تھا۔ اور سرکاری خزانہ میں بیشمار اموال قیمتی اور زریں سامان سونے اور چاندی کے برتن اور بیشمار خزانہ چھوڑ گیا۔ جسکی کوئی گنتی نہیں۔ کروڑوں نہیں اربوں روپیہ تھا۔ کروڑوں دینار تھے۔ رستم قادسیہ کی لڑائی میں جاتے وقت نصف خزانہ اپنے ساتھ لے گیا تھا اور فوج پر خرچ کر دیا تھا اور نصف خزانہ میں چھوڑ گیا تھا۔ مسلمان بے تحاشا محلات میں گھس گئے گلیوں میں کوئی ایرانی نظر نہ آتا تھا اور کسی کافر نے مزاحمت نہ کی۔ لیکن جب مسلمان قیصر ابیض (سفید محل) پر پہنچے تو اسکی محافظ فوج نے مزاحمت کرنیکا ارادہ کیا بالآخر وہ بھی ہتھیار ڈالنے پر راضی ہوگئے اور مسلمانوں کی اطاعت کر کے جزیہ دینا منظور کیا حضرت سعد رض نے شاہی محل میں پہنچکر نماز پڑھی اور خدا کا شکر بجا لائے آٹھ رکعتیں نماز فتح کی ادا کیں (جب مسلمان کسی شہر کو فتح کرتے تو فتح کی خوشی میں آٹھ رکعتیں پڑھتے تھے اسکو نماز فتح کہتے ہیں) ان رکعتوں کے درمیان سلام نہیں پھیرتے تھے یعنی دو دو رکعتیں نہیں بلکہ ایکدم سے آٹھ رکعتیں پڑھ گئے۔ اور آخری رکعت میں سلام پھیرا۔ جب محل میں قدم رکھا تو یہ آیت پڑھی۔

کَمْ تَرَکُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ وَّزُرُوْعٍ بہت سے باغ اور چشمے اور کھیتیاں اور پاکیزہ مقام چھوڑ گئے

وَّمَقَامٍ کَرِیْمٍ وَّنَعْمَةٍ کَانُوْا فِیْھَا فٰکِھِیْنَ اور آرام کی چیزیں جسمیں عیش کرتے تھے اسیطرح ہوا اور وارث

کَذٰلِکَ وَاَوْرَثْنٰھَا قَوْمًا اٰخَرِیْنَ ط کیا ہمنے ان سب چیزوں کو دوسری قوم کو پس نہ رویا اُن پر آسمان

فَمَا بَکَتْ عَلَیْھِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا اور زمین اور نہ ملی انکو مہلت۔

کَانُوْا مُنْظَرِیْنَ ط

یہ آیت پڑھکر نماز فتح ادا کی۔

جب حضرت عاصم رض کی فوج دریا عبور کر کے دامن پر دشمن کے گھوڑے سوار دستوں سے دست و گریبان

ہو رہی تھی اور دوسرے کنارہ پر حضرت سعدؓ یہ نظارہ دیکھ رہے تھے تو فرمایا آج قعقاع بن عمرو او حمال بن مالک اور ربیل بن عمرو کی فوجیں یہاں ہوتیں تو ان دشمنوں کو ہانکوں ہانک لیتیں۔

حضرت سعدؓ حضرت سلمان فارسی کے ساتھ دریا عبور کر رہے تھے اور یہ دعا پڑھ رہے تھے حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَاللّٰهِ لَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ۔ ہم کو اللہ کافی ہے اور اچھا کارساز ہے خدا اپنے دوست کی وَلِيَّهٗ وَلَيُظْهِرَنَّ اللّٰهُ دِيْنَهٗ وَلَيَهْزِمَنَّ ضرور مدد کریگا اپنے دین اسلام کو ضرور غلبہ دیگا اور اپنے دشمن کو اللّٰهُ عَدُوَّهٗ ان لم یکن فی الجیش یعنی ضرور شکست دیگا اگر لشکر اسلام میں کوئی زیادتی اور گناہ ہوا تو اذنوب تغلب الحسنات نیکیاں ضرور غالب آجائینگی۔

حضرت سلمان فارسی نے عرض کیا اسلام بالکل حق مذہب ہے دریا بھی انکے مطیع ہو گئے جسطرح خشکی انکے سامنے مطیع ہو جاتی ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضہ میں سلمان کی جان ہے اسلامی فوجیں دریا سے اسیطرح صحیح و سالم نکل آئینگی جسطرح وہ اسمیں داخل ہوئی تھیں۔

ابو عثمان نہدی فرماتے ہیں تمام مسلمان صحیح و سالم دریا کو عبور کر گئے صرف قبیلۂ بارق کا ایک شخص غرقد تھا اپنے گھوڑے کی پشت سے گر گیا اور پانی میں تیرنے لگا میں نے اسکا سرخ گھوڑا دیکھا کہ وہ اپنی دم ہلاتا ہوا تیر رہا تھا۔ یہ دیکھکر حضرت قعقاع بن عمرو نے اپنے گھوڑے کی لگام ہلاتی کیطرف موڑی اور اس سوار کو اپنے ہاتھ سے پکڑ کر دریا کے کنارے پہنچایا۔ بارقی بہت بہادر تھا اسنے کہا بہا مسلمان بہنیں اسے قعقاع تجھ جیسا بہادر پیدا کرنے سے قاصر ہیں۔

کسی لشکری کا کچھ نقصان نہ ہوا صرف ایک سپاہی کا پیالہ دریا میں بہہ گیا کیونکہ اسکا علاقہ کمزور تھا مالک نے اپنے ساتھی سے کہا جو اسکے ساتھ تیر رہا تھا خدا کی قسم میرا پیالہ مجھے ملجائیگا دریا کے پار فراض پر ایک مسلمان سپاہی پہرہ دے رہا تھا اسنے ایک پیالہ تیرتے دیکھا وہ نیچے آیا اور اپنا نیزہ بڑھا پیالہ پکڑ لیا جب سب لشکر اسلام دریا کے پار ہو گیا تو اسنے منادی کر کے پیالہ اصلی مالک کو پہنچا دیا۔ مالک نے اپنے اُسی ساتھی سے کہا کیوں صاحب میں نے آپ سے کہا تھا کہ میرا پیالہ گم نہیں ہوگا جب حضرت سعدؓ نے اپنا گھوڑا دریا میں ڈالا تو حضرت سلمان فارسی آپکے بائیں طرف تھے حضرت سعدؓ نے فرمایا۔

ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ۔ یہ اللہ غالب جاننے والے کا اندازہ مقرر کیا گیا ہے۔

مدائن میں سب سے زیادہ عجیب بات یہ تھی کہ مسلمانوں نے دریا کو بغیر پل کے عبور کر لیا۔

جب حضرت عاصم رضؓ کی فوج فراض پر پہنچی اور ایرانیوں نے مزاحمت کی تو ایک شخص نے ایرانیوں

ہااس لڑائی سے فائدہ کچھ نہیں ہے کیونکہ تمام ایرانی فوج مدائن کو خالی کر گئی ہے۔
جب مسلمان دریا عبور کر رہے تھے اور ایرانی انکو دیکھ رہے تھے تو آپس میں کہہ رہے تھے دیو آمد (دیو آ گئے) یہ انسان نہیں ہیں جن ہیں۔
اس لڑائی میں مسلمان فوج کے رائد (لشکر اسلام کو چارہ مہیا کرنیوالی فوج) حضرت سلمان فارسیؓ تھے انہوں نے قصر ابیض کی حفاظت کرنیوالی ایرانی فوج سے کہا میں تمہاری نسل سے ہوں میں خود ایرانی ہوں لیکن اب مسلمان ہو چکا ہوں میں تمکو تین باتوں کی دعوت دیتا ہوں یا تو اسلام قبول کرو یا جزیہ دینا منظور کرو اور ہتھیار ڈالو یا پھر لڑائی کے لئے مستعد ہو جاؤ۔ ایرانیوں نے جواب دیا ہم درمیانی بات منظور کرتے ہیں
شاہی محل میں جب حضرت سعدرضہ نے قدم رکھا تو وہاں تصاویر تھیں حضرت سعدرضہ نے اُن کو نہیں چھیڑا۔

شاہی محلات سے حاصل شدہ اشیاء

نماز سے فارغ ہو کر حضرت سعدرضہ نے حضرت زہرہ رضہ کو ایرانیوں کے تعاقب میں بھیجا حکم دیا نہروان تک تعاقب کرنا دوسری جمعیتیں بھی بھاگنے والے ایرانیوں سے خزانہ کا مال چھیننے کے لئے ہر طرف روانہ کیں تیسرے روز شاہی محل میں منتقل ہو گئے۔ مقبوضہ غنائم کا نگہبان حضرت عمرو بن عمرو کو اور مال غنیمت تقسیم کرنے پر اور شاہی محلات و دیگر مقامات سے اموال غنائم جمع کرنے اور جب ایرانیوں نے شکست کھائی اور خزانہ کا مال وہ لیجانے لگے اسکو حاصل کرنے کے لئے سلمان بن ربیعہ باہلی کو مقرر کیا۔
مسلمانوں نے اس طلب میں بہت سعی کی اور ایک چیز بھی ایرانیوں کے پاس نہ رہنے دی سب اُن سے حاصل کر لی اور تیز رفتار ہو کر تعاقب کر کے انکو پکڑ لیا۔ اور نہروان میں تہران کی فوج سے سب کچھ حاصل ہو گیا۔
حبیب بن صُبہان فرماتے ہیں جب ہم مدائن میں داخل ہوئے تو ہمکو چند ترکی قبے نظر آئے جنپر زنجیریں لگا کر رانگ سے مہر لگا دی گئی تھی ہم سمجھے اُن میں سرکاری غلہ کی بوریاں ہونگی جب ہمنے انکو کھولا تو سونے چاندی کے برتن نکلے جو بعد میں لشکریوں میں تقسیم کر دیئے گئے۔
ایک جگہ ہمکو کافور کی کافی تعداد ملی ہمنے اسکو نمک سمجھا۔ آٹا گوندھتے وقت ہمنے اسکو ڈالا

تو ردتی میں ترشی آگئی۔

حضرت زہرہ رضہ مقدمۃ الجیش میں ایرانیوں کا تعاقب کر رہے تھے حتی کہ نہروان کے پل
وہاں بڑی تعداد میں ایرانی جمع تھے ایک خچر دریا میں گر گیا وہ مسلمانوں کو دیکھکر جلدی جلدی اس
نکالنے لگے۔ حضرت زہرہ رضہ نے اپنے سپاہیوں سے کہا اللہ کی قسم یہ خچر کوئی حقیقت رکھتا ہے جسے
نکالنے کیلئے ایرانی درپے ہیں۔ حضرت زہرہ رضہ گھوڑے سے اتر گئے اور ایرانیوں کے پاس
گئے انکو حکم دیا اسکو جلدی نکالو جب وہ باہر نکلا تو اس میں بے شمار تھیں، بادشاہ کے زیورات
اسکے قیمتی کپڑے زریں لباس جواہر اور موتیوں سے مرصع کمر بند اور موتیوں سے بنی ہوئی زرہ
بادشاہ یہ لباس پہنکر دربار عام میں بیٹھتا تھا حضرت زہرہ نے یہ مال سرکاری قابض کے حوا
کیا اور خود فی البدیہہ یہ شعر پڑھے۔

فدًا ی لقومی الیوم اخوالی واعمامی — میں آج اپنی قوم پر فدا ہوں جو میرے ماموں اور چچا ہیں۔
هم کرهوا بالنهرین کالیٰ حاسلامی — انہوں نے نہروان کے دن میری امداد ترک کرنے اور مجھکو دشمن کے حوالہ کر
هم نلجوا بالبغل فی الخصام — وہ لڑائی میں ایک خچر حاصل کرنے پر کامیاب ہو گئے
بکل قطاع مشرن الهمام — یہ چیز کس سے لیا بڑے چور اور ایرانیوں کے بڑے افسر سے
وصرعوا الفرس علو الاکام — اور انہوں نے ٹیلہ پر ایرانیوں کو گرایا۔
کانهم نغم من الانعام — گویا وہ ایرانی اونٹ تھے جنکو ذبح کیا جا رہا ہے۔

کلیح فرماتے ہیں ایرانیوں کا تعاقب کرنیوالوں میں میں بھی شامل تھا میںنے دو خچر دیکھے جنکے م
تیر اندازی سے گھوڑ سوار دستوں کو دور رکھ رہے ہیں انکے پاس صرف دو تیر باقی رہ گئے میں انکے پا
پہنچ گیا ایک نے دوسرے سے کہا تو اسکو تیر کا نشانہ لگا میں تجھے بچاتا ہوں یا میں نشانہ لگاتا ہوں
تو مجھے بچا ایک نے دوسرے کو بچایا اور تیر پھینکے میں نے انپر حملہ کرکے انکو قتل کر دیا میں یہ دونوں
خچر منگا لایا مجھے کچھ معلوم نہیں کہ انپر کیا لدا ہوا ہے میں نے دونوں خچر صاحب اقباض کے حوالہ کر دیے
جب کوئی مال انکے پاس لا تا وہ فوراً درج کتاب کرتے اور جو کچھ اس میں ہوتا اسکی تفصیل لکھتے انہوں
مجھسے کہا ذرا ٹھہر جاؤ تاکہ میں انکو درج کتاب کر لوں میں نے دونوں بوجھ اتارے ایک بوجھ میں شاہ ایران
کا تاج جواہر اور موتیوں سے مرصع دوسرے بوجھ میں بادشاہ کا اعلیٰ اور قیمتی لباس سونے اور جواہر
سے جڑا ہوا۔

حضرت قعقاع رضہ ایرانیوں کا تعاقب کر رہے تھے ایک ایرانی کو دیکھا کہ لوگوں سے آنکھ بچاکر

رہا ہے جب حضرت قعقاع رضؓ نے اسپر حملہ کیا تو اُسنے شدید مزاحمت کی حضرت قعقاع رضؓ نے اسکو قتل کر دیا تو اسکے پاس سے ایک بوجھ نکلا جسمیں گیارہ تلواریں اور بہت سی زرہیں تھیں ایک زرہ شاہ ایران کی اسکا ایک خود۔ ایک زرہ ہرقل کی اور ایک زرہ خاقان چین کی علی ہٰذا اسی طرح مختلف قیمتی افسروں کی زرہیں تھیں۔ ایرانیوں نے یہ سب اسلحہ خاقان چین ہرقل اور داہر (شاہ ہند) سے لڑتے ہوئے حاصل کیا تھا۔ یہ سب اسلحہ حضرت سعد رضؓ کے سامنے پیش کر دیا حضرت سعد رضؓ نے حضرت قعقاع رضؓ سے فرمایا ان میں سے ایک تلوار اُٹھالو۔ حضرت قعقاع رضؓ نے ہرقل کی تلوار اٹھالی حضرت سعد رضؓ نے انکو بہرام کی زرہ بھی عطا کی باقی اسلحہ میں سے صرف کسریٰ اور نعمان (شاہ عرب) کی تلوار نکالکر سب اسلحہ حضرت عمر رضؓ کے پاس بھیجدیا تاکہ ان اسلحہ کا معائنہ کریں۔

حضرت سعد رضؓ نے یہ چیزیں حضرت عمر رضؓ کے پاس بھیجیں۔ کسریٰ اور نعمان کی تلوار۔ کسریٰ کا تاج اسکا زیور اور اسکا لباس تاکہ مسلمان یہ چیزیں معائنہ کریں۔

عصمہ ضبیؒ فرماتے ہیں میں بھی ایرانیوں کا تعاقب کرنے والوں میں شامل تھا۔ میں ایک راستہ پر ہولیا اسپر ایک گدھا جا رہا تھا جب گدھے والے نے مجھے دیکھا تو اپنا گدھا دوڑایا اور آگے ایک اور گدھے والا جا رہا تھا۔ اُسکے ساتھ ملگیا اور دونوں ملکر اپنے گدھے دوڑانے لگے وہ ایک نہر پر پہنچے جسکا پل ٹوٹا پڑا تھا سو وہاں ٹھہر گئے میں انکے سر پر جا پہنچا پھر وہ دونوں متفرق ہو گئے اور ایک نے مجھکو تیر مارا۔ میں نے دوڑکر اسکو پکڑ لیا اور قتل کر دیا اور دوسرا بھاگ گیا۔ میں دونوں گدھے ہنکا کر صاحب اقباض کے پاس لے آیا اُسنے اُنپر لدے ہوئے مال کو دیکھا ایک بوجھ میں ایک سونے کا گھوڑا تھا جسکی زین چاندی کی تھی اسمیں یاقوت و زمرد جڑے ہوئے تھے اسکی لگام بھی موتیوں سے جڑی ہوئی تھی اسکا سوار چاندی کا بنا ہوا تھا جسپر موتی جڑے ہوئے تھے دوسرے بوجھ میں چاندی سے بنی ہوئی ایک اونٹنی تھی جس کے کل تعلقات (پالان نکیل بیٹھنے کی گدی اسکا سوار وغیرہ وغیرہ) سونے جواہرات یاقوت اور زمرد سے مرصّع تھے سوار سونے کا تھا یہ گھوڑا اور اونٹنی کسریٰ کے تاج کا ایک حصہ تھا۔

جب صاحب اقباض مال جمع کر رہے تھے تو ایک شخص نے ایک خاص ڈبہ حوالہ کیا جسمیں جواہرات موتی وغیرہ رکھے ہوئے تھے صاحب اقباض کے ماتحت لوگوں نے عرض کیا ہمنے کل اموال غنیمت میں اس سے بہتر کوئی مال نہیں دیکھا۔ انہوں نے حوالہ کرنے والے شخص سے پوچھا تمنے اس میں سے کچھ لیا ہے اُسنے کہا اگر خدا نہ ہوتا تو میں یہ ڈبہ تمہارے پاس بالکل نہ لاتا خود غائب کر جاتا انہوں نے پوچھا اپنا نام بتاؤ۔ اُسنے کہا میں اپنا نام بھی نہیں بتاتا تاکہ تم میری تعریف میں رطب اللسان ہو جاؤ لیکن میں خدا کا شکر بجا

لاتا ہوں اور اُسکے ثواب کا امیدوار ہوں یہ کہکر وہ شخص چلا گیا جب اسکا تعاقب کیا گیا اور وہ اپنے
کے پاس پہنچ گیا تو وہ حضرت عامر بن عبد قیس نکلے۔

حضرت سعد رضہ نے فرمایا خدا کی قسم میرے لشکر کے سب سپاہی نہایت امانتدار ہیں اگر بدریوں کو
سب سے زیادہ فضیلت نہ حاصل ہوتی تو میں انکو بدریوں سے بھی زیادہ فضیلت دیتا ایسی امانتدار فوج
کوئی نہیں ملے گی۔

جب حضرت عمر رضہ کے سامنے کسریٰ کا تاج اسکا زیور اور اسکی تلوار پیش کی گئی تو آپ نے فرمایا
امانتدار ہے وہ شخص جس نے یہ اشیاء ہمارے حوالہ کیں حضرت علی رضہ نے فرمایا آپ چونکہ امانتدار ہیں
لہٰذا آپکی رعیت بھی امانتدار ہے۔

مال غنیمت کی تقسیم اور ہر سپاہی کا حصہ بارہ ہزار روپیہ ١٢٠٠٠

اب حضرت سعد رضہ نے خمس نکالکر غنیمت کو لشکر میں تقسیم کیا مسلمان سپاہیوں کی تعداد ساٹھ ہزار
تھی۔ یہ سب سوار تھے ہر سوار کو بارہ ہزار روپے ملے۔

حضرت سعد رضہ نے حکمدیا ایوان کسریٰ کو مسلمانوں کی عیدگاہ بناؤ اور اس میں منبر نصب کرو
نماز جمعہ بھی اسی میں ہوا کرے اسکی کل تصاویر مٹا دو۔ حکمدیا عتیق سے مسلمانوں کے اہل وعیال بچوں
اور عورتوں کو بلاؤ اور ان شاہی محلات میں انکو آباد کرو

اسکے بعد جلولاء۔ تکریت اور موصل فتح کرنیکا حکمدیا اسکے بعد کوفہ چلے گئے۔

حضرت سعد رضہ نے دار الخلافہ کو خمس بھجوانے میں ہر وہ چیز شامل کردی جسکو دیکھ کر حضرت عمر رضہ تعجب
کریں خمس نکالنے اور غنیمت تقسیم کرنے کے بعد ایک عظیم الشان بہت لمبا چوڑا قالین رہگیا حضرت سعد رضہ
نے تمام مسلمانوں سے کہا کیا تم راضی ہو کہ اسکو حضرت عمر رضہ کے پاس بھیجدیا جائے وہ اسکو جہاں مناسب
سمجھیں خرچ کریں یہاں اسکا تقسیم کرنا مشکل ہے۔ مدینہ میں اسکا جانا مناسب ہے سب نے کہا ہم بہت
خوش ہیں کہ اسکو دار الخلافہ بھجوا دیا جائے۔ حضرت سعد رضہ نے اسکو بھجوا دیا یہ قالین ساٹھ گز لمبا اور
ساٹھ گز چوڑا تھا۔ اسمیں عجیب وغریب تصاویر بنی ہوئی تھیں۔ نہریں بنائی گئیں اور انکے درمیان
باغات اور کھیتیاں کھڑی کی گئیں۔ زمین سونے کی اور نباتات ریشم کی اس میں سونے چاندی کے
فوارے چھوٹ رہے ہیں۔ الغرض اسکا حسن وجمال بیان کرنا قلم سے باہر ہے۔

جب یہ قالین حضرت عمر رضہ کے سامنے پہنچا تو مسلمانوں سے مشورہ کیا کہ اسکا کیا بنے سب مسلمان

نے عرض کیا سب مسلمان سپاہیوں کی خواہش ہے کہ آپ اسکو انکی طرف سے تحفۃً قبول فرمائیے۔
حضرت علی مرتضیٰ رضہ نے انکی تائید کرتے ہوئے فرمایا یا امیر المؤمنین آپ انکی خواہش پوری کرئے اور اسکو اپنے لئے قبول فرمائیے سب مسلمان مال غنیمت سے سیراب ہو چکے ہیں اگر آپ اسکو قبول فرمالینگے تو اچھا ہوگا حضرت عمر رضہ نے کہا علی تمنے ٹھیک کہا لیکن اسکو مسلمانوں میں تقسیم کر دینا چاہیئے یہ کہکر اسکے ٹکڑے کرکے مسلمانوں میں تقسیم کر دیا۔

مدائن کے روز جب یہ قالین مسلمانوں کو حاصل ہوا تو اُسکا اُٹھانا انکے لئے مشکل ہو گیا۔
شاہان کسریٰ جاڑے میں اسکو اپنے نیچے بچھاتے تھے اسپر بیٹھکر شراب پیتے اور بدمستیاں کرتے گو یا وہ اس وقت ایک باغ میں جلوہ گر ہیں اسکی تمام زمین سنہری ہے یعنے سونے کی اسکے پھل جواہرات اُسکے پتے ریشم کے اور اسکا پانی سونے کا۔

جب حضرت عمر رضہ نے مدینہ میں اسکو تقسیم کیا تو اسکا ایک ٹکڑا حضرت علی مرتضیٰ رضہ کو ملا تو وہ بیس ہزار ۲۰۰۰۰ میں فروخت ہوا جو شخص مدائن کا خمس مدینہ لے گیا تھا اسکا نام بشیر بن خصاصیہ ہے۔
اور جو فتح کی خبر لے گیا تھا اس کا نام حُلیس بن خلان اور جو صاحب اقباض تھا اسکا نام عمرو اور جس نے غنیمت تقسیم کی اسکا نام سلمان ہے۔

جب کسریٰ کا تاج اور اُسکے زیورات حضرت عمر رضہ کے سامنے پہنچے تو ایک شخص مُحلّم نامی کو طلب کیا یہ سارے مدینہ میں بڑا لمبا جوان تھا اسکو کسریٰ کے زیورات اور لباس پہنا کر اور اسکے سر پر تاج رکھکر سامنے بٹھایا سب لوگوں نے اسکو دیکھا اور حیران رہ گئے کہ دنیا میں ایسے ایسے زبردست بادشاہ گذرے ہیں جو ایسا فتنہ لانے والا لباس زیب تن کرتے تھے اسکے بعد یہ شاہی لباس اُتروا کر اسکو کسریٰ کے اسلحہ پہنائے سب مسلمانوں نے یہ نظارہ بھی دیکھا حضرت عمر رضہ نے فرمایا خدا کی قسم جن لوگوں نے یہ امانت صاحب اقباض کے حوالہ کی ہے وہ بڑے امانتدار ہیں۔ مُحلّم کو کسریٰ کی تلوار مرحمت کر دی گئی۔

حضرت عمر رضہ نے حضرت سعد رضہ بن ابی وقاص کو نماز پڑھانے کا امام اور لڑائیوں کا قائد اعظم بنایا جس علاقہ کو دریائے فرات سیراب کرتا تھا۔ اسکا والی حضرت حذیفہ رضہ بن یمان اور جس علاقہ کو دریائے دجلہ سیراب کرتا تھا اسکے والی حضرت عثمان رضہ بن حنیف کو مقرر فرمایا۔

(ابن خلدون صفحات از ۱۰۱ تا ۱۰۲ جلد ۲)
(طبری صفحات از ۱۶۰ تا ۱۷۹ جلد ۴)

ہر سوار کو نو ہزار روپیہ اور نو گھوڑے

جب ہم مدائن میں مقیم تھے اور خُمس حضرت عمر رضؓ کے پاس تو ہمکو خبر ملی کہ مہران نے جلولا میں
ایرانی لشکر جمع کئے ہیں اور خندق کھودی ہے ادہر تکریت میں اہل مُوصل نے مسلمانوں کے مقابلہ میں
ارائی کی ہے اور یزدجرد (شاہ ایران) حلوان میں ہے حضرت سعد رضؓ نے حضرت عمر رضؓ کو لکھا وہاں سے
ہدایت آئی ہاشم بن عتبہ کو بارہ ہزار لشکریوں کے ساتھ جلولا بھیجو مقدمۃ الجیش حضرت قعقاع رضؓ بن عمر
کے ماتحت میمنہ سعر بن مالک میسرہ عمر بن مالک ساقہ (لشکر کے پچھلے حصہ) پر عمرو بن مُرّہ جُہنی و نیز حضرت
سعد رضؓ کو ہدایت بھیجی کہ اگر خدا ان دونوں لشکروں کو ایک لشکر مہران دوسرا لشکر انطاق کو شکست دیدے
تو قعقاع کو سواد سے پہاڑ تک تمام علاقہ کا حکمران بنادو۔

جلولا میں یہ سب ایرانی لشکر جمع ہوئے آذربیجان۔ باب۔ اہل جبال (پہاڑی علاقہ کا لشکر)
انہوں نے آپسمیں کہا اگر ہم میں نا اتفاقی پھوٹ پڑ گئی پھر مسلمانوں کے مقابلہ میں جمع نہیں ہو سکتے
مقام مسلمانوں سے مقابلہ کرنے کیلئے نہایت موزوں ہے آؤ ہم ملکر عربوں سے مقابلہ کریں اگر ہم
فتح ہو گئی تو چشم ما روشن دل ما شاد اور اگر ہمیں شکست ہو گئی تو ہمکو اسکا افسوس نہ ہوگا کیونکہ ہمنے ملک کو
بچانے کی انتہائی کوشش کی ہوگی یہ کہکر سب لشکروں نے خندق کھودی مہران رازی کو انکا افسر
بنایا اور یزدجرد حلوان میں جا بیٹھا اور وہاں سے فوجی ہدایت دینے اور فوجیں بھیجنے لگا اور اُنکے حوصلے
بڑھانے کے لئے بہت مال بھیجا ایرانیوں نے خندق کے چاروں طرف لوہے کے پشتے کھڑے کر دئے
راستوں کو کھلا چھوڑ دیا۔

حضرت ابو بکر رضؓ نے اپنی زندگی میں سخت تاکید کر رکھی تھی کہ کسی مُرتد کو (یعنی جو پہلے مرتد ہو گئے
تھے بعد میں تائب ہو کر مسلمان ہو گئے) جنگ میں نہ لیا جائے لیکن حضرت عمر رضؓ نے اس حکم کو
منسوخ کر دیا اور تمام مرتدین فوج میں بھرتی کر لئے گئے صرف یہ بات تھی کہ انکو جلیل القدر عہدے
نہیں دیتے تھے اگر صحابی موجود تھے تو اُنکے سوا کسی اور کو کسی قسم کا عہدہ نہ دیتے اگر صحابی نہ ہوتے
تو تابعی کو دیتے لیکن اس لڑائی میں مرتدین عہدہ دار تھے۔

حسب الحکم ہاشم بارہ ہزار مسلمانوں کے ساتھ صفر سنہ ۱۶ھ کو جلولا کیطرف روانہ ہوئے
اس لشکر میں بڑے بڑے صحابۂ کرام مہاجرین و انصار اور عرب کے مشہور افسر شامل تھے جلولا پہنچ
تمام خندقوں کا محاصرہ کر لیا اور چاروں طرف سے کافروں کا احاطہ کر لیا کافروں پر اسّی حملے کئے مگر

اسّی دن تک انپر ہجوم کرتے۔ ہر روز خدا مسلمانوں کو انپر فتح عطا فرماتا اور پیچھے سے برابر مسلمانوں کو امداد ملتی رہتی۔

کافر بھی بڑھ چڑھکر مسلمانوں کی مدافعت کرتے اور شور و غوغا کرتے ہوئے سامنے آتے۔ حضرت سعد رض برابر سوار دستے امداد کیلئے بھیجتے رہتے حتیٰ کہ اخیر روز کافروں نے مسلمانوں پر سخت ہجوم کیا ہاشم نے مسلمانوں کو جوش دلایا خدا کے سامنے اپنی سخت آزمائش پیش کرو۔ بہت محنت اٹھاؤ پھر وہ تمکو اجر اور غنیمت دیگا اسکے بعد سخت لڑائی شروع ہوئی خدا نے ایسی سخت آندھی چلائی کہ سب طرف اندھیر چھا گیا کافر آگے بڑھنے سے مجبور ہو گئے اور پیچھے ہٹ کر خندقوں میں گرنے لگے اب انکو کوئی طریقہ معلوم ہوا کہ جس سے اپنے گھوڑوں کو خندقوں سے نکالتے۔ انہوں نے خود اپنے ہاتھوں سے اپنے مورچے توڑ دئے مسلمانوں کو اسکی خبر ملی۔ انہوں نے آپسمیں کہا اٹھو یہ زرین موقعہ ہے ہم کافروں کے سامنے یا تو قتل ہو جائیں یا انپر کامیاب ہو جائیں۔ جب مسلمانوں اٹھے تو کافر باہر نکلے اور خندق کے چاروں طرف لوہے کے تار لگا دئے تاکہ مسلمان دستے آگے نہ بڑھ سکیں صرف راستے چھوڑ دئے۔ اب مسلمانوں کیطرف نکلکر انپر سخت حملہ کیا سوائے شب ہریر کے (جو قادسیہ میں ہوئی تھی) ایسی سخت خونریز جنگ آجتک نہ ہوئی تھی حضرت قعقاع رض ایک راستہ سے خندق کے کنارہ پر جا پہنچگئے اور بلند آواز سے کسی نے ندا دی مسلمانو! تمہارا امیر گرفتار ہو گیا۔ یہ ندا سنتے ہی مسلمان دوڑے حضرت قعقاع رض نے یہ ندا اس واسطے لگوائی کہ مسلمانوں میں جوش پیدا ہو جائے۔ مسلمانوں نے سخت حملہ کیا اور ہجوم کرتے ہوئے خندقوں پر پہنچ گئے۔ اب کیا تھا کافروں کو شکست ہو گئی اور وہ دائیں بائیں بھاگنے لگے اور خندق کے راستوں سے راہ فرار اختیار کی۔ وہ لوہے کے تار جو اپنی حفاظت کیلئے مقرر کئے تھے۔ یہ انہی کی تباہی کے موجب تھے اُن کے گھوڑے زخمی ہو گئے سب کافر پیدل ہو گئے مسلمانوں نے انکا تعاقب شروع کیا خدا نے ایک لاکھ ایرانی قتل کرا دئے حضرت قعقاع رض نے خانقین تک انکا تعاقب کیا اس لڑائی کا نام جلولا راسیواسطے ہے کہ اسمیں ایک لاکھ کافر قتل ہوئے تھے۔

محفز کے والد ماجد بیان کرتے ہیں میں اُس بڑے لشکر میں شامل تھا جو ساباط میں داخل ہوا اور پھر دریائے دجلہ کو بغیر کشتیوں کے عبور کیا اور مدائن پہنچے وہاں مجھسے ایک تصویر ملی کہ اگر اسکو بیچکر اسکا مال بکر بن وائل کے سارے قبیلہ میں تقسیم کیا جاتا تو سب مالدار ہو جاتے اس تصویر میں موتی جڑے ہوئے تھے میں نے یہ قیمتی تصویر بعینہ بیت المال میں داخل کر دی ہم مدائن میں تھوڑے دن

ٹھہرے تھے کہ خبر پہنچی عجمی بڑی تعداد میں جلولار کے اندر لشکر جمع کر رہے ہیں انہوں نے اپ
بال بچے اور عورتیں پہاڑی علاقہ میں محفوظ جگہ پہنچادیے ہیں اور بیت مال اُن کے ساتھ ہے حضرت
سعد رضہ نے عمرو بن مالک کو کافروں کے مقابلہ میں بھیجا۔ مسلمانوں کی تعداد شروع میں صرف بارہ ہزار
تھی۔ مقدمۃ الجیش کے افسر حضرت قعقاع رضہ بن عمرو تھے بڑے بڑے مسلمان افسر اس لشکر میں شامل
تھے جب بابل نہروان سے گذرے تو اس علاقہ کے والی نے مسلمانوں سے صلح کر لی۔ اسکے بعد یہ لشکر
جلولار کیطرف بڑھا۔ جب وہاں پہنچے تو کافروں نے خندقیں کھود رکھی تھیں اور انکے ساتھ سرکاری
خزانہ تھا انہوں نے آگ جلا کر (اسوقت ایرانیوں کا مذہب مجوسی تھا یہ پارسی جو بمبئی میں ہیں وہ بھی
مجوسی ہیں اور یزدجرد کا شاہی خاندان کے نسل سے ہیں از مصنف) عہد کیا کہ میدانِ جنگ سے فرار
نہوں گے۔ مسلمان اُن کے قریب اُترے حلوان سے ہر روز ایرانیوں کو کمک مل رہی تھی اور پہاڑی
دستے برابر ایرانیوں کی امداد کیلئے پہنچ رہے تھے مسلمانوں نے بھی حضرت سعد رضہ سے مدد مانگی
حضرت سعد رضہ نے پہلے دو سو سوار اسکے بعد پھر دو سو اسکے بعد پھر دو سو سوار بھیجے۔ جب ایرانیوں نے
مسلمانوں کی امداد دیکھی تو مسلمانوں پر حملہ کر دیا۔ مسلمان سوار دستوں کے افسر طلیحہ بن خلاں تھے
اور عجمیوں کے سوار دستے خرزاد کے ماتحت تھے۔ سخت لڑائی شروع ہوئی اس سے پہلے آجتک مسلما
کو ایسی خونریز جنگ سے واسطہ نہیں پڑا تھا۔ مسلمانوں کے سب تیر ختم ہو گئے کافروں کو مارتے مارتے
نیزے بھی ٹوٹ گئے حتیٰ کہ مسلمانوں کو تلواریں ہاتھ میں لینی پڑیں۔ صبح سے ظہر تک یہ خونریز جنگ ہوتی
رہی اب نماز ظہر کا وقت آیا تو اشارہ سے پڑھی۔ حتیٰ کہ تین بجے ایک دستہ تھک گیا اسکی جگہ دوسرا دستہ
آیا حضرت قعقاع رضہ سامنے آئے فرمایا کافروں نے تمہارا محاصرہ کر لیا ہے ہمنے عرض کیا جی ہاں اور
ہم تھکے ماندے ہیں لڑائی کرتے کرتے تھک گئے ہیں کافر تازہ دم ہیں تھکی ماندی فوج کو شکست اٹھا
کا اندیشہ ہے بشرطیکہ پیچھے سے اسکو امداد نہ ملے حضرت قعقاع رضہ نے فرمایا میں انپر حملہ کرتا ہوں اور سخت
محنت اُٹھاؤنگا حتیٰ کہ فتح حاصل ہو۔ تم بھی یکبارگی انپر ٹوٹ پڑو حتیٰ کہ اُن میں گھس جاؤ۔ حضرت
قعقاع رضہ نے حملہ کیا کافروں کی فوجوں میں انتشار ہوا ہم سب خندقوں کے کنارہ پر پہنچ گئے۔ رات آگئی اور
کافر دائیں بائیں بھاگنے لگے۔ طلیحہؓ۔ قیسؓ بن مکشوح۔ عمروؓ بن معدیکرب اور حجرؓ بن عدی تازہ دم فوجیں
لیکر پہنچ گئے۔ قعقاع بن عمرو کے منادی نے ندا دی کہاں جا رہے ہو تمہارا امیر خندق میں ہے مشرک
بھاگنے لگے اور مسلمانوں نے حملہ کر دیا میں خندق میں گھسا۔ ایک خیمہ میں گھسا جسمیں قیمتی کپڑے تھے
بہترین فرش بچھے تھے اور ایک خوبصورت عورت کھڑی تھی جو اپنے حسن کا جواب نہیں رکھتی تھی میں نے

اس عورت کا ہاتھ پکڑ لیا اور وہ سب قیمتی کپڑے اُٹھا لئے میں نے وہ کپڑے بیت المال میں داخل کرا دئے اور اس عورت کے حاصل کرنے کی کوشش کرتا رہا۔ حتیٰ کہ یہ مجھے حاصل ہو گئی اور آج اس سے میرا بیٹا ہے

اس روز حضرت خارجہ بن صلت کو ایک اونٹنی کی تصویر ملی جو سونے یا چاندی کی بنی ہوئی تھی۔ اُس پر موتی یاقوت جڑے ہوئے تھے اُس پر ایک سونے کا بنا ہوا سوار تھا انہوں نے اسکو بعینہ بیت المال میں داخل کرا دیا۔

قعقاع نے خانقین تک کفار کا تعاقب کیا جب یزدجرد کو ہزیمت کی خبر ملی تو حلوان سے رے میں بھاگ گیا اور حلوان میں جشر شوم کو اپنا نائب چھوڑ گیا۔ حضرت قعقاع حلوان میں تشریف لیگئے خانقین میں حضرت قعقاع نے مہران کو قتل کر دیا تھا اور خیرزان و دیگر ایرانی افسروں کو قید کر لیا اور انکو ہاشم کے پاس بھیج دیا حضرت عمرؓ کو فتح کی خبر پہنچ گئی اور درخواست کی گئی کہ ایرانیوں کا تعاقب جاری رکھنے کی اجازت دیجائے حضرت عمرؓ نے اجازت دینے سے انکار کر دیا فرمایا میں پہلے یہاں ایک زبردست چھاؤنی ڈالنا چاہتا ہوں غنائم حاصل کرنے کے مقابلہ میں مسلمانوں کی سلامتی کو فوقیت دیتا ہوں (یعنی مسلمانوں کا تعاقب مضبوط ہوتا جاتا ہے پھر آگے بڑھیں) اب سب غنیمت جمع کی گئی اس کی مالیت تین کروڑ روپیہ تھی اسکا خمس نکالکر مسلمانوں میں تقسیم کیا گیا تو ہر سوار کو نو ہزار روپیہ اور نو گھوڑے ملے۔ حضرت ہاشم خمس لیکر حضرت سعدؓ کے پاس چلے آئے۔ سلمان بن ربیعہ صاحب اقباض و تقسیم تھے خمس کی مالیت ساٹھ لاکھ روپیہ تھی خمس زیاد بن امیہ اور قیدی ابو مُفزّر کے ساتھ دار الخلافہ بھیجے گئے جب یہ سونے چاندی کے برتن اور جواہرات یاقوت زمرد اور بیش بہا غنائم اور قیدی حضرت عمرؓ کے سامنے پہنچے تو فرمایا میں اسکو بیت المال میں داخل کرنے سے پہلے اسکو تقسیم کرنا چاہتا ہوں۔ حکمدیا انکو صحن مسجد میں رکھدیا جائے حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف و حضرت عبداللہؓ بن ارقم رات بھر انکا پہرہ دیتے رہے جب صبح ہوئی تو سب لوگوں کے ساتھ غنائم کے سامنے آئے اور یاقوت و زمرد دیکھکر رونے لگے حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف نے عرض کیا اے امیر المؤمنین یہ کیا رونے کا مقام ہے خوش ہونا چاہیئے اور خدا کا شکر بجالانا چاہیئے حضرت عمرؓ نے جواب دیا خدا جب کسی قوم کو یہ بیش بہا غنائم دیتا ہے تو وہ آپسمیں ایکدوسرے سے بغض و حسد کرنے لگتے ہیں (کہ اسکو اتنا مال کیوں زیادہ ملا اور میں کیوں پیچھے رہا) اور پھر خدا اُن کے درمیان خانہ جنگی ڈالدیتا ہے۔ حضرت عمرؓ نے حکمدیا۔ حلوان سے قادسیہ تک تمام زرعی علاقہ نہ تقسیم کیا جائے بلکہ یہ سرکاری ملکیت ہے۔ اس سے پہلے انکا کچھ حصہ فرات کے کنارے خرید لیا جاتا تھا حضرت عمرؓ نے اس پہلے حکم کو فسخ کر دیا۔

جب یہ غنائم حضرت زیاد بن ابی سفیان رضؓ نے حضرت عمرؓ کے سامنے رکھے اور انکی تفصیل بیان کرتے ہوئے تعریف کی تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کیا تم یہی تقریر کھلے مجمع میں کھڑے ہو کر بیان کر سکتے ہو عرض کیا میرے نزدیک کل روئے زمین پر آپ سے زیادہ کوئی ہیبتناک نہیں جب میں آپ سے نہیں ڈرا تو لوگوں سے کیا ڈر سکتا ہوں یہ کہکر مسلمانوں کے کھلے مجمع میں کھڑے ہو کر ایک دلپذیر تقریر کی حضرت عمرؓ نے کہا یہ بڑا خطیب ہے حضرت زیادؓ نے عرض کیا۔

ان جندنا اطلقوا بالفعال لساننا	ہمارے لشکروں نے ہماری زبان کو فعل کے موافق کر دیا (یعنی جب ہم عملاً بہادر ہیں ہماری زبان بھی خوب چلتی ہے)

حضرت عمرؓ نے حضرت سعدؓ کو ہدایت بھیجی تھی خدا جب جلولاء پر تمہارا قبضہ کرا دے تو قعقاع بن عمرو کو کافروں کے تعاقب میں بھیجنا حتیٰ کہ وہ حلوان میں اُتریں اور مسلمانوں کے تعاقب میں ایک مضبوط دیوار ثابت ہو اسطرح خدا تمہارے سواد (عراق کا زرعی میدان) کی حفاظت کرے۔ جب خدا نے اہل جلولاء کو شکست دی تو ہاشم بن عتبہ جلولاء میں ٹھہر گئے اور قعقاع ایرانیوں کے تعاقب میں خانقین تک گئے وہاں بہت سے قیدی پکڑے اور بہت ایرانی قتل کئے مہران مارا گیا اور فیرزان چھوٹ کر بھاگ گیا۔ جب یزدجرد کو جلولاء کے ہزیمت کی خبر ملی تو حلوان سے رے چلا آیا اور حلوان میں ایک سوار فوج خسرو شنوم کے ماتحت چھوڑ دی۔

حضرت قعقاعؓ آگے بڑھے حلوان سے ایک فرسخ پر قصر شیریں میں آئے یہاں خسرو مقابلہ کیلئے نکلا اور زینبی دہقان حلوان کو آگے کیا۔ زینبی مارا گیا۔ خسرو شنوم بھاگ گیا اور مسلمان حلوان پر قابض ہو گئے۔ حضرت قعقاعؓ نے حمراء کی فوج متعین کی اور قباذ کو یہاں کا والی مقرر کیا اس سرحد پر اسکی حفاظت اور کافروں سے جزیہ لینے کیلئے حضرت قعقاعؓ مقرر کئے گئے حتیٰ کہ حضرت سعدؓ مدائن سے کوفہ منتقل ہو گئے اُنکے ساتھ حضرت قعقاعؓ بھی چلے گئے اور قباذ کو سرحد کا حکمران بنایا گیا یہ خراسانی تھا۔ (ابن خلدون صفحات از ۱۰۱ تا ۱۰۲ جلد ۲)

(طبری صفحات از ۱۷۸ تا ۱۸۶ جلد ۴)

فتح تکریت

تکریت بغداد و موصل کے درمیان ایک مشہور شہر ہے۔ بغداد سے تین ۳ فرسخ پر دریائے دجلہ کے غربی جانب۔ جمادی ۱۶ھ میں یہ شہر فتح ہوا حضرت سعدؓ نے حضرت عمرؓ کو لکھا۔ اہل

انطاق کے جھنڈے تلے جمع ہو رہے ہیں وہ فوج لیکر تکریت میں آگیا۔ اور خندق کھود لی ہے حضرت عمرؓ نے لکھا عبداللہ بن معتم کو انطاق کے مقابلہ میں بھیجو۔ فوج کی ترتیب یہ ہو مقدمۃ الجیش میں ربعی بن افکل میمنہ میں حارث بن حسان میسرہ میں فرات بن حیان ساقہ میں ہانی بن قیس سوار دستہ پر عرفجہ بن ہرثمہ۔ عبداللہ بن معتم پانچہزار لشکری لیکر مدائن سے روانہ ہوا۔ تکریت میں انطاق کے مقابلہ میں اترا۔ انطاق کے ساتھ عیسائی فوجیں اور یہ عربی عیسائی فوجیں بھی تھیں ایاد، تغلب نمیر۔ مسلمانوں نے چالیس روز تک انکا محاصرہ کیا۔ انپر چوبیس حملے کئے یہ علولار کی فوجوں کی نسبت زیادہ بہادر زیادہ دلیر تھے عبداللہ بن معتم نے عیسائی عربی فوجوں کو اپنے ساتھ ملایا انہوں نے کہا تم عرب ہو کر ہم سے لڑتے ہو۔ عیسائیوں کے مقابلہ میں ہماری امداد کرو عربی فوجیں مسلمانوں سے ملگئیں اور تمام راز مسلمانوں کو بتلادیئے۔ عیسائیوں نے جب دیکھا وہ مسلمانوں پر کوئی نیا حملہ کرتے ہیں اور جب بھی انکے مقابلہ میں نکلتے ہیں انکو شکست ہوتی ہے۔ تو لڑائی سے دستکش ہو گئے اور اپنے سامان کشتیوں پر سوار کر کے بھاگنے کا ارادہ کرنے لگے عربی عیسائی جاسوسوں نے حضرت عبداللہ بن معتم کو باخبر کیا۔ اسنے کہا ہم سب عرب مسلمان ہو چکے ہیں حضرت عبداللہؓ نے فرمایا اگر تم سچے ہو تو منہ سے کلمہ شہادت لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھو اور شریعت اسلامیہ کو مانو انہوں نے انکا اقرار کیا اور اپنی تصدیق پیش کی حضرت عبداللہؓ نے فرمایا جب تم ہماری تکبیروں کے نعرے سنو تو جان لو کہ ہم ان دروازوں پر قبضہ کرنے کیلئے اٹھ کھڑے ہوئے ہیں جو دجلہ کو جاتے ہیں تاکہ ہم یہاں سے عیسائیوں پر حملہ کریں تم فوراً دروازوں پر قبضہ کر لینا اور تکبیر کہنا اور جس عیسائی کو پکڑ سکو اسکو قتل کر دینا ان نومسلم عربی قبائل نے ان ہدایات پر عمل کیا حضرت عبداللہ مسلمانوں کی فوج لیکر اٹھے اور نعرہ تکبیر بلند کئے یہ تکبیریں سنکر نومسلم عربی قبائل نے نعرے بلند کئے اور دروازوں پر قبضہ کر لیا کفار کو پتہ لگا کہ پیچھے سے مسلمان آگئے ہیں وہ دروازوں کیطرف بڑھے تو مسلمان انپر قبضہ کر چکے تھے اب دونوں طرف سے تلواروں نے انکا استقبال کیا۔ آگے سے مسلمانوں نے اور پیچھے سے نومسلم عربی فوجوں نے کوئی کافر بھاگ نہ سکا۔

غنائم جمع کر کے مسلمانوں میں تقسیم کیگئیں ہر سوار کو تین ہزار اور ہر پیدل سپاہی کو ایکہزار روپے ملے۔

حضرت عمرؓ نے حضرت سعدؓ کو ہدایت دے رکھی تھی کہ جب کافروں کو شکست ہو جائے تو عبداللہ بن معتم ربعی بن افکل کو موصل و نینوا فتح کرنے کیلئے روانہ کر ملنہ یہ دونوں قلعے دریائے دجلہ کے شرقی وغربی کی جانب واقع تھے حسب الحکم ربعی نے نومسلم عربی فوجوں کے ساتھ انپر حملہ کیا۔ دونوں قلعوں نے

ہتھیار ڈال دیئے اور جزیہ دینے پر راضی ہوگئے۔ (یہ موصل انگریزوں کے قبضہ میں ہے اور یہاں سے بہت تیل نکلتا ہے از مصنف)

دوسری روایت میں ہے موصل کو ۲۰ھ میں عتبہ بن فرقد نے فتح کیا۔

(ابن خلدون صفحہ ۱۰۷ جلد ۲)

فتح ماسبذان

جب ہاشم جلولاء سے مدائن میں واپس آئے تو حضرت سعدؓ کو خبر ملی کہ آخرین ہرمز نے فوج جمع کی ہے حضرت سعدؓ نے حضرت عمرؓ کو مطلع کیا وہاں سے حکم ملا کہ ضرار بن خطاب کو مقابلہ میں بھیجو اسکی فوج کا مقدمۃ الجیش ابن ہذیل فوج کے دونوں بازوؤں پر عبداللہ بن وہب اور مضارب بن غلال ہوں۔ حسب الحکم ضرار آگے بڑھے حتیٰ کہ ماسبذان کے میدان میں ایک مقام ہندف میں مقابلہ ہوا۔ مسلمانوں نے بہت جلدی انپر حملہ کر دیا اور ضرار نے آخرین کو صحیح و سالم قیدی بنا لیا۔ یہ دیکھکر اسکا لشکر شکست کھا گیا۔ حضرت ضرار نے آخرین کو سامنے کھڑا کر کے اُسکی گردن مار دی۔ اور ماسبذان پر بزور شمشیر قبضہ ہوگیا اُسکے باشندے پہاڑوں میں بھاگ گئے۔ حضرت ضرارؓ نے بلایا وہ حاضر ہوگئے ضرار یہاں اُس وقت تک مقیم رہے کہ حضرت سعدؓ مدائن سے کوفہ میں منتقل ہوئے اور ماسبذان پر ابن ہذیل کو نائب مقرر کیا۔ یہ کوفہ کی ایک سرحد مقرر ہوئی۔

واقعۂ قرقیساء

رجب میں واقعۂ قرقیساء نمودار ہوا۔ جب ہاشم بن عتبہ جلولاء سے مدائن میں واپس ہوئے تو اہل جزیرہ کی فوجیں جمع ہوئیں۔ انہوں نے ہرقل کے حکم سے اہل حمص کو امداد دی تھی اور اہل ہیئت کی امداد کیلئے بھی فوج روانہ کی تھی حضرت سعدؓ نے حضرت عمرؓ کو لکھا وہاں سے حکم آیا عمر بن مالک کو مقابلہ میں روانہ کرو اس لشکر کی ترتیب یہ ہو مقدمۃ الجیش میں حارث بن یزید۔ جیش کے دونوں بازوؤں پر ربعی بن عامر اور مالک بن حبیب۔ حسب ہدایت عمر بن مالک لشکر لیکر ہیت کیطرف روانہ ہوئے۔ اور حارث کو آگے بھیجا۔ یہ ہیت میں پہنچے دشمن نے خندق کھود رکھی تھی۔ جب عمر نے دیکھا کہ دشمن نے خندق کھود کر اپنے آپ کو محفوظ و مصئون بنا لیا ہے تو محاصرہ کو لمبا کر دیا۔ خیموں کو انکی حالت میں رہنے دیا اور حارث کو محاصرہ پر مقرر کیا اور خود نصف فوج لیکر دوسرے راستہ سے دفعتہً بے خبری کی حالت میں قرقیسا (نہر خابور کے قریب واقع ہے یہاں سے خابور کی نہر دریائے فرات میں گرتی ہے) پہنچ گئے۔ اور بزور شمشیر اسپر قبضہ کر لیا اور حارث کو لکھا کہ اگر اہل ہیت (دریائے فرات پر ایک چھوٹا سا شہر ہے یہاں کھجور کے باغات بہت ہیں یہاں حضرت عبداللہ رضی بن مبارک کی قبر ہے) اطاعت قبول کرلیں تو انکو چھوڑ دو ورنہ اُن کے مقابلہ میں اپنی خندق کھود و اسکے بعد میں آ

دوسرا حکم بھیجوں گا۔ اہل ہیت نے ہتھیار ڈالدئے۔ فوجیں عمر بن مالک سے ملگئیں اور عجمی اپنے اپنے ملک چلے گئے۔

دیگر واقعات

اسی سال حضرت عمرؓ نے ابو محجن ثقفی کو مقام باصنع میں جلاوطن کیا۔
اسی سال حضرت ابن عمرؓ نے صفیہ بنت ابی عبیدؓ سے شادی کی۔
اسی سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیمؓ کی والدہ ماجدہ حضرت ماریہؓ نے انتقال فرمایا حضرت عمرؓ نے نماز جنازہ پڑھائی اور محرم کے مہینہ میں بقیع میں قبر تھی۔

اسی سال کے ربیع الاول میں سنہ تاریخ ہجری حضرت عمرؓ کے حکم سے جاری ہوا۔ یہ حکم حضرت علی مرتضیٰؓ کے مشورہ سے جاری ہوا۔

حضرت عمرؓ نے مسلمانوں کو جمع کر کے پوچھا ہم سنہ تاریخ کہاں سے جاری کریں مسلمانوں نے عرض کیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے مدینہ منورہ میں ہجرت کی پس اُس روز سے حضرت عمرؓ نے یہ سنہ ہجری رائج کر دیا۔

اسی سال حضرت عمرؓ حج کو تشریف لیگئے اور مدینہ میں زید بن ثابتؓ کو اپنا نائب مقرر کیا۔
اسی سال مشہور سردار جبلہ بن ایہم دار الخلافہ میں حضرت عمرؓ کے سامنے پیش ہوا مسلمانوں نے اسکا استقبال کیا وہ بہترین لباس میں ملبوس تھا۔ اسکے جلوس کے ساتھ ایک دستہ چلتا تھا جو دیباج (ریشم کا لباس) پہنا ہوا تھا جب حضرت عمرؓ حج کرنے گئے تو یہ بھی آپکے ہمراہ مکہ معظمہ گیا جب یہ طواف کر رہا تھا تو اسکی چادر قبیلۂ فزاری کے قدم کے نیچے آگئی جبلہ نے اُسکے مُنہ پر ایک طمانچہ رسید کیا اُسنے حضرت عمرؓ سے شکایت کی حضرت عمرؓ نے جبلہ کو طلب کر کے حکم دیا تم اسکے سامنے اپنا چہرہ پیش کرو ورنہ میں اسکو حکم دونگا کہ وہ تمکو ایک طمانچہ رسید کرے جبلہ نے کہا یہ کسطرح ہو سکتا ہے مجھکو ایک معمولی شخص طمانچہ رسید کرے حالانکہ میں اپنے علاقہ کا بادشاہ ہوں حضرت عمرؓ نے جوابدیا اسلام نے سب مسلمانوں کا درجہ مساوی کر دیا ہے یہ تمہارے برابر ہے اور سزا میں کیکی تخصیص نہیں جبلہ نے کہا میں نے تو یہ سمجھا تھا کہ مسلمان ہو کر میری عزت بڑھگئی ہے حضرت عمرؓ نے جوابدیا اپنی حجت بازی بند کرو۔ جبلہ نے کہا تو پھر میں عیسائی بنجاتا ہوں حضرت عمرؓ نے جواب دیا اگر تمنے عیسائیت قبول کی تو میں تمہاری گردن اُڑا دونگا۔ اُسنے کہا۔ آج کی رات مجھے مُہلت ملنی چاہیئے حضرت عمرؓ نے اسکو مُہلت دی جب رات ہوئی تو وہ اپنے سوار اور پیادہ فوج لیکر شام چلا گیا پھر وہاں سے قسطنطنیہ گیا اسکے ساتھ اسکی قوم کے پانچسو افراد بھی شامل تھے وہاں پہنچکر عیسائی ہونے کا اعلان کر دیا۔ ہرقل خوش ہوا۔ اس کے

بعد جبلہ کو ندامت ہوئی اور یہ کہا۔

تنصرت الاشراف من عار لطمة — صرف اس طمانچہ کھانے سے مینے عیسائیت قبول کر لی

وما کان فیہا لو صبرت لہا ضرر — اگر میں صبر کر لیتا اور طمانچہ کھالیتا تو میرا کچھ ضرر نہ تھا

فیالیت امی لم تلدنی ولیتنی — کاش میری ماں مجھکو نہ جنتی اور کاش میں

رجعت الی القول الذی قالہ عمر — حضرت عمرؓ کا حکم مان لیتا۔

حضرت عمرؓ کا سفیر قسطنطنیہ میں موجود تھا اُسنے اپنے آنکھوں سے جبلہ کا اعزاز دیکھا جو اُسکو عیسائیوں میں حاصل تھا جبلہ نے پانچ سَو دینار حضرت حسانؓ بن ثابت کی خدمت میں بھیجے حضرت عمرؓ نے اسکو واپس کر دئے۔ (طبری صفحہ ۱۸۶ تا ۱۸۸ جلد ۵)

(ابو الفداء صفحہ ۱۶۲ جلد اول)

سنہ ۱۷ھ

بناء کوفہ

حضرت عمرؓ کو خبر ملی کہ عربوں کے رنگ بدلگئے ہیں جو وفود مدائن سے آپکی خدمت میں حاضر ہوئے انکے رنگ بھی بدلے ہوئے تھے حضرت عمرؓ نے دریافت فرمایا تمہارے رنگ کیوں بدلے عرض کیا ملک کی آب و ہوا نے ہمارے رنگ بدل دئے

حضرت حذیفہؓ حضرت سعدؓ کے ساتھ تھے انہوں نے حضرت عمرؓ کو لکھا کہ عربوں کے رنگ بدل گئے ہیں حضرت عمرؓ نے حضرت سعدؓ کو لکھا حضرت سعدؓ نے جواب دیا ملک کی آب و ہوا عربوں کو موافق نہیں آئی اسواسطے انکے رنگ بدل گئے عربوں کے لئے اسی ملک کی آب و ہوا موزوں ہے کہ جس ملک کی آب و ہوا اُن کے اونٹوں کے کو موافق آجائے۔ حضرت عمرؓ نے حضرت سعدؓ کو لکھا سلمان اور حذیفہؓ کو شرقی جانب بھیجو وہ ملک کا ایسا حصہ تلاش کریں جسکی آب و ہوا عربوں کو موافق آجائے یہ دونوں روانہ ہوئے اور کوفہ کا میدان انکو پسند آیا انہوں نے یہاں نماز پڑھی اور خدا سے دعا مانگی کہ کوفہ انکے لئے باعث ثبات ہو۔ یہ دونوں حضرت سعدؓ کے پاس واپس آگئے اور حضرت سعدؓ نے حضرت قعقاعؓ و عبداللہ بن معتمؓ کو لکھا اپنے لشکر پر کسی اور کو اپنا نائب مقرر کر کے میرے پاس آجاؤ ادھر سے حضرت سعدؓ بھی مدائن سے چل پڑے اور محرم سنہ ۱۷ ہجری میں کوفہ میں وارد ہوئے

حضرت عمرؓ کو لکھا کہ میں حیرہ اور فرات کے مابین ایک مقام کوفہ میں اُترا ہوں میں نے مدائن کے مقیم مسلمانوں کو اختیار دے دیا ہے کہ جو خوشی سے وہاں رہنا چاہے اسکو وہاں رہنے کی اجازت ہے اور جو وہاں کی سکونت اختیار نہ کرنا چاہے کوفہ میں آجائے جب عربوں نے کوفہ میں مستقل قیام اختیار کیا تو انکا رنگ بحال ہو گیا اور یہاں کی آب و ہوا ان کو پسند آئی۔ اُدھر بصرہ میں بصریوں نے اپنے مکانات بنانے شروع کر دیئے اس سے پہلے سرکنڈوں کے جھونپڑے کھڑے کرتے تھے حضرت عمرؓ نے لکھا چھاؤنی کا ڈالنا تم مسلمانوں کیلئے ضروری ہے تاکہ جنگ کرنے میں سہولت حاصل ہو۔ اب میں تمکو سرکنڈوں کے جھونپڑے بنانے کی اجازت دیتا ہوں اسکے بعد آتشزدگی کی واردات سے تمام جھونپڑے جلگئے حضرت عمرؓ نے اب مسلمانوں کو پختہ اینٹوں سے مکانات بنانے کی اجازت دی۔ مگر یہ فرمایا کوئی مسلمان تین مکان سے زیادہ نہ بنائے اور عمارتیں شاندار نہ ہوں سادہ ہوں گذارہ کرنے کے قابل۔

تعمیر کوفہ کیلئے ابو ھیاج بن مالک اور تعمیر بصرہ کیلئے ابوالمحرب عاصم بن دلف مقرر ہوئے کوفہ کی چار سرحدیں مقرر ہوئیں حلوان۔ اسکی حفاظت پر قعقاع مقرر تھے۔ ماسبذان اسکی حفاظت کیلئے ضرار بن خطاب مقرر تھے۔ قرقیسا۔ اسکی حفاظت کیلئے عمر بن مالک مقرر تھے۔ موصل اسکی حفاظت کے لئے عبداللہ بن معتم مقرر تھے یہ افسر جب اپنے مرکز سے کسی کام کیلئے باہر جاتے تو اپنے نائب مقرر کر جاتے

(ابن خلدون صفحہ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ جلد ۲)

حضرت سعدؓ نے حضرت عمرؓ کی ہدایت کے مطابق حضرت سلمان و حذیفہ کو چھاؤنی ڈالنے کے لئے کوئی موزون مقام تلاش کرنے کیلئے باہر بھیجا حضرت عمرؓ نے یہ بھی تاکید کر دی کہ ایسے مقام کو تجویز کرنا کہ میرے اور تمہارے درمیان کوئی دریا اور کوئی پل حائل نہ ہو حضرت سلمان انبار آئے اور وہاں سے فرات کے غربی جانب نکل گئے اور پھر کوفہ چلے آئے اُدھر حذیفہ فرات کے شرقی جانب نکل گئے اور تلاش کرتے کرتے کوفہ ہی انکو پسند آیا اس وقت کوفہ میں سُرخ ریت ہوتی تھی دونوں نے یہاں ڈیرے ڈالدیئے دونوں کو یہ جگہ پسند آئی نماز پڑھی اور یہ دعاء مانگی۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمَاءِ وَمَا اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَمَا اَقَلَّتْ وَالرِّیْحِ وَمَا ذَرَتْ وَالنُّجُوْمِ وَمَا ھَوَتْ وَالْبِحَارِ وَمَا جَرَتْ وَالشَّیَاطِیْنِ وَمَا اَضَلَّتْ وَالْخِصَاصِ وَمَا اَجَنَّتْ بَارِکْ لَنَا فِیْ ھٰذِہِ الْکُوْفَۃِ

اے اللہ اے رب آسمان کے اور اس مخلوق کے جسکو آسمان نے اپنے سایہ تلے لے رکھا ہے اور رب زمین کے اور اس مخلوق کے جو یہ دن بدن انکو کم کرتی ہے اور رب ہوا کے اور اس مخلوق کے جسکو ہوا اُڑاتی ہے اور رب ستاروں کے اور اس مخلوق کے جنپر یہ گرتے ہیں اور رب دریاؤں کے اور اس مخلوق کے جو انمیں چلتی ہے اور رب شیطانوں کے اور اس مخلوق کے جسکو یہ شیطان اور رب افلاس اور فقر کے اور اس مخلوق کے جسکو درویشی چھپاتی ہے ہمارے

وَاجْعَلْهُ مَنْزِلَ ثَبَاتٍ ۔ اور اسکو ہمارے لئے باعث ثبات منزل بنا۔

جب مسلمانوں نے مدائن فتح کیا اور وہاں سکونت اختیار کی تو مکھیوں اور مچھروں اور غبار نے انکو ستانا شروع کیا تو حضرت سعد رضہ نے حضرت عمر رضہ کی ہدایت کے مطابق کوئی موزون مقام تلاش کرنے کیلئے بھیجا۔ تب مدبرین نے ملک کا دورہ کرنے کے بعد کوفہ کو پسند کیا اور حضرت سعد رضہ نے کوفہ میں مدائن کی تمام فوجیں منتقل کردیں۔ اور مسلمانوں نے سرکنڈوں کے چھپر ڈالنے شروع کر دئیے پھر شوال میں ایسی آتش زدگی واقع ہوئی کہ اسی چھپر نذر آتش ہو گئے حضرت عمر رضہ کو لکھا اور مسلمان کوئی کام حضرت عمر رضہ کی اجازت کے بغیر نہیں کرتے تھے اُن سے ضرور مشورہ کر لیا کرتے تھے اب حضرت عمر رضہ نے پختہ اینٹوں سے مکانات بنانے کی اجازت دی مگر فرمایا سُنّت کو (کتاب اللہ وسنّت رسول کو) پیش نظر رکھنا۔

حضرت سعد رضہ نے ابوالہیاج بن مالک (جو تعمیر کوفہ کیلئے مقرر ہوئے تھے) کو لکھا حضرت عمر رضہ کی ہدایت ہے بڑی سڑکیں چالیس گز چھوٹی تیس ۳۰ گز گلیاں سات گز اس سے کم نہ ہوں ابوالہیاج نے وسط میں کھڑے ہوکر ایک بڑے تیر انداز کو بلایا جسکا نشانہ بہت دُور تک جاتا ہو۔ اسکو درمیان میں کھڑا کرکے دائیں طرف ایک تیر پھینکنے کا حکم دیا جب تیر اپنے نشانہ میں گر گیا تو ابوالہیاج نے حکم دیا اس نشانہ پر لوگ مکانات بنا سکتے ہیں اور دوسرا تیر سامنے تیسرا تیر پیچھے کیطرف پھینکنے کا حکم دیا اور لوگوں کو ہدایت کی نشانوں سے پرے مکانات تعمیر کرنے کی اجازت ہے۔ مسجد کی بنا ایک مربعہ میں ڈالی اسکا علو (بلندی) ہر جانب سے تھا اسکے بعد سرکاری عمارتیں بننی شروع ہوئیں اور مسجد کو بہت ہی خوبصورت بنایا گیا۔

حضرت سعد رضہ نے اپنے لئے ایک محل بنوایا جسکا دروازہ تھا تاکہ لوگوں کا شور وشغب انکے کام میں مزاحم نہ ہوں یہ محل قصر سعد کے نام سے مشہور تھا جب حضرت عمر رضہ کو اسکا علم ہوا تو آپنے حضرت محمد بن مسلمہ کو طلب کرکے کوفہ بھیجا فرمایا قصر کا دروازہ آگ سے جلا کر فوراً واپس چلے آؤ وہاں مت ٹھہرنا حسب ہدایت یہ کوفہ میں آئے اور بازار سے ایندھن خرید کر قصر سعد کا رخ کیا اور دروازہ کو نذر آتش کر دیا جب حضرت سعد رضہ کو خبر ملی تو انکو طلب کیا انہوں نے حاضر ہونے سے انکار کیا حضرت سعد رضہ خود باہر آئے اور انکو محل میں گھسنے اور ٹھہرنے کو کہا اور سفر خرچ پیش کیا حضرت محمد رضہ نے سفر خرچ لینے سے بھی انکار کردیا اور توقف کئے بغیر چلے آئے اور حضرت عمر رضہ کا یہ فرمان حوالہ کیا جسمیں درج تھا میں نے سُنا ہے کہ تم نے ایک مضبوط محل بنایا ہے جسکا نام قصر سعد ہے اور تمنے اسکا دروازہ بنایا ہے تاکہ کوئی شخص اندر نہ آسکے یہ محل نہیں بلکہ فخر وغرور اور تکبر کا محل ہے۔ ایسا محل بناؤ جسکا دروازہ

تاکہ ہر شخص جو اندر آنا چاہے بے دھڑک داخل ہو سکے اور حاجتمند اپنی حاجتیں اور شکایتیں پیش
نیں یہ فرمان پڑھکر حضرت سعدرضؓ نے قسم کھاکر حلف لیا ایسا ہی ہو گا۔ پھر فوراً حضرت محمدؐ بن مسلمہ
نے پلٹے۔ راستہ میں سفرخرچ کم ہو گیا۔ اور درخت کے پتے اور چھال کھانی پڑی جب حضرت عمرؓ کے
منے پیش ہوئے تو عرض کیا راستہ میں سفرخرچ کم ہو گیا تھا حضرت عمرؓ نے فرمایا جب سعد سفرخرچ
ں کر رہے تھے تو قبول کر لیتے عرض کیا آپ نے حکم نہیں دیا تھا اسواسطے میں نے ایسا نہیں کیا
آپ اذن دے دیتے تو میں اُن سے سفرخرچ قبول کر لیتا حضرت عمرؓ نے کہا وہ آدمی بڑا عقلمند
ہے کہ جب اُسکے پاس کوئی حکم نہ ہو تو عمل کرنے میں حزم واحتیاط سے کام لے۔ جب حضرت محمدؓ
نے حضرت سعدرضؓ کی قسم کا ذکر کیا تو فرمایا وہ سچے ہیں وہ اپنا حلف پورا کریں گے۔

مسجد اتنی اونچی تھی کہ اگر انسان اسمیں بیٹھ جائے تو وہاں سے باب جسر نظر آتا تھا۔

کثیر بیان کرتے ہیں کہ روزبہ بن بزرجمہر عیسائیوں کی ایک سرحد پر متعین تھے انہوں نے وہاں اسلحہ
ہم کیا، ایرانیوں نے انکو ڈرایا۔ یہ رومی سلطنت میں چلے آئے جب تک حضرت سعدؓ بن مالک
شریف نہ لائے انکی جان محفوظ نہ تھی انہوں نے انکے لئے ایک محل اور مسجد بنائی پھر حضرت عمرؓ کو
ن کے حالات لکھے یہ مسلمان ہو گئے اور حضرت عمرؓ نے انکے لئے وظیفہ مقرر کر دیا اور عابدین کے
ساتھ انکو حضرت سعدؓ کے پاس بھیجدیا عبادی اسکو کہتے تھے جو اپنی زندگی کو عبادت خدا کیلئے وقف
دیتے ہیں حتیٰ کہ جب یہ اُس مقام پر آئے جسکو آج قبر عبادی کہتے ہیں فوت ہو گئے قبر کھودی گئی۔ پھر
ن لوگوں کا انتظار ہونے لگا جو انکی وفات کے وقت موجود تھے۔ پھر دیہاتیوں کا ایک قافلہ گذرا
ن سے کہا گیا یہ قبر عبادی ہے ابو کثیر نے کہا بخدا یہ میرے والد ماجد کی قبر ہے۔

(طبری صفحات از ۱۸۹ تا ۱۹۴ جلد ۴)

حضرت عمرؓ نے حضرت سعدؓ کو لکھا کوفہ میں اتنی بڑی ایک جامع مسجد بناؤ کہ تمہاری فوج اس
میں سما جائے حضرت سعدؓ نے مسجد کا خطہ اتنا تجویز کیا کہ چالیس ہزار انسان اسمیں سما جائیں جب زیاد کا زمانہ
آیا تو انہوں نے بیس ہزار انسانوں کا اور اضافہ کیا۔ یعنی اب ساٹھ ہزار غازی اُس میں آنے لگے زیاد
نے اُنھیں کے ستون رہواز سے منگوائے۔

کوفہ سولہ میل میں پھیلا ہوا تھا۔ ۲۲۴ھ میں اس میں پچاس ہزار مکانات صرف ربیعہ و مضر
قبیلوں کے تھے۔ چوبیس ہزار مکانات باقی عربوں کے تھے۔ چھ ہزار مکانات یمنیوں کے تھے۔

حجاج بن یوسف کوفہ کو بصرہ پر فضیلت دیتا تھا۔

حضرت علی مرتضیٰ رضؓ فرماتے تھے کوفہ ایمان کا خزانہ۔ اسلام کی حجت۔ اللہ کی تلوار۔ اللہ کا نیزہ ہے۔ قسم ہے اس ذات پاک کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے خدا اہل کوفہ کو شرق و غرب میں اسیطرح مدد دیگا جسطرح اُسنے حجازیوں کی مدد کی ہے۔

حضرت سلمان فارسی رضؓ فرماتے تھے اہل کوفہ اہل اللہ ہیں کوفہ اسلام کا قبّہ ہے۔

کوفہ کی جامع مسجد کے متعلق بھی سنئے۔ حبّہ عُرَنی فرماتے ہیں میں ایکروز حضرت علی مرتضیٰ رضؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ ایک شخص آیا اور عرض کیا یا امیر المؤمنین یہ میری اونٹنی ہے اور یہ میرا سفر خرچ ہے بیت المقدس کی زیارت کا ارادہ رکھتا ہوں حضرت علی رضؓ نے فرمایا سفر خرچ یہاں بیٹھکر کھالو۔ اونٹنی بیچ ڈالو۔ اور کوفہ کی جامع مسجد میں بیٹھ جاؤ۔ کیونکہ یہ مشہور چار مساجد میں سے ایک مسجد ہے اگر تم اسمیں دو رکعتیں ادا کرو تو دوسری مسجد میں دس رکعتیں ادا کرنے کے برابر ثواب ملیگا۔ کوفہ کی جامع مسجد کی برکت بارہ میل تک جاتی ہے اسکے ایک زاویہ میں حضرت نوح ؑ کے تنور نے جوش مارا تھا پانچویں ستون کے پاس حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے نماز پڑھی تھی اسمیں ایکہزار نبیوں اور ایکہزار وصیوں نے نماز ادا کی ہے۔ اس میں عصائے موسیٰؑ۔ شجرۂ یقطین ہے اس میں یغوث و یعوق ہلاک ہوئے۔ یہیں سے اہواز کا پہاڑ چلا تھا اسی میں حضرت نوح ؑ کا مُصلّی ہے یہاں سے قیامت کے روز ایسے ستر ہزار افراد اُٹھینگے کہ اُنسے حساب نہیں لیا جاویگا۔ اسکا وسط جنت کے ایک باغ پر ہے اسمیں جنت کے تین چشمے چلتے ہیں جو ناپاکی دور کرتے ہیں اور مومنوں کو پاک کرتے ہیں اگر لوگوں کو اسکی فضیلت کا علم ہوجائے تو گھٹنوں کے بل یہاں آئیں۔

جب عبید اللہ بن زیاد نے جامع مسجد بنائی تو اُسنے منبر پر کھڑے ہوکر کہا اے اہل کوفہ تمہارے لئے ایسی مسجد بنائی ہے جسکی نظیر روئے زمین پر نہیں میںنے اسکے ہر ستون کیلئے سترہ سو خرچ کئے ہیں کوئی باغی ہی اسکو منہدم کرے گا۔

جب زیاد اس مسجد میں داخل ہوا اور اسکا معائنہ کیا تو کہا۔ کوئی مسجد اسکے مشابہ ہوسکتی ہے میں نے اسکے ہر ستون کی تعمیر پر اٹھارہ سو ۱۸ (؟) خرچ کئے ہیں۔

اس مسجد کا کچھ حصہ گر گیا تھا حجاج نے اسکو گرا کر از سر نو تعمیر کیا پھر اسکے بعد وہ دیوار گر گئی جو دار المختار سے ملتی ہے اسکو یوسف بن عمر نے بنایا۔ سید اسماعیل بن محمد رضؓ حمیری جامع مسجد کوفہ کی تعریف بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

میں تمہارے سامنے اللہ کی قسم کھاکر کہتا ہوں مکہ اور مدینہ کی مسجد کے	لعمرك ما من مسجد لعلّ مسجد

بمکۃ طهرًا او مصلّی بیثرب — کوئی اور مسجد کوفہ کی مسجد سے فضیلت نہیں رکھتی
بشرق ولا غرب علمنا مکانہ — روئے زمین کے کسی مشرق و مغرب کے آباد و غیر آباد
من الارض معمورًا ولا متجنب — علاقوں میں کوئی مسجد اسکا جواب نہیں رکھتی
مصلّی بہ نوحٌ تاثل وابتنیٰ — یہاں حضرت نوح ؑ نے نماز پڑھی
بہ ذات حیزوم وصدر مجنب — حیزوم (فرشتہ کے گھوڑے) نے یہاں اپنا سینہ رکھا
وفار بہ التنور ماء وعندہٗ — اسی میں حضرت نوح ؑ کے تنور نے جوش مارا
لہ قیل یا نوح فنی الفلک فارکب — اور اسی جگہ حضرت نوح ؑ سے کہا گیا اپنی کشتی پر سوار ہو جاؤ
وباب امیر المؤمنین الذی بہ — اسی میں حضرت امیر المؤمنین کا وہ دروازہ ہے جہاں سے
ممر امیر المؤمنین المهذب — امیر المؤمنین گذرتے ہیں۔

سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں حج کے احکام اہل مکہ سے۔ قراۃ اہل مدینہ سے اور حلال و حرام کے مسائل اہل کوفہ سے سیکھو یہ کوفہ کے مناقب ہیں اب اسکی برائی بھی سنو نجاشی کوفیوں کی برائی کرتے ہوئے کہتا ہے۔

اذا سقی اللّٰہ قومًا صوب غادیۃ — خدا جب کسی قوم پر صبح کا بادل برسائے تو
فلا سقی اللّٰہ اهل الکوفۃ المطرا — خدا اہل کوفہ کو بالکل بارش نہ بھیجے
التارکین علی طهر نساءهم — حیض میں اپنی عورتوں سے جماع کرتے ہیں
والنایکین بشاطی دجلۃ البقرا — دریائے دجلہ کے کنارے گائے کی دُبر میں جماع کرتے ہیں
والسارقین اذا ماجن لیلهم — رات کو چوری کرتے ہیں
والدارسین اذا ما اصبحوا السورا — اور صبح اُٹھکر دیواروں پر بیٹھکر قرآن پڑھتے ہیں۔

رامہ بنت حسین جب کوفے میں وارد ہوئیں اور اسکی آب و ہوا انکو موافق نہ آئی تو کہا

الا لیت شعری هل ابیتن لیلۃ — کاش میں رات ایسی جگہ گذاروں
وبینی وبین الکوفۃ النهران — کہ میرے اور کوفہ کے درمیان دو نہریں حائل ہوں

(مثل مشہور ہے کوفی لا یوفی کوفی بے وفا ہوتے ہیں از مصنف) کوفہ مدینہ سے بیس منزل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ (معجم البلدان باب الکاف والواو)

شام کیطرف

اسی سال عیسائیوں نے حمص پر دھاوا بولنا چاہا اور مسلمانوں کو محاصرہ میں لینا چاہا۔ حضرت ابو عبیدہ رضی

نے فوراً سرحدوں سے اپنی فوجیں جمع کریں اور حمص کے سامنے میدان میں مقابلہ کیلئے پڑے ر
حضرت خالد رضؓ قنسرین سے اپنی فوج لے آئے باقی دوسرے افسرین اپنی فوجوں کے ساتھ حاض
حضرت ابو عبیدہ رضؓ نے انسے مشورہ کیا کہ عیسائیوں سے جنگ کیجائے یا جب تک ہمکو امداد نہ
حمص میں خاموش بیٹھے رہیں حضرت خالد رضؓ کی رائے تھی کہ عیسائیوں سے مقابلہ کرنا چاہیئے د
امرار کا مشورہ تھا کہ خاموش ہو کر حمص میں بیٹھ رہنا چاہیئے حضرت ابو عبیدہ رضؓ نے حضرت عمرؓ
مطلع کیا کہ ہرقل بڑی فوجوں کیساتھ ہمپر حملہ کرنا چاہتا ہے۔

حضرت عمر رضؓ بہت محتاط تھے اور ہر شہر میں مزید فوج مہیا کر کے رکھتے تھے تاکہ بروقت کا
آئے اسی مدمیں کوفہ میں چار ہزار سوار دستہ تھا حضرت عمر رضؓ نے حضرت سعد رضؓ کو لکھا قعقاع رضؓ
ساتھ فوراً امداد حمص بھیجو کیونکہ وہاں ابو عبیدہ کا محاصرہ ہو گیا ہے اور سہیل بن عدی کو رقہ کیطرف
بھیجو کیونکہ اہل جزیرہ نے ہی عیسائیوں کو حمص پر حملہ کرنے کیلئے کھڑا کیا ہے اور عبداللہ بن عتبان
کو نصیبین کیطرف بھیجو پھر یہ دونوں حران اور رہا کا قصد کریں اور ولید بن عقبہ کو جزیرہ کی عرب عیسا
فوجوں، ربیعہ، تنوخ کی سرکوبی کیلئے بھیجو۔ اور عیاض کو بھی وہاں بھیجو۔ اگر اہل جزیرہ سے جنگ
پڑے تو ان سب فوجوں کی قیادت عیاض کے حوالہ ہوگی اور وہ ان سب کے افسر ہوں گے۔

حضرت قعقاع رضؓ فوراً چار ہزار سواروں کے ساتھ حمص روانہ ہو گئے عیاض بن غنم اور دیگ
اپنے اپنے راستوں کو روانہ ہوئے خود حضرت عمر رضؓ مدینہ سے جابیہ کیطرف روانہ ہوئے تاکہ ابو عبید
کی فوجوں کی ڈھارس بندھے جب اہل جزیرہ کو علم ہوا کہ انکی سرکوبی کیلئے چاروں طرف سے فوجیں جمع
رہی ہیں تو وہ اپنے اپنے شہر بھاگ گئے اور عیسائیوں کو مسلمانوں کے حوالہ کر دیا۔ حضرت ابو عبیدہ
نے عیسائیوں پر حملہ کر دیا اور حضرت قعقاع رضؓ تیسرے روز اپنا اپنا سوار دستہ لیکر پہنچ گئے لیکن انکی آم
سے پہلے عیسائیوں کو شکست ہو چکی تھی اور لڑائی سے پہلے حضرت ابو عبیدہ رضؓ نے حضرت خالد رضؓ
ولید سے مشورہ کیا کہ ہم حملہ کی ابتدا کریں حضرت خالد رضؓ نے فرمایا ضرور حملہ کی ابتداء کرو خدا نے
فتح عطا فرمائی اور حضرت ابو عبیدہ رضؓ نے حضرت عمر رضؓ کو فتح کی خبر پہنچائی حضرت عمر رضؓ نے لکھا
غنیمت کی تقسیم میں عراق سے آنے والی اسلامی فوج کو بھی شامل کرو حضرت عمر رضؓ نے فرمایا خدا ا
کی اسلامی فوج کو جزاء خیر دے بروقت اسلامی فوجوں کی امداد کر دیتے ہیں۔

بروقت امداد کرنے والی فوج قصر کوفہ میں رہتی تھی اور عجمی اس کا نام اُخری شاہجہان
رکھتے تھے۔

فتح جزیرہ

اب حضرت عیاض بن غنم اہل جزیرہ کی سرکوبی کیلئے روانہ ہوئے۔ اور اپنا لشکر لیکر رُہا میں اُترے اہل رُہا نے ہتھیار ڈالے اور صلح کر لی اہل رُہا کو دیکھ کر اہل حران نے بھی ہتھیار ڈالدیئے اور صلح کر لی اسکے بعد حضرت عیاض نے حضرت ابوموسیٰ اشعری کو نصیبین اور انکے صاحبزادے جو بالکل کم سن تھے عمر بن سعد کو ایک سوار دستہ کے ساتھ راس العین کیطرف اور خود بعض تعیش دارا کیطرف روانہ ہوئے حتیٰ کہ اسکو فتح کر لیا اور حضرت ابوموسیٰ نے نصیبین فتح کر لیا۔ اسکے بعد حضرت عیاض نے عثمان بن ابی العاص کو آرمینیہ کیطرف بھیجا۔ یہاں دشمن سے کچھ جنگ ہوئی اور حضرت صفوان بن مُعطّل شہید ہو گئے پھر دشمن سے صلح ہو گئی اور وہ جزیہ دینے پر راضی ہو گئے اس کے بعد فلسطین میں قیساریہ فتح ہوا اور ہرقل بھاگ گیا۔

دُوسری روایت کے مطابق ان فتوحات کا سلسلہ اسطرح ہے۔

حضرت قعقاع رض کوفہ سے حمص کیطرف روانہ ہوگئے اور ادھر عیاض بن غنم اور دیگر افسر اپنی اپنی فوجیں لیکر اپنی اپنی سمت کو روانہ ہوئے اور سب نے جزیرہ کی سڑک پکڑی۔ سہیل بن عدی اپنی فوج کے ساتھ طریق فراض سے رقہ پہنچے۔ جب اہل جزیرہ کو علم ہوا کہ کوفہ سے انکی سرکوبی کیلئے فوجیں روانہ ہو گئی ہیں تو انہوں نے عیسائیوں کی امداد کرنیکا خیال ترک کر دیا اور لشکر اسلام نے انکا محاصرہ کر لیا اور اہل جزیرہ نے حضرت عیاض کی خدمت میں درخواستِ صلح پیش کر دی حضرت عیاض نے قبول کر لی اور جزیہ انپر مقرر کر دیا گیا۔

عبداللہ بن عتبان نے دجلہ کا راستہ اختیار کر کے موصل کو اپنا منتہائے نظر قرار دیا۔ دریا عبور کر کے نصیبین پہنچے اہل شہر نے ہتھیار ڈالے اور صلح کر لی حضرت عیاض کو مطلع کیا گیا آپنے صلح کی منظوری کا حکم عطا فرمایا۔

ولید بن عقبہ نے جزیرہ کے عرب عیسائی فوجوں پر خروج کیا۔ عربی عیسائی فوجیں مسلمانوں سے مل گئیں صرف ایاد بن نزار قبیلہ بھاگ کر روم چلا گیا حضرت ولید نے حضرت عمر رض کو خبر بھجوائی۔

جب اہل رقہ اور نصیبین نے اطاعت قبول کر لی تو حضرت عیاض نے سہیل و عبداللہ بن عتبان کو اپنے پاس بلا لیا اور یہ سب فوجیں لیکر حران پہنچے۔ انہوں نے بھی ہتھیار ڈالدئے اور جزیہ دینے پر راضی ہو گئے حضرت عیاض نے اسکو منظور فرمایا اسکے بعد حضرت عیاض نے سہیل و عبداللہ کو رُہا

بھیجا۔ انہوں نے اطاعت قبول کرلی۔ پس اسطرح کل اہل جزیرہ نے ہتھیار ڈالدئے اور یہ علاقہ بڑی
آسانی سے فتح ہوگیا ان فتوحات کے متعلق حضرت عیاض بن غنم فرماتے ہیں۔

مَنْ مُبْلِغُ الاَقْوَامِ اَنَّ جُمُوْعَنَا	کون ہے جو قوموں کو یہ خبر پہنچادے کہ ہماری فوجوں نے
حوت الجزیرۃ یوم ذات زحام	لڑائی کے دن جزیرہ کو گھیر لیا۔
جمعوا الجزیرۃ والغیاث تنفسوا	دشمن نے جزیرہ میں اپنا لشکر جمع کیا اور حمص کے عیسائیوں کی امداد کرنی
عمن بحمص غیابۃ القدام	ارادہ کیا (لیکن ہماری فوجیں دیکھکر) اپنی اس امداد کو روک لیا۔
ان الاعزۃ والمکارم معشر	مسلمانوں کی بہترین اور شریف فوجوں نے
فضوا الجزیرۃ عن جواخ الہام	جزیرہ کی دشمن فوجوں کو توڑ پھوڑ کر رکھدیا
غلبوا الملوک علی الجزیرۃ فانتہوا	لشکر اسلام جزیرہ کے دشمن افسروں پر غالب آگیا
عن غزو من بادی بلاد الشام	جو شام کی عیسائی فوجوں کی امداد کرنے کا ارادہ کر رہا تھا۔

(طبری صفحہ ۱۹۷ تا ۱۹۸ جلد ۴) (ابن خلدون ۱۰۷ - ۱۰۸ - جلد ۲)

جزیرہ۔ دریائے دجلہ و فرات کے درمیان شام کے قریب واقع ہے اس کی آب و ہوا بہت اچھی
اس میں بڑے بڑے شہر اور مشہور قلعے واقع ہیں۔ بڑے شہروں کے نام یہ ہیں حرّان۔ رہا۔ رقہ۔ راس عین۔
نصیبین۔ سنجار۔ خابور۔ ماردین۔ آمد۔ میا فارقین۔ موصل۔ جزیرہ سے لشکر اسلام کیلئے زیتون
غلہ۔ اور سرکہ حاصل کیا جاتا تھا۔ جسکی قیمت پہلے اڑتالیس درہم بعد میں صرف چوبیس درہم رہگئی
(معجم البلدان باب الجیم والزای)

جب حضرت عمرؓ جابیہ میں وارد ہوئے اور حمص کی مہم سے فارغ ہوئے تو حضرت حبیب
مسلمہ کو حضرت عیاض بن غنم کی امداد کو بھیجا۔ جب حضرت عمرؓ جابیہ سے مدینہ منورہ جانے لگے تو حضرت
ابو عبیدہؓ نے عرض کیا عیاض بن غنم کو میرے لشکر سے ملا دیا جائے کیونکہ حضرت خالدؓ بن ولید
مدینہ منورہ روانہ ہوچکے تھے حضرت عمرؓ نے اسکو منظور کیا سہیل بن عدی اور عبداللہ بن عبداللہ
مشرقی ممالک پر تعین کرنے کیلئے فوج بھیجا۔ اور حبیب بن مسلمہ کو حاکم جزیرہ مقرر کیا۔

شہنشاہ قسطنطنیہ کو حضرت عمرؓ کی تنبیہ

جب حضرت ولید کا یہ پیغام حضرت عمرؓ ملا کہ قبیلہ ایاد روم بھاگ گیا ہے تو حضرت عمرؓ نے
ہرقل شاہ قسطنطنیہ کو لکھا۔

مجھکو خبر ملی ہے کہ ایک عرب قبیلہ ایاد ممالک عرب کو چھوڑ کر تمہارے ملک میں پناہ گزین ہوا ہے میں تمکو تاکید کرتا ہوں کہ انکو وہاں سے نکالدو ورنہ میں تمام عیسائیوں کو اپنی مملکت سے نکالدونگا۔

ہرقل نے اس حکم کے سامنے سر تسلیم خم کیا اور قبیلہ ایاد کو وہاں سے نکالدیا ان عربوں سے چار ہزار علاقہ شام و جزیرۂ شام میں آباد ہو گئے اور حضرت ولید رضہ نے انکو اپنے ملک میں داخل ہونے کیلئے یہ شرط مقرر کی کہ وہ عیسائیت چھوڑ دیں اور سب مسلمان ہو جائیں حضرت عمر رضہ نے ولید کو لکھا تم انپر اتنی سختی نہ کرو یہ شرط صرف جزیرۃ العرب میں ہو سکتی ہے اور جزیرہ (جو عراق و شام کے مابین واقع ہے) اس شرط سے مستثنیٰ ہے زیادہ سے زیادہ تم انکو یہ حکم دے سکتے ہو کہ آئندہ وہ کسی بچہ کو عیسائی نہ بنائیں ۔ اور انکے قبیلہ میں سے جو مسلمان ہونا چاہے اسکو اسلام قبول کرنے سے نہ روکیں

اسکے بعد ان عربی عیسائیوں نے حضرت عمر رضہ کی خدمت میں اپنا وفد بھیجا اور یہ مطالبہ کیا کہ ہم سے سالانہ جو مال لیا جاتا ہے اُسکا نام جزیہ نہ رکھا جائے جب یہ عیسائی نمائندے حضرت عمر رضہ کی خدمت میں پہنچے تو حضرت عمر رضہ نے اُنسے فرمایا اپنا جزیہ ادا کرو۔ انہوں نے کہا آپ ہمکو ہمارے وطن پہنچا دیجیے اور ہم سے جزیہ نہ لیجیے ورنہ ہم عیسائی حکومت میں جاکر آباد ہو جائینگے آپ عربوں میں ہمکو رسوا کرتے ہیں کہ ہمکو جزیہ ادا کرنا پڑتا ہے حضرت عمر رضہ نے فرمایا تم خود اپنے آپکو (اسلام نہ قبول کرکے) ذلیل کر رہے ہو اور اپنی قوم عرب کی مخالفت کر رہے ہو (وہ سب مسلمان ہو چکے ہیں۔ لیکن تم ابھی تک مسلمان ہونے سے انکار کرتے ہو) خدا کی قسم تم مجھکو اپنا جزیہ اس طرح پیش کرو۔ کہ تم ذلیل حالت میں ہمارے سامنے کھڑے ہو اور اگر تم عیسائی ملک میں بھاگے تو میں لشکر بھیجکر تمکو قید کرلونگا انہوں نے کہا آپ ہم سے جتنا چاہیں مال لیں لیکن اس کا نام جزیہ نہ رکھیں (کیونکہ جزیہ کے نام سے ہمیں چڑھ ہے) حضرت عمر رضہ نے فرمایا ہم تو جزیہ ہی کہیں گے تم اپنی طرف سے جو چاہو اسکا نام رکھو۔

جب حضرت ولید رضہ نے انپر زیادہ سختی کرنی شروع کی تو حضرت عمر رضہ نے انکو معزول کر کے فرات بن حیان اور ہند بن عمر کو مقرر کیا۔ (ابن خلدون صفحہ ۱۰۸ جلد ۲)

(طبری صفحہ ۱۹۸ جلد ۴)

طاعون عمواس

حضرت عمر رضہ اپنی زندگی میں چار دفعہ شام میں تشریف لائے دو دفعہ ۱۶ سنہ ھ میں دو دفعہ ۱۷ سنہ ھ میں

آپنے اعلان کیا میں مملکت اسلامیہ کا پورا دورہ کرنا چاہتا ہوں تاکہ مسلمانوں کا حال مجھسے مخفی نہ رہے جب آپ مقام سرغ میں پہنچے تو جمادی الاولی ۱۸ھ میں اکابر قوم کو جمع کر کے اعلان کیا ملک میں وبا پھیلی ہوئی ہے اور شام میں طاعون ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ جس ملک میں طاعون ہو وہاں کا رُخ نہ کرو۔ لہذا میں کل مدینہ واپس جانیوالا ہوں اسکے بعد اجناد سے تمام عمال اپنے اپنے علاقوں کو روانہ ہو گئے اور حضرت ابو عبیدہ رض کے کان میں کچھ باتیں کر کے خود بھی مدینہ کی طرف چل پڑے۔

اس طاعون عمواس میں بڑے بڑے ارکان اسلام اور اکابر مسلمان فوت ہو گئے ابو عبیدہ رض۔ معاذ رض بن جبل۔ یزید بن ابی سفیان۔ حارث بن ہشام۔ سہیل بن عمرو۔ عتبہ بن سہل جب حضرت عمر رض کو خبر ملی کہ حضرت ابو عبیدہ رض طاعون میں مبتلا ہو گئے ہیں تو حضرت عمر رض نے انکو شام سے چلے آنے کے لئے یہ فرمان بھیجا۔

ابو عبیدہ تم کو السلام علیکم۔ اما بعد۔ مجھکو ایک ضروری کام درپیش ہے میں تم سے اس معاملہ میں مشورہ کرنا چاہتا ہوں تم میرا یہ خط پڑھتے ہی مدینہ روانہ ہو جاؤ۔

یہ خط پڑھکر حضرت ابو عبیدہ رض سمجھ گئے کہ حضرت عمر رض مجھکو کسی بہانہ سے شام سے نکالنا چاہتے ہیں تاکہ میں طاعون سے بچ جاؤں حضرت ابو عبیدہ رض نے فرمایا اللہ تعالی امیر المومنین کو بخشے اور یہ خط لکھا۔

میں آپکا مقصد سمجھ گیا ہوں میں اسوقت مسلمان سپاہیوں کے ساتھ ہوں میں کسی حالت میں انکو چھوڑ نہیں سکتا اور نہ ایک لمحہ کیلئے اُن سے علیحدہ ہونا چاہتا ہوں میں راضی ہوں کہ اللہ تعالے میرے لئے اور میرے مسلمان سپاہیوں کیلئے جو تقدیر جلدی کرنا چاہتا ہے جاری کر دے یا امیر المومنین مجھکو اپنے مسلمان سپاہیوں کے ساتھ رہنے دیں۔ جب حضرت عمر رض نے یہ جواب پڑھا تو رو پڑے لوگوں نے عرض کیا امیر المومنین کیا حضرت ابو عبیدہ رض فوت ہو گئے ہیں فرمایا نہیں۔ لیکن فوت ہونے والے ہیں۔ اسکے بعد حضرت عمر رض نے حضرت ابو عبیدہ رض کو یہ خط لکھا۔

السلام علیکم۔ اما بعد۔ آپنے لشکر اسلام کو ایک گہرے مقام میں اتار رکھا ہے۔ آپ انکو کسی بلند مقام پر پہنچائیں۔ حضرت ابو عبیدہ رض نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رض کو طلب کیا فرمایا حضرت عمر رض کا یہ تازہ فرمان آیا ہے تم باہر نکلکر کوئی موزون مقام لشکر کے لئے تجویز کرو تاکہ میں اس حکم کی تعمیل کر سکوں حضرت ابو موسیٰ رض فرماتے ہیں میں حسب ہدایت باہر نکلا۔ اور تیاریاں کرنے کے لئے اپنے گھر آیا

تو میری بیوی فوت ہو چکی تھی میں حضرت ابو عبیدہ رضؓ کی خدمت میں واپس گیا اور عرض کیا میرے مکان میں ایک حادثہ پیش آیا ہے فرمایا شاید تمہاری اہلیہ اس وبا کا شکار ہو گئی ہیں میں نے عرض کیا جی ہاں۔

اسکے بعد حضرت ابو عبیدہ رضؓ نے اپنا اونٹ منگوایا جب وہ پیش کیا گیا اور اسپر پالان رکھا گیا تو آپ نے اُسکے رکاب میں قدم رکھا ہی تھا کہ طاعون کا شکار ہو گئے۔ آپ نے مسلمانوں سے فرمایا میں طاعون میں مبتلا ہو چکا ہوں یہ کہکر لشکر کو آگے بڑھایا حتیٰ کہ جابیہ میں انکو لے گئے (جابیہ وہ مقام ہے جہاں حضرت عمر رضؓ نے نزول فرمایا تھا حضرت ابو عبیدہ رضؓ نے خیال کیا کہ شاید اس برکت سے کہ یہاں حضرت عمر رضؓ نے قدم رنجہ فرمایا۔ طاعون سے ہم مسلمانوں کی خلاصی ہو جائے) جابیہ پہنچکر لشکر اسلام طاعون سے بچگیا۔

جب حضرت ابو عبیدہ رضؓ طاعون میں مبتلا ہوئے تو لشکر اسلام میں کھڑے ہو کر خطبہ دیا۔

مسلمانو! یہ طاعون اس وقت تمہارے لئے خدا کی طرف سے باعث رحمت ہے تم سے پہلے بہت نیک بندے اس مرض میں فوت ہو چکے ہیں ابو عبیدہ خدا سے استدعا کرتا ہے کہ وہ اس کو بھی اس کا حصہ دے۔

یہ کہکر حضرت معاذ بن جبل کو اپنا جانشین مقرر کیا اور فوت ہو گئے اسکے بعد حضرت معاذ بن جبل نے بھی کھڑے ہو کر یہی خطبہ دیا اور خدا سے استدعا کی کہ اسکی اولاد بھی اس طاعون سے حصہ لے اسی وقت انکا صاحبزادہ عبدالرحمٰن بن معاذ طاعون سے فوت ہو گئے پھر اپنے لئے خدا سے دعا کی خود بھی سواری پر بیٹھے بیٹھے طاعون سے مر گئے نزع کی حالت میں اپنے ہاتھ کی پشت کو پھیر کر یہ کہتے (اپنے دعا کیلئے ہاتھ اٹھاتے ہوئے) معاذ میں تیرے لئے دنیا کی کوئی چیز پسند نہیں کرتا اسکے بعد حضرت عمروؓ بن عاص کو اپنا جانشین مقرر کیا اُنہوں نے کھڑے ہو کر یہ خطبہ دیا۔

مسلمانو! جب یہ بیماری پھیلتی ہے تو آگ کیطرح مشتعل ہوتی ہے۔ تم یہاں سے اُٹھکر پہاڑوں میں بھاگ جاؤ۔ ابو واثلہ ہذلی ایک شخص نے کہا آپ سنت رسول ﷺ کے خلاف کر رہے ہیں اور آپ اس وقت میرے گدھے سے بھی بدتر ہیں حضرت عمروؓ بن عاص نے کہا میں تمہارا جواب دینا نہیں چاہتا (کیونکہ آپ صحابی ہیں اور صحابی کی بے عزتی کرنا منع ہے) لیکن میں بخدا اب یہاں نہیں ٹھہرونگا یہ کہکر اُٹھ کھڑے ہوئے آپکو دیکھکر سب مسلمان اُٹھکر متفرق ہو گئے اور منتشر ہو گئے خدا نے طاعون کو دبا دیا اور سب مسلمان بچگئے جب حضرت عمر رضؓ کو حضرت عمروؓ بن عاص کی کارروائی کی خبر ملی تو آپ نے کچھ نہ کہا۔

جب حضرت عمر رضی کو حضرت ابو عبیدہ اور یزید بن ابی سفیان کے فوت ہونے کی خبر ملی تو آپ نے
حضرت معاویہ بن ابی سفیان کو دمشق کا حاکم اور ملک شام کا حکمران بنایا اور حضرت شرحبیل
کو فلسطین کا حاکم مقرر کیا۔

حضرت ابو عبیدہ ملک شام فتح ہو گیا اور یہ تمام علاقہ اسلام پر

سفر شام

۱۷ھ میں حضرت عمر رضی دوسری دفعہ شام میں تشریف لائے حضرت علی مرتضی رضی کو مدینۃ المنورہ میں اپنا جانشین مقرر کیا اور تیز رفتاری سے سفر کرنا شروع کی اور ایلہ کے راستے کو اختیار کیا جب ایلہ کے قریب پہنچے راستے سے ہٹ گئے اپنا غلام آپ کے پیچھے ہو لیا آپ سواری سے اتر کر اور خود غلام کی سواری پر سوار ہو گئے غلام کی سواری پر سوار ہوئے امیر المومنین کی پوستین اور اپنی سواری اپنے غلام کو دیدی جب غلام لوگوں کے سامنے پہنچا لوگوں نے دریافت کیا امیر المومنین کہاں ہیں اس نے جواب دیا تمہارے آگے مسلمان دوڑے حضرت عمر ان سے آگے بڑھ چکے تھے۔ ایلہ میں تشریف فرما ہوئے مسلمانوں سے کہا گیا امیر المومنین شہر میں داخل ہو چکے ہیں آپ کی قمیص بحالت سفر کی وجہ سے پھٹ گئی تھی۔ آپ نے اتار کر ایک پادری کے حوالے کی اسکو حکم دیا اسکو دھو ڈالو اور اس میں پیوند لگا دو۔ پادری قمیص لے گیا اور اس میں پیوند لگائے دوسری قمیص بھی اسی دم سی کر لے آیا حضرت عمر رضی نے فرمایا یہ کیا ہے عرض کیا یہ آپ کی قمیص ہے جس میں نے پیوند لگائے ہیں لیکن یہ میں اپنی طرف سے نئی سی کر لایا ہوں تاکہ آپ اسکو پہن لیں حضرت عمر رضی نے اسکی قمیص کو ایک اپنے ہاتھ میں لیا پھر اسکو اسکی قمیص واپس کر دی فرمایا میری قمیص ہی میرے لئے اچھی ہے کیونکہ پسینہ اس میں خوب جذب ہوتا ہے۔

حضرت عباس رضی نے جابیہ میں حضرت عمر رضی سے کہا جو شخص ان چار باتوں پر عمل کرتا ہے جنت کا مستحق ہوتا ہے۔ مال کی امانت بعینہ واپس کرنا تقسیم میں مساوات پیش نظر رکھنا۔ اپنا وعدہ پورا کرنا۔ گناہوں سے بچنا۔ تم خود بھی انپر عمل کرو اور اپنے گھر والوں کو وصیت کرو کہ وہ بھی انپر عمل کریں حضرت عمر رضی نے یہ کارنامے سرانجام دئے۔

مسلمانوں کی تنخواہ مقرر کی۔ ملک شام کی سرحدیں بند کیں اور انکی اصلاح کی۔ ملک شام کا دورہ کیا اور ہر ضلع میں باقاعدہ گشت لگائی۔ عبداللہ بن قیس کو ہر ضلع کے ساحلی علاقہ پر متعین

فرمایا حضرت شرجیل کو معزول کیا۔ حضرت امیر معاویہ رض کو امیر بنا کر حضرت ابو عبیدہ رض و حضرت خالد بن ولید رض کو انکے ماتحت مقرر کیا۔

حضرت شرجیل رض نے عرض کیا امیر المومنین آپ نے مجھکو اپنی کسی ناراضگی کیوجہ سے معزول کیا ہے فرمایا نہیں بلکہ میں تم سے زیادہ کسی مضبوط افسر کو اس عہدہ پر فائز کرنا چاہتا ہوں حضرت شرجیل رض نے عرض کیا آپ لوگوں میں یہ اعلان کر دیں تاکہ میری بے عزتی نہو حضرت عمر رض نے مسلمانوں کے سامنے کھڑے ہو کر فرمایا۔ میں نے شرجیل کو اپنی کسی ناراضگی کیوجہ سے اسکے عہدہ سے معزول نہیں کیا۔ لیکن میرا ارادہ ہے کہ اس عہدہ پر کسی مضبوط افسر کو مقرر کر دوں۔

اسکے بعد حضرت عمر رض نے دیگر احکام جاری کر کے مسلمانوں کے درمیان کھڑے ہو کر الوداعی خطبہ دیا۔ حارث بن ہشام اپنے خاندان کے ستر افراد کے ساتھ ملک شام میں آئے تھے صرف چار خود بھی زندہ واپس نہ جا سکے اس کے متعلق حضرت خالد رض بن ولید کے صاحبزادے حضر مہاجر فرماتے ہیں

من یسکن الشام یعرس بہ — جو شخص شام سکونت اختیار کرے گا مصیبت اٹھائے گا

والشام ان لم یفنتا کا ذب — ملک شام اگر ہمکو فنا نہ کرے تب بھی خراب ہے۔

افنی بنی ریطۃ فرسانھم — شام نے بنی ریطہ کے سوار فنا کر دئے

عشرون لم یقصص لہم شارب — ان کے بیس افراد کی ابھی تک مونچھیں بھی نہ کٹی تھیں یعنی موت نے جوانی میں ان کو ختم کر دیا)

ومن بنی اعمامہم مثلہم — اور انکے چچا زاد بھائیوں کے اتنے ہی افراد کو بھی موت کے منہ میں ڈالدیا

لمثل ھذا اعجب العاجب — اسکو دیکھ کر تعجب کرنے والے اپنے تعجب کا اظہار کرتے ہیں

طعنا وطاعونا منایاھم — وبا، طاعون نے ہماری موتیں لیں

ذلک ما خط لنا الکاتب — خدا نے ہماری تقدیر میں یہی لکھدیا تھا۔

ذی الحجہ میں حضرت عمر رض شام سے مراجعت فرمائے مدینہ ہوئے اور کوچ کرنیسے پہلے یہ خطبہ دیا خدا کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد کہا۔

خدا نے مجھکو تمہارا والی مقرر کیا ہے میں نے الفعات کے مطابق تمہارے فرائض کو ادا کیا ہے اور ادا کرونگا انشاء اللہ تمہارے ہمام کو بخوبی انتظام سے سرانجام دیا ہے۔ تمہارے لشکروں کا انتظام کیا۔ تمہارے لئے سرحدیں مضبوط کیں اور انکو وسیع کیا۔ تمہارے دشمنوں کی سرکوبی کی تمہاری تنخواہیں مقرر کیں اور اس کام کیلئے ایک خاص محکمہ مقرر کیا تاکہ تمکو کسی طرح سے تکلیف نہ ہو اگر تم میں سے

کسی فرد کو کوئی اور شعبہ معلوم ہے جسپر عمل کرنا ضروری ہے تو مجھے بتاؤ ہم اسپر ضرور عمل کرینگے انشاءاللہ نیکی کرنے کی توفیق خدا ہی سے حاصل ہوتی ہے۔

خطبہ ختم کرتے وقت نماز کا وقت آگیا۔ لوگوں نے عرض کیا۔ آپ بلال رضؓ کو حکم دیں وہ اذان دیں حضرت عمر رضؓ نے حضرت بلال رضؓ کو حکم دیا انہوں نے اذان حضرت بلال رضؓ اذان دے رہے تھے اور سب صحابی زار زار رو رہے تھے حتیٰ کہ ہر شخص کی داڑھی آنسوؤں سے تر ہو گئی اور حضرت عمر رضؓ سب سے زیادہ رو رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر مبارک سنکر سبکو رونا آیا۔

حضرت خالد رضؓ کے متعلق

حضرت خالد رضؓ قنسرین کے اُس وقت تک حاکم رہے کہ انہوں نے ایک غزا میں سب مال غنیمت اپنے لئے مخصوص کر لیا۔

حضرت عمر رضؓ کو خبر ملی کہ حضرت خالد رضؓ نے ایک حمام میں غسل کیا ہے اور غسل کرنے کے بعد ایسی خوشبو لگائی ہے جو شراب سے طیار ہوئی تھی اور اس میں شراب کی آمیزش تھی حضرت عمر رضؓ نے انکو لکھا میں نے سنا ہے کہ تمنے شراب کی آمیزش والی خوشبو اپنے بدن پر ملی ہے۔ سنو! خدا نے شراب کا باطنی حصہ بھی اسیطرح حرام کیا جسطرح اُسکا ظاہر حصہ (یعنے پینا) حرام ہے آج کے بعد تم ایسی خوشبو اپنے بدن پر نہ ملنا۔ کیونکہ یہ ناپاک ہے اگر تمنے ایسا کیا ہے تو آئندہ ایسا نہ کرنا۔

حضرت خالد رضؓ نے جواب میں لکھا۔ ہمنے شراب کو بالکل زمین میں دفن کر دیا ہے

جب حضرت عمر رضؓ جابیہ سے مراجعت فرما کے مدینہ ہوئے تو حضرت خالد رضؓ بن ولید اور حضرت عیاض بن غنم لشکر لیکر آگے بڑھے اور بہت غنائم حاصل کئے جسوقت حضرت عمر رضؓ جابیہ سے مدینہ گئے تو شام کی یہ حالت تھی۔

حمص پر حضرت ابو عبیدہ رضؓ حاکم تھے اور حضرت خالد رضؓ حضرت ابو عبیدہ رضؓ کے ماتحت قنسرین کے حاکم تھے۔ دمشق کے حاکم حضرت یزید بن ابی سفیان اردن کے حاکم حضرت امیر معاویہ رضؓ فلسطین کے حاکم حضرت علقمہ رضؓ بن مجزز۔ اہراء کے حاکم حضرت عمرو بن عتبہ ساحلی علاقوں کے حاکم حضرت عبداللہ بن قیس جب حضرت خالد رضؓ بن ولید اپنی مہم سے فارغ ہو کر پلٹے اور بہت غنائم حاصل ہوئیں تو لوگوں میں مشہور ہوا کہ حضرت خالد رضؓ نے بہت سے لوگوں کو انعامات و عطیات دئے ہیں صرف اشعث بن قیس کو دس ہزار روپیہ دیئے حضرت عمر رضؓ سے کوئی بات مخفی نہ تھی سب خبریں ملجاتی تھیں کیونکہ

انتظام بہت سخت تھا حضرت عمرؓ نے حضرت ابو عبیدہؓ کو یہ فرمان لکھکر اسی دم ڈاک میں بھیجا۔
خالد کو کھلے مجمع میں اُسکی پگڑی سے اسکو باندھو اُسکی ٹوپی اُتارو اُس سے پوچھو کہ اُسنے اشعث کو یہ دس ہزار روپے اپنے مال سے دئے ہیں یا سرکاری خزانہ سے اگر وہ اعتراف کرے کہ اُس نے سرکاری خزانہ سے دئے ہیں تو اُسنے خیانت کے جرم کا اعتراف کیا اور اگر وہ اعتراف کرے کہ اُسنے یہ مال اپنی ملکیت سے دیا تب بھی اُسنے اسراف کیا دونوں حالتوں میں اسکو معزول کر دو اور اسکا عہدہ تم خود سنبھال لو۔

جب یہ فرمان آیا تو حضرت ابو عبیدہؓ نے حضرت خالدؓ کو طلب کیا اور کھلے مجمع میں منبر پر بٹھا کر اُس سے سرکاری آدمی نے پوچھا جناب نے یہ رقم اشعث کو سرکاری خزانہ سے دی ہے یا اپنی جیب سے۔ حضرت خالدؓ نے کوئی جواب نہ دیا جب بہت دفعہ پوچھا گیا اور حضرت ابو عبیدہؓ بھی خاموش بیٹھے دیکھتے رہے تو حضرت بلالؓ اپنی جگہ سے اُٹھے اور فرمایا امیر المؤمنین نے ہم کو آپکے متعلق یہ کارروائی اختیار کرنیکا حکم دیا ہے یہ کہکر سر عام اُنکی ٹوپی اتار لی اور اُنکی پگڑی سے اُن کو باندھا پھر پوچھا آپنے یہ مال سرکاری خزانہ سے دیا ہے یا اپنی جیب سے۔ حضرت خالدؓ نے جواب دیا میں نے اپنی جیب سے یہ مال دیا ہے یہ جواب سنکر حضرت بلالؓ نے انکو ٹوپی پہنا دی اُنکی پگڑی کھولدی پھر عرض کیا ہم ہر حال میں خواہ بڑے ہوں یا چھوٹے اپنے امیر المؤمنین کے حکم کی اطاعت بجا لائینگے۔

اب حضرت خالدؓ حیران رہ گئے ہیں کہ وہ معزول ہیں یا غیر معزول حضرت ابو عبیدہؓ نے انکو کوئی اطلاع نہ دی حالانکہ فرمان میں درج تھا کہ خالد کو معزول کیا جاتا ہے جب حضرت عمرؓ کو ایک طویل عرصہ تک اسکی کوئی خبر نہ ملی تو حضرت ابو عبیدہؓ کو لکھا خالد کو میرے پاس بھیجو۔ حضرت خالدؓ حضرت ابو عبیدہؓ کے پاس آئے اور عرض کیا آپنے اتنے طویل عرصہ تک کیوں خاموشی اختیار کی اور کیوں نہ مجھے اطلاع دی کہ میں اپنے عہدہ سے معزول ہوں حضرت ابو عبیدہؓ نے جواب دیا میں آپ کو ناراض کرنا نہیں چاہتا تھا۔

حضرت خالدؓ قنسرین گئے اور انکے باشندوں کو الوداعی خطبہ دیکر واپس چلے آئے حمص کا رُخ کیا وہاں بھی اہل حمص کو الوداعی خطبہ سنایا پھر مدینہ کیطرف چل پڑے حتیٰ کہ حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا حضرت میں اللہ کے سامنے اور عام مسلمانوں کے سامنے شکایت کروں گا کہ میرے متعلق حضرت عمرؓ کا رویہ غیر مناسب واللہ غیر موزون ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا تمنے اتنا تموّل کہاں سے حاصل کیا عرض کیا اپنے غنائم کے حصوں سے۔ اگر میری دولت ساٹھ ہزار

سے زیادہ ہو تو آپ زیادہ وہاں لے سکتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے پڑتال کی تو بیس ہزار رقم زیادہ
حضرت عمرؓ نے یہ بیس ہزار ضبط کر لئے اور بیت المال میں داخل کر لئے پھر حضرت خالدؓ سے
تم مجھ سے زیادہ فضیلت رکھتے ہو تم میرے منظور نظر ہو خدارا آج کے بعد تم مجھ سے ناراض نہ رہنا
اسکے بعد حضرت عمرؓ نے تمام مملکت اسلامیہ میں یہ فرمان لکھکر بھجوایا۔
میں نے حضرت خالدؓ کو اپنی کسی ناراضگی یا خالد کے کسی جرم کیوجہ سے معزول نہیں کیا لیکن لوگ
زیادہ انکے معتقد ہونے لگے تھے میں نے کہا ایسا نہ ہو کہ مسلمانوں میں کوئی نیا فتنہ کھڑا ہو میں نے انکو معزول
کردیا وہ بالکل بے قصور ہیں جو کچھ ہوتا ہے خدا کی طرف سے ہوتا ہے انکی معزولی بھی خدا کا حکم
اسکے بعد حضرت عمرؓ نے حضرت خالدؓ کو سرکاری خزانہ سے تاوان ادا کیا اور مزید انعام
اکرام دیکر حضرت خالدؓ کو خوش کیا۔ (طبری صفحہ ۲۰۵ جلد ۴) (ابن خلدون صفحہ ۱۰۹ جلد

دیگر واقعات

اسی سال حضرت عمرؓ نے مکہ میں عمرہ کیا مسجد الحرام میں اضافہ کیا۔ اور مکہ میں بیس روز قیام
جنہوں نے اپنے مکانات گرانے سے انکار کیا اُن کے مکانات گروا لئے اور انکی قیمت بیت المال
رکھوا دی حتیٰ کہ جب مالک مکانات راضی ہو گئے تو یہ قیمتیں اُنکے حوالہ کر دی گئیں یہ رجب کا مہینہ
اور مدینہ میں اپنا نائب حضرت زیدؓ بن ثابت کو مقرر کیا تھا۔
جب حضرت عمرؓ مدینہ سے مکہ معظمہ تشریف لا رہے تھے تو راستہ میں اہل چاہ (کنویں والے)
نے درخواست کی کہ ہمکو راستہ میں سایہ دار مکانات بنانے کی اجازت مرحمت فرمائی جاوے اس سے پہلے
مکہ اور مدینہ کے درمیان راستہ میں کوئی سایہ دار مکان نہیں تھا حضرت عمرؓ نے اجازت دی لیکن اس
شرط پر کہ مسافر سایہ اور پانی حاصل کرنے کا حقدار ہوگا۔
اسی سال حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ کی صاحبزادی حضرت ام کلثومؓ سے شادی کی۔ یہ حضرت
فاطمہؓ کی صاحبزادی ہیں۔
اسی سال حضرت عمرؓ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ کو بصرہ کی ولایت سے معزول کر کے حضرت ابو موسیٰ
اشعریؓ کو انکی جگہ مقرر فرمایا۔ حضرت مغیرہؓ پر زنا کا الزام لگایا گیا۔ ابوبکرہ۔ شبل بن معبد۔ نافع بن حارث
اور زیاد نے انکے برخلاف شہادتیں دیں حضرت مغیرہؓ ایک خاتون مسماۃ ام جمیل کے مکان میں آمد و
رفت رکھتے تھے اُنکا خاوند ثقفی کسی لڑائی میں ہلاک ہو گیا تھا جسکا نام حجاج بن عبید تھا۔ اہل بصرہ کو بھی

ملی انکو یہ ناگوار گذرا کہ اتنا بڑا آدمی ایسے گناہ کا مرتکب ہوتا ہے۔ حضرت مغیرہ حسب عادت اُسکے گھر
تے تھے کہ ایک روز بصریوں نے کچھ آدمی یہ واقعہ تحقیق کرنے کے لئے چھپا دئے تھے جب حضرت مغیرہ
کے ساتھ مصروف بہ عمل تھے انہوں نے پردہ اُٹھا دیا۔ ابو بکرہ نے یہ تمام حالات حضرت عمر رض کو لکھے۔
سی بنا پر حضرت عمر رض نے انکو ولایتِ بصرہ سے معزول کر دیا۔ ابو بکرہ اور حضرت مغیرہ رض کے درمیان عداوت
سبب یہ تھا کہ دونوں ایک دوسرے کے بالمقابل بالاخانوں میں رہتے تھے انکے درمیان صرف سڑک
اصل تھی۔ دونوں کو بالاخانوں میں ایک دوسرے کے بالمقابل کھڑکیاں تھیں ایک روز چند لوگ ابو بکرہ
کے بالاخانہ میں بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے ہوا چلی اور کھڑکی کھل گئی ابو بکرہ اسکو بند کرنے کھڑا ہوا
کی نظر حضرت مغیرہ رض پر پڑ گئی۔ دیکھا کہ وہ ایک عورت کے دو ٹانگوں کے درمیان تھے ابو بکرہ نے اپنے
ساتھیوں سے کہا اُٹھکر دیکھو یہ کیا ہو رہا ہے وہ اُٹھے اور دیکھا۔ ابو بکرہ نے اُنسے کہا تمکو گواہی دینا
ہوگی انہوں نے پوچھا یہ عورت کون ہے ابو بکرہ نے کہا ام جمیل اقثم کی بیٹی۔ یہ عورت حضرت مغیرہ رض
اور دیگر امراء و اشراف کے مکانات میں آمد و رفت رکھتی تھی دوسری عورتیں بھی ایسا کام کرتی تھیں انہوں نے
جواب دیا ہمنے چوتڑ دیکھے ہیں لیکن ہم نے منہ نہیں دیکھا کہ کون تھا۔ جب حضرت مغیرہ رض نماز پڑھانے باہر
تشریف لائے تو ابو بکرہ حائل ہوا اور کہا ہم تمہارے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ یہ حالات حضرت عمر رض کو لکھے
گئے حضرت عمر رض نے حضرت ابو موسیٰ رض کو بصرہ کا والی مقرر کرکے بھیجا اور حضرت مغیرہ رض کو فوراً اپنے پاس
طلب کیا حضرت عمر رض نے حضرت ابو موسیٰ رض سے کہا میں تمکو ایسے علاقہ میں بھیج رہا ہوں جہاں جہاں
شیطان نے اپنا گھونسلا بنا لیا ہے اور انڈے دینا شروع کر دئے ہیں وہاں جاؤ اور احکام اسلام کے
مطابق اپنی روش اختیار کرو ورنہ خدا تمکو بدل دیگا انہوں نے عرض کیا امیر المؤمنین مہاجرین و انصار
کے چند صحابہ کرام میرے ساتھ بھیجئے تاکہ میں انسے فیض حاصل کروں اور انکی برکت سے شیطان
میرے پاس نہ پھٹک سکے کیونکہ صحابۂ کرام اس امت میں نمک کا حکم رکھتے ہیں اگر نمک نہ ہو تو کھانا
لذیذ نہیں ہوتا۔ حضرت عمر رض نے کہا اپنی مرضی سے چند صحابہ منتخب کر لو۔ حضرت ابو موسیٰ رض نے
انتیس ۲۹ صحابہ انتخاب فرمائے جنمیں حضرت انس رض بن مالک عمران رض بن حصین ہشام رض بن عامر
شامل ہیں۔ حضرت ابو موسیٰ رض انکے ساتھ بصرہ میں وارد ہوئے اور حضرت مغیرہ رض کو خبر پہنچی دفعۃً حضرت
ابو موسیٰ رض انکے پاس آئے اور حضرت عمر رض کا فرمان دیا۔ یہ بہت ہی مختصر فرمان تھا آپ نے اتنی
مختصر تحریر کسی حاکم کو نہیں لکھی اسکی عبارت یہ ہے۔

اما بعد۔ فانہ بلغنی نبأ عظیم فبعثت | مجھکو تمہارے متعلق ایک بڑی وحشتناک خبر ملی ہے میں

اباموسیٰ امیرًا فسلم ما فی یدلک والعجل — ابو موسیٰ کو امیر بنا کر بھیج رہا ہوں تم انکو اپنا عہدہ سپرد کرو۔ اور جلدی میرے پاس آؤ۔

حضرت ابو موسیٰ رضہ کو حضرت مغیرہ رضہ نے طائف علاقہ کی ایک لونڈی دی اور کہا آپ اسکو میری طرف سے تحفۃً قبول فرمایئے۔ یہ لونڈی خوبصورت اور عقلمند تھی۔

بصرہ سے حضرت مغیرہ رضہ اور دیگر متہمین بھی دارالخلافہ کو روانہ ہوئے اور حضرت عمر رضہ کے سامنے یہ مقدمہ پیش ہوا حضرت مغیرہ رضہ نے حضرت عمر رضہ سے عرض کیا آپ ان غلاموں سے پوچھئے۔ (کیونکہ شریفوں پر الزام لگانا رذیلوں کا کام ہے) انہوں نے مجھکو کس حالت میں دیکھا اور عورت کو پہچانا۔ حالانکہ وہ عورت میری بیوی تھی۔ ابو بکرہ نے کہا مینے اسکو ام جمیل کی دو ٹانگوں کے درمیان اسمیں دخول کرتے دیکھا جسطرح سلائی سرمہ دانی میں جاتی ہے حضرت عمر رضہ نے پوچھا سامنے سے دیکھا یا پیچھے سے اُسنے کہا دونس کی پشت میری طرف تھی۔ شبل بن معبد نے بھی ایسی ہی شہادت دی۔ کہا اُس کا مُنہ میری طرف تھا۔ نافع نے بھی اسی طرح گواہی دی صرف زیاد نے اُن کے خلاف گواہی دی اُسنے کہا مینے اسکو ایک عورت کی دو ٹانگوں کے درمیان بیٹھا ہوا دیکھا عورت کے پیروں میں مہندی لگی ہوئی تھی اسکے چوتر کھلے ہوئے تھے لیکن مینے اسطرح دخول کرتے نہیں دیکھا جسطرح سلائی سرمہ دانی میں جاتی ہے اور نہ میں اس عورت کو پہچانتا ہوں حضرت عمر رضہ نے فرمایا تم جاؤ پہلے تین گواہوں کو بلا کر انکو کوڑے لگوائے (کیونکہ جھوٹا الزام لگانے والوں کی سزا کوڑے مارنا ہے) پھر یہ آیت پڑھی۔

فَاِذْ لَمْ یَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ط — اگر یہ صحیح گواہ نہ پیش کریں تو یہ خدا کے نزدیک جھوٹے ہیں۔

حضرت مغیرہ رضہ نے عرض کیا مجھکو ان غلاموں سے بچایئے حضرت عمر رضہ نے فرمایا خاموش ہو جاؤ۔ اگر شہادت مکمل ہو جاتی تو میں تمکو رجم کرتا (پتھروں سے مار ڈالتا)

فتح اہواز

اسی سال اہواز فتح ہوا جب ہرمز کو قادسیہ میں شکست ہوئی تو اُسنے خوزستان کا قصد کیا یہ اہواز کا دارالسلطنت تھا اور ہرمز یہاں کا باشندہ تھا۔ وہ یہاں بیٹھکر بصرہ کی سرحد میسان و دستِ میسان غارت ڈالتا تھا اہواز کی سرحد مناذر و نہر تیری سے سے آتا تھا۔ یہ دیکھکر حضرت

عتبہ رضؓ بن غزوان نے حضرت سعد رضؓ سے امداد طلب کی حضرت سعد رضؓ نے نعیم بن مقرن اور نعیم بن مسعود کو فوج دیکر روانہ کر دیا یہ دونوں فوجیں بصرہ اور اہواز کی سرحدوں کے درمیان اُتریں۔ اور حضرت عتبہ رضؓ نے سلمیٰ بن قین اور حرملہ بن مریطہ کو بصرہ کی سرحد میسان بھیجا۔ انہوں نے بنو العم بن مالک کو امداد کے لئے بلایا یہ خراسان میں رہتے تھے انہوں نے اپنے وطنی بھائیوں کی آواز پر لبیک کہی اور غالب وائلی و کلیب بن وائل کلبی مسلمانوں کی امداد کو روانہ ہو گئے۔ سلمیٰ و حرملہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اُن سے عرض کیا آپ فلاں روز اپنی فوجیں۔ مناذر۔ نہر تیری میں بھیجیں۔ ہم وہاں بغاوت کر دینگے اور آپ کی امداد کو کھڑے ہو جائینگے۔ سلمیٰؓ اور حرملہؓ مقررہ روز اپنی فوج لیکر مقام موعود پر پہنچے اور نعیم کو بھی اُٹھایا۔ سلمیٰؓ بصری فوجوں کے ساتھ اور نعیم کوفی فوجوں کے ساتھ ہرمز پر حملہ آور ہوئے اُدہر غالبؓ و کلیبؓ بھی امداد پہنچگئی یہ دونوں مناذر و نہر تیری پر غالب آگئے ہرمز کو شکست ہوئی اور مسلمانوں نے ایرانیوں کا قتل عام کیا اور انکا تعاقب کرتے ہوئے دجلہ کے کنارہ تک پہنچے اور دریا کے ورے سب علاقوں پر قابض ہو گئے ہرمز دریا کو پل کے ذریعہ عبور کر کے سوق اہواز چلا گیا۔ اور دریائے دجلہ اسکے اور مسلمانوں کے درمیان حائل ہوا۔ اسکے بعد ہرمز نے مسلمانوں سے صلح کی درخواست کی۔ مسلمانوں نے کہا نہر تیری و مناذر کے سوا اور کل علاقوں کے متعلق تم سے صلح ہو سکتی ہے کیونکہ جو علاقہ مسلمان فتح کر چکے ہیں اب وہ واپس نہیں کر سکتے۔ نہر تیری اور مناذر پر غالبؓ اور کلیبؓ کا قبضہ تسلیم کر لیا گیا۔ اسکے بعد حدود کے متعلق غالب کلیب اور ہرمز کے درمیان اختلاف اٹھا حضرت سلمیٰ و حرملہ کے سامنے یہ نزاع پیش ہوا۔ سلمیٰ و حرملہ نے غالب و کلیب کی حمایت کی کیونکہ حق پر تھے ہرمز اپنے وعدہ سے پھر گیا اور صلحنامہ کی خلاف ورزی کی اور کردوں کی بہت سی فوج جمع کر کے خم ٹھونک کر مسلمانوں کے مقابلہ میں آگیا۔ سلمیٰؓ۔ حرملہؓ۔ غالبؓ۔ کلیبؓ نے حضرت عتبہ رضؓ کو ہرمز کی خلاف ورزی کے متعلق لکھا انہوں نے حضرت عمر رضؓ کو لکھا حضرت عمر رضؓ نے حکم بھیجا حرقوص بن زہیر کو انکی امداد کیلئے روانہ کرو اور سب فوجوں کے افسر حرقوص ہوں۔ یہ صحابی تھے اب مسلمانوں سے ہرمز کا مقابلہ شروع ہوا۔ حضرت حرقوص نے ہرمز کو لکھا یا تم دریا عبور کر کے ہمارے مقابلہ میں آؤ یا ہمکو دریا عبور کرنے دو۔ ہرمز نے کہا مسلمان دریا عبور کر کے میرے مقابلہ میں آئیں۔ حرقوص رضؓ نے دریا عبور کیا اور ایرانیوں سے مقابلہ شروع ہوا۔ ہرمز کو شکست ہوئی اور حضرت حرقوص رضؓ نے سوق اہواز فتح کر لیا اور تستر تک علاقہ انکی پامالی کے لئے کھل گیا۔ حضرت حرقوص نے فتح کی خبر حضرت عمر رضؓ کو لکھی حضرت حرقوص رضؓ فرماتے ہیں۔

غَلَبنَا الہُرمُزّان علیٰ بلاد — ہم ہرمز کے کل شہروں پر غالب آ گئے
لہا فی کُلّ ناحیۃٍ ذخائر — حالانکہ اُسنے ہر طرف ہمارے مقابلے کیلئے فوجی سامان کے ذخائر جمع کیے

فتح تستر

سوق اہواز فتح کرنے کے بعد حضرت حرقوص رضی اللہ عنہ نے جزء بن معاویہ کو ہرمز کے تعاقب میں بھیجا یہ ہرمز کا تعاقب کر رہے ہیں اور وہ (ہرمز) رامہ ہرمز کیطرف بھاگ رہا ہے اور لڑائی ہوتی جاتی ہے حتیٰ کہ جزء کی فوج قریۃ الشعر میں جا پہنچیں جب ہرمز یہاں بھی عاجز آ گیا اور آگے بھاگا تو جزء کی فوج نے دورق کا رخ کیا اور اسکو فتح کر لیا اور اس علاقہ کو آباد کیا اور نہریں کھودیں جب ہرمز رام ہرمز میں آیا اور تمام راستے اسپر تنگ ہو گئے تو پھر مسلمانوں سے مابقی علاقوں کیلئے صلح کی درخواست کی اور حضرت حرقوص و جزء سے مراسلت شروع کی ان دونوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ کو لکھا اس دفعہ پر ہرمز کی درخواست صلح قبول کر لو۔ اور یہ علاقے اُسکے زیر اثر رہیں۔ رام ہرمز۔ تستر۔ سوس۔ جندی سابور۔ بنیان۔ مہرجان قذق۔ امراء اہواز اس حکم کے آگے سر تسلیم خم کیا اور ہرمز سے صلح کر لی اور حضرت حرقوص کی فوجیں اہواز کے پہاڑوں میں اُتر پڑیں۔

یزدجرد (شاہ ایران) اس دوران میں مقبوضہ ممالک کے لوگوں کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکاتا تھا اور کہتا تھا کیا تمنے عربوں کی غلامی قبول کر لی۔ یہ تمام کارروائی خفیہ طور پر عمل میں آ رہی تھی اہل اہواز و دیگر علاقہ کے باشندوں نے عہد کیا کہ وہ ایرانی فوجوں کی امداد کرینگے یہ وحشیانہ خبریں امراء اسلام۔ حرقوص۔ جزء۔ سلمیٰ۔ حرملہ کو پہنچ رہی تھیں انہوں نے تمام حالات سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مطلع کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو لکھا حضرت نعمان بن مقرن کے ماتحت ایک بہت بڑا لشکر طیار کر کے ہرمز کے مقابلہ میں بھیجو۔ ادہر حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو حکم بھیجا سعد بن عدی کے ماتحت ایک لشکر جرار میدان جنگ میں بھیجو جسمیں حضرت براء بن مالک۔ مجزاۃ بن ثور۔ عاصم بن عمرو۔ عرفجہ بن ہرثمہ ہوں بصرہ و کوفہ دونوں فوجوں کے افسر ابو سبرہ بن ابی رُہم ہوں۔

حضرت نعمان بن مقرن کوفیوں کی فوج لیکر وسط سواد سے ہوتے ہوئے دجلہ کو عبور کر کے خچروں پر سوار ہو کر گھوڑوں کو اپنے پہلو میں رکھکر۔ حرقوص۔ سلمیٰ اور حرملہ کو پیچھے چھوڑ کر سیدھے ہرمز کے مقابلہ میں جا پہنچے اس وقت وہ رام ہرمز میں تھا جب اُسنے سنا کہ نعمان فوج لیکر اسکا قصد

کر رہا ہے تو اُسنے ایرانیوں کی متوقع امداد پر بھروسہ کر کے کہ وہ پیچھے سے امداد لیکر آرہے ہیں نعمان کی فوجوں پر حملہ کر دیا اور توقع ظاہر کی کہ اگر وہ کامیاب ہو گیا تو پیچھے سے آنے والی مسلمانوں کی امداد کو روک دیگا ایرانیوں کی اوائل امداد تُستر میں پہنچ چکی تھی اب مقام اربک میں نعمان کی فوجوں سے تصادم شروع ہوا۔ سخت لڑائی ہوئی اللہ نے ہرمز کو شکست دی اور وہ رام ہرمز خالی کر کے تُستر بھاگ گیا حضرت نعمان رض اربک سے رام ہرمز میں آئے پھر لایذج کو چڑھکر تبرویہ فتح کیا اور اسکے باشندوں سے صلح کی پھر رام ہرمز واپس آ گئے۔

اُدھر بصرہ کی فوجیں سہل کے ماتحت آگے بڑھ رہی تھیں حتی کہ وہ سوق اہواز پہنچگئیں وہ رام ہرمز کا قصد کر رہے تھے کہ اس لڑائی کی خبر انکو ملی۔ اور معلوم ہوا کہ ہرمز تُستر میں ہے پس انہوں نے بھی تُستر کا رُخ کیا اور نعمان بھی اپنا لشکر لیکر پہنچگئے۔ سلمیٰ۔ حرملہ۔ حرقوص اور جزء سب کی فوجیں بھی میدانِ جنگ میں جمع ہو گئیں حضرت عمر رض نے مزید امداد کیلئے حضرت ابو موسیٰ اشعری کو بھی بھیجدیا۔ الغرض اتنے کثیر لشکروں سے ایرانیوں کا محاصرہ ہوا۔ انہوں نے خندقیں کھود لیں کوفہ کی فوجیں نعمان کے ماتحت بصرہ کی فوجیں ابو موسیٰ کے ماتحت پھر ان دونوں لشکروں کے افسر ابو سبرہ تھے کئی ماہ تک کفار کا محاصرہ رہا۔ کفار نے اسّی حملے مسلمانوں پر کئے بہت اکابر مسلمان شہید ہوئے مثلاً براء بن مالک۔ مجزاۃ بن ثور۔ ابو تمیمہ۔ ربعی بن عامر۔ ان حملوں میں کبھی ایرانیوں کو شکست ہوتی اور کبھی مسلمانوں کو۔ ایرانی محاصرہ سے تنگ آگئے ایک ایرانی حضرت نعمان رض کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اگر میری جان بخشی کیجائے تو میں مسلمانوں کو شہر کے اندر آنیکا راستہ بتاتا ہوں اور حضرت ابو موسیٰ کے لشکر میں ایک تیر آیا جسمیں یہ پرچہ تھا کہ اگر میری جان بخشی کیجائے تو میں ایسا راستہ بتاتا ہوں کہ اگر مسلمان اُس راستہ سے آجائیں تو یقیناً شہر فتح ہو جائے مسلمانوں نے اسکی درخواست قبول کر لی اور تیر کے ذریعہ پرچہ پھینک کر اسکو اطلاع دی اُسنے دوسرا تیر پھینکا کہ جہاں سے پانی نکلتا ہے اُس راستہ سے اندر آجاؤ۔ چند مسلمان سپاہی اس راستہ سے اندر گھسنے کیلئے طیار ہوئے اور رات کو گھسے۔ دروازے کھول دئے اور مسلمان اندر باہر سب طرف سے نعرۂ تکبیر بلند کرتے ہوئے اندر گھس گئے پہرے داروں کو قتل کر دیا اور ایرانیوں کا قتلِ عام شروع ہوا۔ ہرمز قلعہ میں چلا گیا جو مسلمان پانی کے راستہ اندر گھسے تھے انہوں نے اسکا محاصرہ کر لیا اُسنے کہا میرے ترکش میں سو تیر موجود ہیں۔ میرا قید کرنا آسان نہیں کم از کم سو آدمیوں کو قتل کر کے یا زخمی کر کے قید ہونگا مسلمانوں نے کہا پھر تو کیا چاہتا ہے اُس نے کہا میں اس شرط سے اپنے آپکو تمہارے حوالہ کرتا ہوں کہ تم مجھے

کچھ نہ کہو سیدھا حضرت عمرؓ کے پاس بھیجدو پھر وہ جو فیصلہ کرینگے مجھے منظور ہو گا۔ مسلمانوں نے کہا ہمیں تمہاری یہ شرط منظور ہے اُسنے اپنی کمان پھینکدی اور اپنے آپکو مسلمانوں کے حوالہ کر مسلمانوں نے رسیوں سے اسکو مضبوط باندھ دیا۔ اسکے بعد غنائم مسلمانوں میں تقسیم ہوئیں ہر سوار تین ہزار روپیہ اور ہر پیدل سپاہی کو ایکہزار روپیہ ملا۔ اسکے بعد وہ شخص جو خود مسلمانوں کے سامنے بتلانے کیلئے پیش ہوا تھا۔ اور وہ شخص جسنے تیر کے ذریعہ مسلمانوں کو راستہ بتایا تھا۔ دونوں پیش ہوئے انہوں نے عرض کیا ہماری جان بخشی کے ساتھ ہمارا مال بھی محفوظ ہے مسلمانوں نے کہا تمہارا مال بھی محفوظ ہے اس میں بھی ہاتھ نہیں ڈالا جائے گا۔

اس شکوہبت سے مسلمان شہید ہوئے خود ہرمز نے اپنے ہاتھ سے حضرت براءؓ بن مالک اور حضرت مجزأۃ بن ثور کو شہید کیا۔

اسکے بعد ابو سبرۃ لغمان اور ابو موسیٰ کی فوجوں کے ساتھ شکست خوردہ ایرانیوں کے تعاقب میں روانہ ہوئے اور سوس پہنچے مسلمانوں نے اسکا احاطہ کر لیا اور حضرت عمرؓ کو لکھا حضرت عمرؓ نے لکھا حضرت ابو موسیٰؓ بصرہ واپس چلے جائیں اور انکی جگہ فوج کا افسر اسود بن ربیعہ کو مقرر کیا اور زر بن عبداللہ کو حکمدیا کہ وہ فوج لیکر جُندیسابور کا قصد کریں اور ابو سبرہ کو حکمدیا ہرمز کو میرے پاس بھیجو۔ حضرت ابو سبرہ نے حضرت انس بن مالک اور احنف بن قیس کی سرکردگی میں ہرمز کو دارالخلافہ بھیجا یہ حضرت ابو موسیٰؓ کے ساتھ میدان جنگ سے روانہ ہوئے حضرت ابو موسیٰؓ نے بصرہ کا رُخ کیا اور انہوں نے مدینہ کا۔ جب مدینہ کے قریب پہنچے تو انہوں نے ہرمز کو اُسکا تاج پہنا دیا اور اُسکو اپنے زرّیں لباس میں ملبوس کیا تاج میں یاقوت جڑے ہوئے تھے تاکہ حضرت عمرؓ اور مدینہ کے سب مسلمان اسکا نظارہ کریں اس جلوس کو بازاروں میں لیتے ہوئے حضرت عمرؓ کے مکان کا رُخ کیا۔ مکان میں موجود نہ تھے کہا گیا مسجد میں ہیں یہ سب مسجد میں آئے تو وہاں بھی حضرت عمرؓ موجود نہ تھے مدینہ کے بچے کھیل رہے تھے ان سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے جوابدیا امیرالمؤمنین مسجد کے دائیں جانب ایک گوشہ میں اپنی ٹوپی کا تکیہ بنائے ہوئے سوئے پڑے ہیں یہ سب وہاں حاضر ہوئے دُرّہ حضرت عمرؓ کے ہاتھ میں تھا ہرمز نے پوچھا حضرت عمرؓ کہاں ہیں لوگوں نے جوابدیا یہ ہیں اور اشارہ سے کہا چپکے رہو ہرمز نے کان میں لوگوں سے پوچھا ان کے پہرے دار کہاں ہیں جواب ملا انکا کوئی پہریدار نہیں اُسنے کہا پھر تو یہ نبی ہیں لوگوں نے کہا نبی تو نہیں لیکن نبیوں کے سے کام کرتے ہیں اس کا نا پھوسی میں حضرت عمرؓ کی آنکھ کھل گئی بیٹھ گئے ہرمز کیطرف دیکھکر کہا یہ ہرمز ہے عرض کیا گیا جی ہاں

کاتب کتاب ہذا محمد عبداللہ سکنہ جویانوالہ ڈاکخانہ سیکھواں تحصیل شاہدرہ ضلع شیخوپورہ

اخلاق النبیؐ

اس کتاب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اخلاق و عادات تفصیل کے ساتھ درج ہیں اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ کی پوری تفسیر و تشریح ہے۔ قیمت چار روپے۔

سیرۃ النبیؐ

دو حصوں پر مشتمل ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام حالات زندگی نہایت ہی تفصیل کے ساتھ درج ہیں البدایہ والنہایہ کا ترجمہ جو ابن کثیر کی تصنیف ہے۔ قیمت ہر دو حصہ آٹھ روپے

ملنے کا پتہ

عبدالرحمن۔ حجازی پریس بیرون موری دروازہ لاہور

وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيرَةً تَأْخُذُونَهَا

تاریخ اسلام

جلد سوم

اس میں حضرت عمر فاروق رضہ کے مفصل حالات درج ہیں

مصنّفہ

عبدالرحمٰن دہلوی

قیمت - چار روپے